داخلہ نمبر
فن نمبر الف ۲۹
کتاب نمبر



حمد ہی خدا کا جسنے بلبل [illegible] کو باغیچۂ دہان [illegible] گویا کیا اور خلعت کرامت اور بزرگی کی بعضے انسانونکو مرحمت کرکے [illegible] اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ کا انہونکو بنایا اور [illegible] و سلام محمد مصطفی پر اور انکی آل پر جو خطاب سے یُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا کے مشرف ہوئے اور انکے اصحاب پر جو بشارت سے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے اختصاص پائے اما بعد یہہ بندۂ گنہگار صبغة الله بن محمد غوث بن ناصر الدین محمد الشافعی مدراسی کان الله له ولاسلافه کہتا ہی کہ یہہ کتاب قطرہ ہی منتخب سے قطب اقطاب فرد احباب [illegible] الکرم غوث اعظم آفتاب ہدایت ماہتاب ولایت محبوب سبحانی قطب ربانی سید ابی محمد [illegible] الدین حسنی حسینی جیلانی کے رضی الله عنه وارضاه [illegible] ترجمہ کیا [illegible] المعظم جو تالیف ہی میرے والد کی فرید عصر وحید دہر زبدۂ علما قدوۂ فضلا مولانا محمد غوث کے [illegible] سقاه [illegible] طوبی بقائه جاریة فی نهار الدهور [illegible] باقیة الی یوم النشور اور اس ترجمے کا باعث یہہ ہی کہ صاحبزادہ بلند اقبال

CHECKED
CHECKED 1995

عمدة الامرا مختار الملک [illegible] الدولہ محمد [illegible] خان بہادر بہادر جنگ زبان درفشان سے اپنے ارشاد
فرمائے کہ کتاب مذکور کو ہندی زبان مین ترجمہ کیجئے پھر مین نے بموجب اُس فرمان کے اسکو ترجمہ کیا
اور بعضے عبارتین جو تعلق انکا علم تصوف سے تھا حذف کیا اور راویون کے نامونکو بھی ساقط کیا اور اس
ترجمے کا نام نثر الجواہر فی مناقب السید عبد القادر رکھا اور اصل کے موافق گیارہ نہر پر ترتیب دیا
فَاِنْ وَقَعَتْ فِیْ حَیِّزِ الْقَبُوْلِ فَهُوَ غَایَةُ الْمَاْمُوْلِ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْهِ التُّكْلَانُ

پہلی نہر حضرت کے نام اور کنیت اور لقب اور مولد کے بیان مین اس نہر مین تین جدول ہین پہلی جدول حضرت کے
نام اور کنیت اور لقب مین حضرت کا اسم شریف عبد القادر ہے اور کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین
روایت ہے شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی معروف بہ مدلل
اور شیخ ابی عبد اللہ محمد بن قائد اوانی اور شیخ ابی محمد [illegible] بن مظفر بن ابراہیم علتی اور شیخ ابی حفص عمر
بن ابی نصر بن علی بغدادی معروف بہ ابن مزال اور شیخ ابی القاسم محمود بن عثمان معروف بہ بقال سے کہتے ہین
کہ کسینے شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور ہم سب اُسوقت حاضر تھے
کہ حضرت کا لقب محی الدین ہونیکا کیا سبب ہے حضرت فرمائے مین مسافرت سے جمعہ کے روز سنہ پانسو
گیارہ ہجری مین پا برہنہ بغداد کو آیا اور ایک بیمار کو دیکھا کہ رنگ اُسکا متغیر اور بدن لاغر وہ مجھے دیکھکر
کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَبْدَ الْقَادِرِ مین سلام کا جواب کہا پس اُسنے مجھے اپنے پاس بلوایا اور کہا
اپنے کو تھا پھر مین نے اُسکو تھلوایا دیکھتا ہون کہ اُسکا بدن موٹا ہوا اور صورت بہتر ہوی اور رنگ
صاف ہوا مین اُس سے ڈر گیا اُن نے کہا آیا تو مجھے نہین جانتا مین کہا نہین [illegible] نے کہا مین دین ہون
پژمردہ ہوا تھا جیسا تو دیکھا اب خدا تعالی نے تیرے سبب سے مجھے [illegible] تو محی الدین
یعنے دین کو زندہ کرنے والا پھر مین اُسے چھوڑکے جامع مسجد کو آیا ایک شخص مجھ سے [illegible] الغیب
روبرو رکھا اور کہا یا سیدی محی الدین جب جمعہ کی نماز ادا کیا لوگ میرے نزدیک ہجوم کئے [illegible] سیف اللہ

بوسہ دینے لگے اور کہنے یا محی الدین اسکے پیش از میرا یہہ لقب نہا جانیو کہ حضرت کے القاب جو حضرت کے زبان شریف پر اور دوسرے اولیاء کمل کے زبان پر بطریق خبر دینے کے خدا تعالی سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یا بطریق انشا کے آئے ہین سو بہت ہین مگر ہم تھوڑے یہان ذکر تے ہین تا طالبان اسکو وظیفہ کرین اور وہ یہہ ہین نَائِبُ الْاَنْبِیَاءِ قُطْبُ الْاَوْلِیَاءِ صَدْرُ الْاَوْلِیَاءِ مَالِکُ اَزِمَّۃِ الْاَوْلِیَاءِ رَیْحَانَۃُ اَسْرَارِ الْاَوْلِیَاءِ صَاحِبُ الْعَرَبِیَّۃِ بَیْنَ الْاَوْلِیَاءِ سُلْطَانُ الْاَوْلِیَاءِ وَافِقٌ بِالْحَیَاءِ شَدِیْدُ الْحَیَاءِ اَلْمُنْبَسِطُ بِالْاَدَبِ الْبَازُ الْاَشْہَبُ صَاحِبُ الرُّمْحِ الْمُصَوَّبِ صَاحِبُ الْمَنْہَلِ الْمُسْتَعْذَبِ صَاحِبُ الْمَنْزِلِ الْاَعَزِّ الْاَقْرَبِ بَازِلُ الْخُلَعِ عَلَی الْاَحْبَابِ وَاضِعُ الْقَدَمِ عَلَی الرِّقَابِ رَحْبُ الْجَنَابِ الْقُطْبُ جَالِسُ بِسَاطِ الْقُرْبِ النَّاظِرُ فِیْ وُجُوْہِ الْقُلُوْبِ مَحَّاءُ الذُّنُوْبِ قُطْبُ الْوَقْتِ دَلِیْلُ الْوَقْتِ سُلْطَانُ الْوَقْتِ صَاحِبُ الصِّیْتِ صَاحِبُ الْقَدَمِ الَّذِیْ فِیْ نَعْلِہِ الصِّیْتُ صَاحِبُ السَّمْتِ صَاحِبُ الصَّمْتِ صَاحِبُ الْکَرَامَاتِ صَاحِبُ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ الْغَوْثُ الْغَیْثُ صَاحِبُ الْفَرَسِ الْمُسْرَجِ دَافِعُ الْبَلَاءِ وَالْھَرَجِ صَاحِبُ الْفَتْحِ صَاحِبُ الصَّفْحِ اَمْکَنُ الْمَشَائِخِ الْجَبَلُ الرَّاسِخُ شَیْخُ الْمَشَائِخِ الْجَوَادُ سَہْلُ الْمَنَالِ سُلَّمُ الشُّہُوْدِ تُحْفَۃُ الْوُجُوْدِ اَحَدُ اَوْتَادِ الْوُجُوْدِ الْمَشْہُوْدُ الشَّاہِدُ وَاسِطَۃُ الْعِقْدِ الْمُطَّلِعُ عَلٰی خَزَائِنِ الْاَسْرَارِ النَّفَّاعُ الضَّرَّارُ صَاحِبُ الْوَقَارِ الْمُتَذَلِّلُ بِالْاِفْتِقَارِ صَاحِبُ الْقَوْسِ الْمُوْتَرِ صَاحِبُ السَّیْفِ الْمَشْہُوْرِ صَاحِبُ الذِّکْرِ صَاحِبُ [illegible] الْبِشْرِ عَالِی الْقَدْرِ شَامِخُ الْقَدْرِ نَدِیْمُ الْاُنْسِ رِیْحُ رُوْحِ [illegible] صَدْرُ الْمَجْلِسِ اَبْعَدُ النَّاسِ عَنِ الْفُحْشِ قُطْبُ الْاَرْضِ رَیْحَانَۃُ اللہِ فِی [illegible] الْمَحْفُوْظُ الْمَلْحُوْظُ الْمَحْظُوْظُ اَطْہَرُ اللَّفْظِ شَرِیْفُ الْوَعْظِ الرَّافِعُ الْمُتَوَاضِعُ

العطوف الرؤف الشريف صاحب التشريف الطود المنيف صاحب
طرحة الشرف السيد الاشرف سلطان الطريق امام اهل الطريق
المتصرف في الوجود على التحقيق كريم الاخلاق طيب الاعراق صاحب
الصدق اقرب الناس الى الحق المتصرف في الاكوان بالاذن المطلق الصادق
الصدوق الشفوق المبارك سلاب الاحوال صادق الاقوال عالي المنازل
البحر بلا ساحل صاحب الوجود التام المخاطب بالاكرام صاحب العلم
صاحب الحلم نافذ الحكم صاحب الكرم صاحب الحكم اعلى الاولياء واكملهم
اورع العلماء وازهدهم اعلم العارفين واتمهم الغوث الاعظم صاحب
السر الاتم مبسط المغموم مبري المحموم سيد البزات الشهب من
العارفين قائد ركب المحبين من الواصلين سيد العارفين قبلة الوافدين
ملك علماء العارفين مالك ازمة المتصرفين على المكاشفين عالي المنزلة
بين العارفين امام الصديقين حجة العارفين قدوة السالكين صدر
المقربين شيخ المحققين فرد الصديقين المكين الامين كافل المريدين
الصابر على الطالبين معلم الغيبيين امام المحدثين تاج الفقهاء و[illegible]
ملك الزمان امام المكان سيد اهل الزمان [illegible] اللسان رحب الجنان
ذو البيانين واللسانين كريم الجدين والطرفين صاحب البرهانين والسلطانين
امام الفريقين والطريقين ذو السراجين والمنهاجين ش[illegible]لين كهف
الخائفين عين الكون المنفرد في عالم الكون عالي المنزلة عند الله القريب
من الله القائم بامر الله وارث كتاب الله نائب رسول الله ولي [illegible] سيف الله

NOT TO BE ISSUED
CHECKED 1995

امرٌ من امر الله حجة الله وارث رسول الله محبوب الله هدية الله العالم
بالله اقرب اهل الارض الى الله شديد الناس اذا انتهكت محارم الله الفرد
فی وقته الغائص فی بحار علم الله ومشاهدته الشریف فی اصله احب اهل
الارض الی جده شدید الخشیة کثیر الهیبة لسان الشفاعة طاهر
الوضاءة نار الله الموقدة مبری الاعمی والابرص والاکمه الحسرة لمن لم یره
حامی الحقیقة صاحب الشریعة صاحب الطریقة صاحب المکرمة سیف
النقمة الناطق بالحکمة روح المعرفة سریع الدمعة مجاب الدعوة متکلم
الحضرة امین المملکة صاحب السهام الصائبة صاحب النبال المفوقة
المطلع علی اسرار الخلیفة المعترف من بحری الشریعة والحقیقة المحفوف
بالرعایة المحفوظ بالحمایة الملحوظ بالعنایة صاحب المکاشفة صاحب المشاهدة
صاحب الشان العالی صاحب المعالی نجم الهدی بدر الدجی شمس الضحی غوث
الوری نور الهدی غیث الندی محی الموتی صاحب العلم الوفی صاحب
القدر العلی والسمت البهی رضی الله عنه وارضاه ووفقنا ببرکات اسمائه
السامیة لما یحبه ویرضاه وعطفه علی تخلیصنا عما تورطنا فیه من
اتباع النفس والشیطان بقدرته ووجهه الی تکمیلنا بما نستاهل به
لمحبته بقوته امین یا رب العالمین دوسری جدول نسب شریف میں حضرت
کے اس جدول [illegible] شعبے ہیں پہلا شعبہ حضرت کے آبا کے بیان میں روایت ہے شیخ ابی بکر عبدالرزاق
فرزند حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے فرمائے کہ میرے والد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرزند ابی
ابو صالح موسی جنگی دوست کے انھوں فرزند ابی عبداللہ عبدالکریم کے انھوں فرزند یحیی الزاہد کے انھوں فرزند

محمد کے اُنھون فرزند داؤد کے انھون فرزند موسی کے اُنھون فرزند عبد اللہ کے اُنھون فرزند موسی الجون کے انھون
فرزند عبد اللہ محض کے انھون فرزند حسن مثنی کے اُنھون فرزند ابی محمد امام حسن مجتبےٰ کے انھون فرزند امیر المومنین
علی ابن ابی طالب کے رضی اللہ عنہ جَون کے معنی سیاہ موسی کا لقب جَون ہوا اسلئے کہ رنگ اُنکا سیاہ تہا اور
موسی الجون کے والدہ کا نام ہند ہے لڑکی ابی عبیدہ عبد اللہ ابن ام سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن
بن امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وہ بی بی بہت بزرگ اور فصاحت اور تقوی اور طہارت کی
تھی رضی اللہ عنہا سات برس کی عمر مین حاملہ ہو کے تولد پائی اور محض کا معنی خالص ہو عبد اللہ کا لقب محض ہوا
اسلئے کہ اُنکے والد حسن مثنی ہین فرزند امام حسن کے اور اُنکی والدہ فاطمہ صغری بیٹی امام حسین کی رضی اللہ
عنہم سو اُنکا نسب ما اور باپ کے طرف سے خالص ہوا اور عبد اللہ کو مجل بھی کہتے ہین اسکا معنی بزرگ اسلئے
کہ وہ طرفین سے بزرگ تھے اور مثنی کی معنی دو کئے گیا سو اُنکا نام اور اُنکے والد کا نام حسن تھے سے یہہ لقب ہوا
فصول المہمہ فی معرفۃ الائمہ کی کتاب مین لکھا ہے کہ حسن مثنی اپنے چچا امام حسین رضی اللہ عنہ کے پاس
خواستگاری کئے امام حسین رضی اللہ عنہ کو دو لڑکیان تھے فاطمہ اور سکینہ حضرت فرمائے تو جسے پسند
کرتا ہے اسکو مانگ حسن مثنی شرم سے کچھہ جواب دئے پھر امام حسین رضی اللہ عنہ آپہی فرمائے کہ فاطمہ جو ہے
ہے کیونکہ وہ میری والدہ فاطمۃ الزہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہہ ہے پھر فاطمہ صغری
کو حسن مثنی کے نکاح مین دئے حسن مثنی اپنے چچا کے ساتھہ کربلا مین حاضر تھے حضرت کی شہادت کے بعد
یزیدیان کے بند مین آئے پھر اسماء بن خارجہ نے آکے حسن مثنی کو لیگئے اور کہے تھے ہرگز زبونی نہ پہنچیگی
اور حسن مثنی کے والدہ کا نام خولہ بنت منظور فزاریہ ہے اور فاطمہ صغری کے والدہ کا نام ام اسحاق بنت
طلحہ بن عبید اللہ تیمیہ اور حسن مثنی کی وفات کے بعد فاطمہ صغری کو عبد اللہ مطرف بن عمرو بن امیر المومنین
عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نکاح کئے اُنھون سے فرزند محمد دیباج پیدا ہوا انکا لقب دیباج ہو بسبب صورت کے
اور عبد اللہ مطرف کے والدہ کا نام حفصہ بنت عبد اللہ بن امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما

موجب اس تحقیق سے ظاہر ہوا کہ شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اولاد میں ہیں بعضے جاہلان جو کہتے ہیں محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے اولاد میں نہیں اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے دوسرے فرزندوں کے اولاد میں ہیں سو غلط اور خطا ہی **دوسرا شعبہ** محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے والدہ کے بیان میں حضرت کے والدہ کا نام ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ لڑکی ابی عبد اللہ صومعی کی وہ فرزند سید ابی جمال کے وہ فرزند سید محمد کے وہ فرزند سید ابی محمود طاہر کے وہ فرزند سید ابی عطا عبد اللہ کے وہ فرزند سید ابی کمال عیسیٰ کے وہ فرزند سید علاؤ الدین کے وہ فرزند امام جعفر صادق کے رضی اللہ عنہم اور ابو عبد اللہ صومعی جیلان کے مشایخوں میں بہت بزرگ اور زاہدوں کے روسا میں تھے اور انکے بڑے بڑے کرامتیں ہیں روایت ہی شیخ نور الدین ابی عبد اللہ محمد دریانی قزوینی سے کہے کہ شیخ ابو عبد اللہ صومعی قدس سرہ مجاب الدعوۃ تھے جب غضب میں آتے تو خدا تعالیٰ جلد مغضوب سے انکے بدلا لیتا اور جس چیز کو خدا تعالیٰ کے واسطے دوست رکھتے تو انکے خواہش کے موافق ظاہر ہوتا اور باوجود ضعف اور کبر سن کے سنت نماز ان بہت پڑھتے اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر خشوع سے ظاہر کرتے اور حفظ احوال اور مراعات اوقات پر بہت صبر کرتے اور جس چیز کی خبر دیتے تو ویسا ہی ظاہر ہوتا کہتے ہیں کہ اُن کے بعضے یاران تجارت واسطے قافلے کے ساتھ نکلے جب صحرائے سمرقند کو پہنچے قطاع الطریق کے سواران اُن پر دوڑے یاران نام شیخ ابی عبد اللہ صومعی کا لے پکارے یکایک دیکھتے ہیں کہ ابی عبد اللہ صومعی انکے درمیان کھڑے ہیں اور کہتے ہیں سُبّوح قدوس ربنا اللہ ای سواران ہمارے سے بھاگو قسم بخدا قطاع الطریق کے کسی شخص کو طاقت نہ ہوئی کہ لیتا گھوڑے کو ٹھہراوے یہاں تک کہ اُنسے دو شخص ملکے جمع نہ ہوسکے اور تمام بھاگ کے پہروں پر چھپگئے شیخ کے یاران سلامت رہے بعد شیخ کو بہت ڈھونڈھے لیکن نہ پائے اور نہ جانے کہ کدھر گئے جب جیلان کو آئے اور وہان کے لوگونکو اس قصے سے خبر دئے تو لوگ کہے کہ

واسطہ شیخ اس روز ہمارے نزدیک تھے اور ہمارے سے غائب ہوئے اور حضرت کے والدہ ام الخیر فاطمہ رضی اللہ عنہا
بہت خوب بی بی تھے اور خیر و صلاح مین ثابت قدم تھے **موجہ** حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو
ایک بھائی تھے انکا نام ابو احمد عبداللہ بن ابی صالح موسی عالم اور صالح اور نیک تھے جوانی کے عالم
مین جیلان مین وفات پائے اور حضرت کو ایک پھوپی تھے انکا نام ام محمد عائشہ بنت ابی عبداللہ
بہت بزرگ اور صالحہ تھے اور انکے کرامتان ظاہر تھے **روایت** ہی شیخ ابی صالح عبداللہ
بن ابی عبداللہ طبقی نحوی سے کہے کہ ایکبار جیلان مین قحط سالی ہوئی لوگ نماز استسقا پڑھے
لیکن بارش نہ ہوئی پھر مشایخان ام محمد عائشہ کے گھر آئے اور انکو دعا چاہو کر کے باعث ہوے وہ
بی بی نے اُٹھکے اپنے گھر کے صحن کو جھاڑے اور کہے ای پروردگار مین جھاڑی ہوں تو پانی چھڑک
تھوڑے وقت مین مینہہ اتنا برسیا گویا کوئی مشکونکا منھہ کھول دیا ہی اور لوگ اپنے گھرونکو پانی
مین تیرتے آئے اور اس بی بی کی عمر بہت دراز ہوئی اور جیلان مین وفات پائے **تیسری جدول**
حضرت کی پیدایش کے بیان مین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا تولد جیلان کا ایک قصبہ جو اُسکا نام
نیق ہی ہوا اور جیلان ایک شہر ہی طبرستان کے نزدیک اور اسکو گیلان اور گیل اور جیل بھی
کہتے ہین **روایت** شیخ ابی عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ مین نے اپنے والد شیخ الاسلام محی الدین
عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت کی ولادت کس سال مین ہی تو فرمائے مجھکو یاد نہین مگر
مین جب بغداد کو آیا سو اُسی سال تمیمی کا انتقال ہوا اور میری عمر اٹھارا برس کی تھی بہجۃ الاسرار مین
لکھا ہی اس تمیمی کا نام ابو محمد رزق اللہ بن عبدالوہاب بن عبدالعزیز بن حارث بن اسد ہی اُنکا
وفات سنہ چارسو اٹھیا سی ہجری مین ہی اس تقدیر پر حضرت کی ولادت سنہ چارسو ستر ہجری مین
ہوتی ہی **روایت** ہی ابی الفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ تولد شیخ الاسلام
محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا جیلان مین سنہ چارسو اکہتر ہجری مین ہی اور حضرت بغداد کو سنہ

چارسو چھیاسی ہجری مین تشریف لے آئے حضرت کی عمر شریف اٹھارا سال کی تھی تنبیہ حضرت کی ولادت کے سال مین جو اختلاف ہوا سو عرب کی عادت پر بعضون نے کسرات کے مہینون ملا کے اکتہر کہا اور بعضون نے کسرات کو نکال کے ستر کہا واللہ اعلم روایت ہی شیخ ابی سعد عبد اللہ بن سلیمان بن جنوان ہاشمی جیلی سے اور انکی اہلیہ ام احمد جیلیہ سے کہتے ہین کہ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے والدہ سے ہم بارہا سنے ہین کہ کہتے تھے جب میرا لڑکا عبد القادر پیدا ہوا تو رمضان کے مہینے مین دودھ نہین پیتا تھا اور ابر کے سبب سے ایکبار رمضان کا چاند نہین دسا اور لوگ مجھ سے پوچھے سو کہی میرا لڑکا عبد القادر آج دودھ نہین پیا یقیناً آج رمضان ہوے پھر ظاہر ہوا کہ وہ روز رمضان کا تھا پھر شہر مین مشہور ہوا کہ سادات مین ایک لڑکا پیدا ہوا ہی رمضان کے دنون مین دودھ نہین پیتا روایت ہی شیخ عبد الوہاب رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین جب عجم کے علما اور مشایخون پاس گیا تو سنا اپنے بزرگون سے نقل کرتے تھے کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ طفولیت مین رمضان کے مہینے مین دودھ نہین پیتے تھے صاحب غوثیہ نقل کیا ہی کہ شیخ عیسی جند اللہ برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظ مین لکھا ہی کہ جب اللہ تعالی نے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کو صلب سے والد اور رحم سے والدہ کے باہر لایا حضرت کی رعایت واسطے بہت اولیا کو بھی صلب سے والد اور رحم سے والدہ کے باہر لایا حضرت کے صحبت کے لایق ہون اور خیر و برکات سے مستفید ہون دوسری نہر

حضرت کی صورت اور سیرت اور لباس اور معاش کے بیان مین اس نہر مین تین جدول ہین پہلی جدول

حضرت کی صورت کے بیان مین روایت ہی شیخ موفق الدین محمد بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ مقدسی سے کہے کہ ہمارے شیخ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کا بدن لاغر تھا میانہ قد چوڑی تختی اور داڑی پہنا اور دراز گندم رنگ بھوان باریک ملے ہوے آواز بلند اور خوب صورت اور بلند مرتبہ اور علم بہت روایت ہی شیخ ابی الحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی صوفی سے معروف بنقا

کہے کہ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی ہیبت لوگون کے دلون پر بہت تہی جب حضرت کسیکے طرف دیکھتے تو
قریب ہوتا وہ شخص ہیبت سے لرزہ کرے اور اکثر لوگ لرزتے تھے اور حضرت جب بیٹھتے تو لوگ حضرت
کی طرف ہیبت سے دیکھتے گویا شیر ہی اور لوگ حضرت کا حکم بہت جلد بجالاتے اور حضرت سے بہت
مطیع ومنقاد رہتے **دوسری جدول** حضرت کی سیرت مین **روایت** ہی شیخ ابی المظفر منصور
بن مبارک بن فضل واسطی معروف جرادہ سے کہکہ خوش اخلاق کشادہ دل بزرگ ذات نرم دل
وعدہ وفا دوستی نبہانا محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو میرے آنکھہ نہین دیکھے
حضرت باوجود جلالت قدر اور علو منزلت اور وسعت علم کے چھوٹون کے واسطے کھڑے ہوتے اور
برون کی تعظیم وتوقیر کرتے اور سلام مین آپ سبقت کرتے اور ضعیفون کے ساتھہ بیٹھتے اور فقیرون
کے واسطے فروتنی کرتے اور کدھی کسی بڑے آدمی کی تعظیم واسطے نہ اُٹھتے اور امیر ووزیر کے دروازے
کا کدھی قصد نکرے ایک روز مین حضرت کے دولتخانے مین حاضر تھا اور حضرت کچھہ لکھتے ہوے
تھے وہان سے کاغذ پر مٹی گری حضرت اُسکو جھٹک کے لکھنے لگے پھر پڑی اُسے بھی جھٹک دئے
اسیطرح تین مرتبہ گری حضرت تینون دفعہ جھٹک دئے چوتھے دفعہ سر اُٹھاکے دیکھے تو ایک
چوہا وہان کھودتا ہی حضرت فرمائے تیرا سر جدا ہو فی الفور اسکا جسد یکطرف اور سر ایکطرف
گرپڑا حضرت لکھنا موقوف کرکے رونے لگے مین عرض کیا یا سیدی آپ کیون روتے ہین
حضرت فرمائے مجھے ڈر ہوا کہ کسی مسلمان سے بھی میرا دل آزردہ ہووے اور چوہا جیون ہوا وہ بھی
وہ نہین ہووے **روایت** ہی شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے کہ ایک روز شیخ الاسلام
محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ اپنے مدرسے مین وضو کرتے تھے ایک چڑیا اُڑتی اُڑتی حضرت کے
جامے پر بیخال کری حضرت سر اُٹھاکے اسکو دیکھے فی الفور چڑیا مرکے گری حضرت وضو تمام کرکے
جامے پرکی نجاست دہوئے اور بدن سے نکال کے میرے ہاتھہ دئے تا بیچکے اُسکی قیمت

فقیرون پر تصدق کرین اور فرمائے یہہ اُس چربا کا عوض ہی روایت ہی شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی
اور ابی محمد عبدالحق حریمی سے کہے کہ ہمارے شیخ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ روکے فرماتے ای بیٹے دگا
کیونکر مین ہدیہ بھیجون تیرے لئے اپنے روح کو کیونکہ دلیلون سے ثابت ہوا ہی کہ تمام چیزین تیرے
ہی ہین اور کبھی یہہ بیت پڑہتے شعر وَمَا يَنْفَعُ الْاِعْرَابُ اِنْ لَمْ يَكُنْ تُقًى ؛ وَمَا ضَرَّ
ذَا التَّقْوٰى لِسَانٌ مُعَجَّمٌ یعنے نہین نفع دیتا ہی اعراب درست کرنا اگر نہووے تو پرہیزگار
اور نہین ضرر دیتا پرہیزگار کو زبان کی لکنت روایت ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے
کہے کہ میرے والد شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی شہرت ہوئی بعد حج نہین کئے مگر ایکبار
اور مین جاتے وقت اور آتے وقت حضرت کے اونٹ کی مہار پکڑ کے چلتا تھا جب حلے کو پہنچے حضرت
ہمکو کہے یہان کسی بڑے محتاج کا گھر ڈھونڈ و پھر ہم ویرانے مین دیکھے کمل کی بال اس مین ایک
بوڑہا اور ایک بوڑھی اور ایک لڑکی ہی حضرت رضی اللہ عنہ اسکا اذن لیکے وہان اپنے رفقا کے ساتھ
اُترے حلے کے مشایخ روسا اعیان حضرت کے ملاقات واسطے آنے لگے اور وہان سے نکل کے اپنے
گھرون مین تشریف لانے واسطے عرض کرنے لگے لیکن حضرت قبول نکئے پھر حلے کے لوگ بہت سے
بکریان بیلان اونٹان سہنا روپا کپڑے بہت سے ہدیہ لائے اور چارو طرف سے لوگ ہجوم کئے غرض
تحفے بہت سے جمع ہوے حضرت رضی اللہ عنہ اپنے ہمراہیان کو فرمائے کہ مین اپنا تمام حصہ اس گھر والے
کو دیا حضرت کے رفقا کہے ہم بھی اپنے حصے اُسی کو دیتے ہین پھر وہ تمام تحفے اس بوڑہا او بوڑھی اور
لڑکی کو دئے اور شب کو وہان رہکے سحر کے وقت وہان سے روانہ ہوئے راوی کہتا ہی کہ کتنے ایک
سال کے بعد حلے کو میرا جانا ہوا تو اس بوڑھے کو دیکھا سب سے زیادہ مالدار ہی مجھے دیکھکے کہا یہہ تمام
برکت اُسی شب کی ہی جانوران زیادہ ہوے اور بچے دئے روایت ہی شیخ ابی محمد عبداللطیف احمد
قرشی سے کہے کہ ہمارے پیر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ایکروز سخن فرماتے تھے لوگون مین کچھ سستی دیکھکے

کے آسمان طرف نگاہ کئے اور یہہ بیت فرمائے شعر لَا تُسْقِنِیْ وَحْدِیْ فَمَا عَوَّدْتَنِیْ اَنِّیْ اَشُحُّ
بِهَا عَلٰی جُلَّاسِیْ اَنْتَ الْكَرِیْمُ وَهَلْ یَلِیْقُ تَكَرُّمًا اَنْ یَعْبُرَ النُّدَمَانُ دَوْرَ الْكَاسِ
یعنے مجھی کو تنہا مت پلا کیونکہ تو میری یہہ عادت نہیں رکھا کہ مین اسکو بخل کرون میرے ہمنشینون پر
تو کریم ہی آیا لایق ہی بزرگی کے کہ محروم کرے یارونکو پیالے کے دور سے راوی کہتا ہی بعد یہہ
دو بیت پڑھنے کے لوگون مین اضطراب اور وجد عظیم پیدا ہوا اور ایک یا دو شخص مرے روایت ہی
شیخ ابی الحسن علی بن سلیمان خباز سے کہے کہ مین شیخ ابو القاسم عمر بزاز سے سنا کہتے تھے کہ ہم
مجلس مین شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوتے تھے سوا وفات اب خوابکے سے معلوم
ہوتے ہین اور حضرت بہت خوش اخلاق اور پاک اوصاف اور نفس ھوکا اور ہاتھہ سخی تھا اور حضرت
ہر شب سفرہ چنانے اور مہمانون کے ساتھہ کھاتے اور ضعیفون کے ساتھہ بیٹھتے اور طالب العلمون
کی جسارت پر صبر کرتے اور حضرت پاس سے بنے والا یہ سمجھتا کہ حضرت کے پاس اپنے سے کوئی اگلا نہین
اور حضرت کے دوستون مین اگر کوئی نہین آتا تو اُسکا حال دریافت کرتے اور اُنکے گھرون کا
حال پوچھتے اور دوستی کو بہت نبھاتے اور تقصیرین معاف کرتے اور جو کوئی قسم کھاتا تو حضرت
اُسکی تصدیق کرتے اور اُنھون کے باطن کے احوال پر باوجود اطلاع رہتے ہوے بھی اُنھون سے پوشیدہ
رکھتے اور حضرت کے سا حیاوالا آدمی مین نہین دیکھا ابو الحسن علی کہتا ہی کہ جب شیخ ابو القاسم عمر حضرت
کا ذکر کرتے تو یہہ دو بیت پڑھتے شعر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِنِّیْ فِیْ جِوَارِ فَتًی حَامِی الْحَقِیْقَةِ
نَفَّاعٍ وَضَرَّارٍ لَا یَرْفَعُ الطَّرْفَ اِلَّا عِنْدَ مَكْرُمَةٍ مِنَ الْحَیَاءِ وَلَا یُغْضِیْ عَلٰی
عَارٍ یعنے حمد ہی خدا تعالی کا کہ مقرر مین ہمسایہ مین اُسکے ہون کہ حمایت کرتا ہی حقیقت کا اور بہت
نفع دینے والا اور بہت ضرر پہنچانے والا نہین اٹھاتا ہی آنکھہ بسبب حیا کے مگر بخشش کے وقت اور
آنکھہ موچتا نہین عار پر روایت ہی شیخ ابی محمد حسن بن ابی عمران موسی بن احمد بن حسن مخزومی

خالدی شافعی سے کہے کہ سینے شیخ ابی الحسن علی قرشی کو کوہ قاسیون مین صفات شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کے پوچھا اور مین بھی اسوقت حاضر تھا شیخ کہے کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو
روشنائی تھی ظاہر اور تازگی تھی ہمیشہ اور حیا تھی بہت اور دل تھا کشادہ اور نرم اور اخلاق بہتر
اور پاک اصل اور بہت مہربان رحم کرنے والے اور اپنے رفیق پر شفقت و اکرام کرتے اور جب رفیق کو
مغموم دیکھتے تو اُسکا غم دور کرتے مین حضرت کے سا پاک زبان اور روشن بیان آدمی نہیں
دیکھا لواقح الانوار کی کتاب مین نقل کیا ہی کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ جب جمعہ کے روز
مسجد کو تشریف فرمانے تو بازار والونکی غفلت دیکھ کے آنکھ مین اشک بھر لاتے پھر بازار کے لوگ اپنے
دوکانان بند کر کے حضرت کو دیکھنے واسطے جلدی کرتے روایت ہی شیخ ابی الحسن علی بن ازدمری
محمدی سے کہے کہ عراق کا مفتی شیخ محی الدین ابی عبد اللہ محمد بن علی بن محمد بن حامد بغدادی توحیدی لوا
شیخ ابی بکر عبد الرزاق کا مجھے اوصاف شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ایسے لکھدیا کہ ہمارے پیر شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کو آنکھ مین اشک جلد آتے اور خدا تعالی سے بہت ڈرتے اور حضرت بہت مہیب تھے اور
دعا انکی مقبول تھی اور اخلاق بزرگ اور اصل پاک اور فحش کدھی نہین کہے اور حق سے بہت نزدیک تھے
اور جب کوئی اللہ عزوجل کی گناہ کرتا تو حضرت اسپر بہت ناخوش ہوتے اور اپنی ذات کے لیے کسی پر
غصہ نکرتے اور بدلہ نہین لیتے اور مانگنے والے کو محروم نہین کرتے اگرچہ بدن پرکا کپڑا مانگے تو بھی دیتے
اور توفیق الہی حضرت کے آگو تھی اور تائید ربانی حضرت کے بازو اور علم تھا حضرت کا مذہب اور
قرب الہی مودب اور حضور دل حضرت کا گنج اور معرفت انکی پناہ اور خطاب الہی مشیر اور نور کشف کا
ملاحظہ برکار اور نسبت الہی ہمنشین اور بسط انکی نسیم اور راستی انکا جھنڈا اور فتح انکا مایہ
اور حکمت انکی صناعت اور ذکر الہی انکا وزیر اور فکر انکی کہانی اور مکاشفہ انکی غذا اور مشاہدہ
انکا شفا اور شریعت کے آداب انکا ظاہر اور حقیقت کے اوصاف انکا بھید **تیسری جدول**

حضرت کے لباس اور معاش کے بیان مین روایت ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق وغیرہ سے کہے کہ
شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ لباس علما یانہ پہنتے اور سر پر طیلسان ڈالتے اور خچر پر
سوار ہوتے اور لوگ حضرت کے روبرو غاشیہ اٹھاکے دوڑتے اور بلند کرسی پر وعظ فرماتے اور
حضرت کی بات مین جلدی تھی اور قبولیت اور علانیہ بات کہتے اور حضرت جب سخن فرماتے تو تمام
لوگ خاموش رہتے اور جب کچھ حکم کرتے تمام لوگ جلدی کرتے اور اس حکم کو جلد بجا لاتے اور جو سخت دل انکو
دیکھتا تو عاجز ہو جاتا اور جو حضرت کو دیکھتا گویا تمام لوگونکو دیکھ چکا سمجھتا اور جب روز جمعہ کے
جامع مسجد کو جاتے تو لوگ راہ مین کھڑے رہکر اپنے حاجتین مانگتے اور حضرت کا غلغلہ اور آواز تھا
اور حضرت کی روش بہت نیک اور ایکروز حضرت مسجد جامع مین چھینک کے الحمد للہ کہے لوگ اسکا جواب
یرحمک اللہ کہنے سے آواز بلند اٹھا اسوقت کا بادشاہ مستنجد باللہ مقصورہ مین تھا پوچھا یہہ کیا
آواز ہی لوگ کہے شیخ عبدالقادر چھینکے سو لوگ جواب دئے ہین اس سے خلیفہ بہت ڈرا روایت
ہی شیخ ابی الفضل احمد بن قاسم عبدان قرشی بغدادی بزاز سے کہے کہ شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر
رضی اللہ عنہ سر پر طیلسان ڈالتے اور علمایانہ لباس بڑی قیمت کا پہنتے اور ایکبار سنہ پانسو
اٹھاون ہجری مین حضرت کا خادم میرے پاس پیسے لاکے کہا کہ مجھے ایسا کپڑا دے ہو اسکا ایک گز
ایک دینار قیمت کا ہے اور ایک حبہ کم و زیادہ نہ ہے پھر مین ویسا ہی کپڑا دیکے کہا یہہ کسکے لئے
ہی خادم کہا میرے سردار شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہی اسوقت میرے دل مین خطرہ
کیا کہ شیخ خلیفے واسطے لباس نہین چھوڑا ہنوز یہہ خطرہ دل مین تمام نہوا تھا کہ میرے پانوں مین
ایک میخ جیسی اسکے درد سے موت دسنے لگی لوگ میرے پاس جمع ہوئے تا اُس میخ کو پانوں سے
نکالیں لیکن کسیکو طاقت نہین ہوی پھر مین کہا مجھے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے
پاس لے چلو پھر مجھے اٹھا کے حضرت کے روبرو ڈالے حضرت فرمائے ای ابا الفضل تو اپنے دل مین ہمارے پر

اعتراض کرتا ہی قسم بعزت معبود مین اسکے کپڑے کو نہین بیچا جب تک مجھے نہین کہے گیا قسم ہی میرے حق کی
جو تجھہ پر ہی ہین پیراہن ایسی جو ایک گز اسکا ایک دینار کا مول ہے ای ابا الفضل یہہ ہمارا کفن
ہی اور میت کو کفن بہتر فاخرہ پہناتے ہین میت کا کفن ایک موت کے بعد ہوتا ہی اور ہم کو یہہ
کفن ہزار موت کے بعد ملا ہی پھر حضرت اپنا دست مبارک میرے پانون پر پھیرے فی الفور وہ
مینخ میرے پانون سے غائب ہوی خدا کی قسم مجھے معلوم نہ ہوا کہ وہ مینخ کہان سے آئی تھی اور کدھر
گئی مین وہان سے پیادہ چلتا ہوا آیا محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرماے کہ ہمارے پر اُس نے جو
اعتراض کیا تھا مینخ کی شکل لیکے ظاہر ہوا روایت ہی شیخ ابی طلحہ بن مظفر علثی سے کہے کہ شیخ
محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے ابتدا بغداد مین بیس روز کچھہ قوت نہ ملا پھر مین
کسری کے حویلیون کے ویرانے طرف گیا تا کچھہ چیز پائون دیکھتا ہون کہ وہان ستر ولی قوت ڈھونڈتے
ہین مین دل مین کہا انھون کے آڑ آنا مروت سے بعید ہی پھر مین بغداد کو پھر کے گیا میرا ایک آشنا
ملکے سونے کا ایک ٹکڑا دیا اور کہا کہ تیری والدہ تجھے یہہ بھیجی ہی مین اُسکا ایک ٹکڑا اُنکو رکھے اپنے
واسطے رکھا باقی لیکے جلد کسری کے حویلیون طرف گیا اور اُن ستر آدمی پر تقسیم کیا وہ کہے یہہ کیا
ہی مین کہا کہ یہہ میرے والدہ پاس سے آیا ہی تمکو نہ دیکے مین تنہا کھانا بہتر نہ جانا پھر بغداد کو آیا
اور اُس ٹکڑے کا کھانا خرید کیا اور فقرا کو بُلا کے انکے ساتھہ کھایا غرض شام تک وہ سونا مجھہ پاس
کچھہ باقی نرہا روایت ہی شیخ ابی محمد عبد اللہ بن حسین بن ابی الفضل جبائی سے کہے کہ جب کوئی شخص
نزدیک ہمارے پیر شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پیسے لاتا تو حضرت اسکو فرماتے مصلے کے
نیچے رکھہ اور اُس پیسو نکو اپنے ہاتھہ سے نہ چھیتے جب خدمتگار آتا تو اسکو فرماتے وہ پیسے لے اور
نان پز یا بقال کو دے اور روٹی خرید کر حضرت کا غلام مظفر ایک طبق بھر کے نان خرید کرتا
اور حضرت کے دروازے پر کھڑے ہے فقرا کو دیتا اور جب حضرت کو خلیفے پاس سے خلعت آتی حضرت

فرمائے ابا الفتح جو آتا فروش اُسکو دیو اور اسکے نزدیک سے فقہا اور مہمانون کے واسطے آتا خرید فرماتے
اور حضرت کو زمین کا ایک قطعہ تھا اسکو وجہ حلال سے خرید فرمائے تھے بعضے کنبیان جو حضرت کے
مرید تھے انکے ذمے کئے تھے وہ لوگ ہر سال اس زمین مین زراعت کرتے اور غلہ جو جمع ہوتا اُسکا
آتا کرتے اور ہر روز چار یا پانچ روٹیان پکاکے شام کو حضرت کے روبرو لاتے حضرت اس سے مجلس والون
کو ایک ایک ٹکڑا تقسیم کرتے اور باقی اپنے واسطے رکھتے اور جب کوئی حضرت کے نزدیک ہدیہ لاتا تمام مجلس
کے لوگو نیر بانٹتے اور حضرت ہدیہ قبول کرتے اور اُسکا بدلا کرتے اور نذر قبول کرتے اور اس سے کچھ
کھاتے **روایت** ہی خضر حسینی موصلی سے کہے کہ ایک روز جمعہ کے دن مین شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کے ساتھ جامع مسجد مین تھا ایک تاجر آکے کہا میرے پاس کچھ مال ہی خیرات کا پر زکوۃ
کا نہین چاہتا ہون فقرا اور مساکین کو دیؤن لیکن کسیکو مستحق نہین پایا مستحق کون ہین سو حضرت
فرمایا محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرمائے مستحق غیر مستحق سب کو دے تا تجھکو بھی خدا تعالی دیوے جو
تو مستحق ہی اور وہ جو تو مستحق نہین اور بھی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ ایک روز ایک فقیر کو آزردہ دیکھکے
کہے تو کیون آج آزردہ ہی فقیر کہا کہ آج مین دریا کے کنارے پر گیا تھا ملاح سے چاہا مجھکو ندی پار
کرین اُس نے مجھے پار نکیا محتاجی کے لئے میرا دل آزردہ ہوا ہنوز فقیر کا سخن تمام نہوا تھا کہ ایک مرد
تیس دینار کی ہمینی بطریق نذر کے حضرت کو لا دیا حضرت اُس فقیر کو فرمائے یہہ ہمینی لے اور ملاح کو دے
اور اُسکو کہہ بار دیگر فقیر کو رد مت کر اور اپنے بدن سے پیراہن نکالکے اس فقیر کو مرحمت کئے پھر اُس
پیراہن کتین فقیر سے بیست دینار کو خرید فرمائے اور بیست دینار اسکو دئے **تیسری نہر** حضرت کا مجاہدہ
اور عبادات اور طریقے کے بیان اس نہر مین تین جدول مین **پہلی جدول** حضرت کے مجاہدے کے بیان مین
روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن محمد ازہری حسینی بغدادی وغیرہ سے کہے کہ شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ سنہ پانسو تھاون ہجری مین کرسی پر بغداد مین فرماتے تھے کہ مین پچیس سال عراق کے

جنگل اور ویرانے مین اکیلا رہا اور چالیس سال عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑہا اور پندرہ سال عشا
کی نماز پڑھکے ایک پانون پر کھڑے ہوکے قرآن پڑہنا شروع کرکے سحر تک ختم کرتا اور دیوار مین ایک
مینخ ٹھوکا تھا پڑہتے وقت اُسکو ایک ہاتھ سے پکڑ لیتا تاکہ نیند سے گر نپڑون اور ایک شب وہان بے
چرا میرا دل خواہش کیا کہ اکیساعت وہان سوکے اُٹھون بمجرد یہہ خطرہ آتے ہی ایک پانون پر کھڑے
رہکے قرآن شروع کیا اور اسی حالت سے ختم کیا اور چالیس چالیس روز تک مجھے کچھہ چیز قوت کے لئے
نہین ملتی تھی اور نیند صورت پکڑ کے نزدیک میرے آتی مین اُسے ڈراتا پھر جاتی رہتی اور دنیا اور اُسکے
زخارف اور شہوتین نیک و بد صورتون مین میرے نزدیک آتے مین انھونکو ڈراتا میرے پاس سے بھاگ جاتے
اور ایک مرتبہ برج عجمی مین گیارہ سال رہا اور مین بہت دن رہنے کے سبب اسکا نام برج عجمی ہوا اور
مین خدا تعالی سے عہد کیا کہ کچھہ نہ کھاؤن جب تک لقمہ میرے منھہ مین نہ ڈالین اور کچھہ نہ پیون جبتک
مجھے نہ پلاوین پھر مین چالیس روز کچھہ نہ کھایا چالیس روز کے بعد ایک شخص آکے نان اور دودھ لاکے
میرے آگے رکھکے چلا گیا رہا بھوک سے میرا دل بہت للچایا کہ کھانے پر گرے اسکو کہا اللہ کی قسم
مین سابق عہد اللہ تعالی کے ساتھہ کیا ہون اسکو ہرگز نہ توڑونگا میرے باطن سے آواز سنا کہ الجوع
الجوع پکارتا ہی غرض مین اُسکو آرام نہ دیا پھر شیخ ابو سعید مخرمی نے میرے پر سے گذرے اور وہ
آواز سُنکے میرے نزدیک آئے اور کہے ای عبد القادر یہہ کیا آواز ہی مین کہا دل کا اضطراب ہی
لیکن روح اپنے مولا کے نزدیک جل جلالہ آرام سے ہی شیخ ابو سعید تے مجھے باب ازج مین اپنے
گھر کو آکر کے چلے گئے مین اپنے دل مین کہا کہ مین یہان سے بدون حکم خدا کے نہ جاؤنگا یکایک ابو العباس
خضر آکے کہے اوٹھہ اور ابی سعید کے پاس جا پھر مین ابی سعید کے پاس گیا انھون میری انتظار کرتے
اپنے گھر کے دروازے پر کھڑے تھے مجھے دیکھکر فرمائے ای عبد القادر تجھے میرا کہنا کفایت نکیا جو خضر
تجھے آکے کہا پھر مجھے اپنے گھر مین لیگئے وہان سفرہ تیار تھا اسپر بیٹھے اور اپنے ہاتھہ سے لقمے بناکے

مجھے کھلائے تا کہ مین سیر ہوا اور اپنے ہاتھہ سے مجھے خرقہ پہنائے پھر مین اُنکے نزدیک شغل کیا اور پیش ازین
اسکے مین جب سیاحت مین تھا ایک شخص میرے پاس آیا اور اُسکو مین آگو کبھی نہین دیکھا تھا مجھے کہا کوئی شخص
تیری صحبت کو ہونا درکار ہی مین کہا البتہ ضروری ہی اُسنے کہا مین رہتا ہون بشرطیکہ تو میری مخالفت
نکرے مین نے اسکو قبول کیا اُسنے کہا مین اب جاتا ہون پھر کے آئے تک تو یہان بیٹھہ اور چلے گیا
اور ایکسال تک غیب تھا بعدہ آیا اور مین اُسی جاگا بیٹھا تھا پھر ایکساعت میرے نزدیک بیٹھکے
اٹھا اور جاتے وقت کہہ گیا مین آئے تک اُس جگا سے نومت جا پھر ایکسال تک غائب ہوا
وہان سے پھر آیا اور اپنے ساتھہ نان اور دودھہ لایا اور کہا کہ مین خضر ہون مامور ہوا ہون کہ تیرے
ساتھہ کھانا کھاؤن پھر ہم اور وہ مل کے کھائے بعدہ کہا اوٹھہ بغداد کو آ مین اسکے ساتھہ اٹھکے
بغداد مین داخل ہوا راوی کہتا ہی حضرت سے پوچھے کہ اتنے دن حضرت کیا تناول فرماتے تھے حضرت کہے
زمین پر پڑے ہوئے سو پھلونکو کھاتا تھا روایت ہی شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی سے کہے کہ
شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے سنا ہون فرماتے تھے کہ آپ عراق کے جنگلون مین پچیس سال
تنہا سیاحت کرتا رہا خلق مجھے نہین جانتے تھے اور مین خلق کو نہین جانتا اور رجال الغیب اور جنون
کے جماعتان میرے پاس آتے تین انھونکو خدا تعالی کی راہ سکھاتا تھا اور مین اول جب عراق کو آیا میرے
ہمراہ خضر علیہ السلام تھے اس وقت تک مین خضر کو نہین پہچانا اور میرے سے شرط لئے تھے کہ اپنی مخالفت
نکرے اور کہے اس جگھہ بیٹھہ پھر مین تین سال اُسی ہی جگھہ بیٹھا تھا ہر سال آتے اور کہتے تھے یہان
ہی بیٹھہ میرے پاس دنیا اور اسکے زخارف اور شہوتین مختلف صورتون مین آئے لیکن خدا تعالی
میرے تئین اُنسے نگاہ رکھا اور مین انکے طرف التفات نہ کیا اور میرے نزدیک شیاطین ڈراونی صورتون
مین آتے اور میرے ساتھہ جنگ کرتے خدا تعالی مجھے اُن پر غالب کرتا اور میرا نفس تشکل پکڑ کے آتا
اور اپنے آرام واسطے کبھی عاجزی کرتا اور کبھی میرے ساتھہ جنگ کرتا خدا تعالی مجھے اُسپر نصرت دیتا

اور ابتدا حال مین جب مین مجاہدے کی ایکراہ اختیار کرتا تو اسکو لازم رکھتا تھا اور نفس کو
اس مجاہدے کے ہمدوش کرتا اور مین ایک زمانے تک کرخ اور مداین کے ویرانے مین رہا اور نفس کو مجاہدے
کے طریقون لگیا پھر ایک سال تک پھل پھلالی کھایا اور ایکسال تک کچھہ نہ کھایا نہ پیا نہ سویا اور ایک
شب کسریٰ کے حویلیون مین سویا بہت سردے کے ایام تھے غسل کی حاجت ہوئی دریا کے کنارے
جاکے غسل کیا پھر سویا پھر حاجت ہوئی دریا کو جاکے غسل کیا غرض اُس شب کو چالیس بار سویا اور چالیس بار
غسل کی حاجت ہوئی تھی مین ہر دفعہ دریا کو جاکے غسل کرتا تھا آخر نیند کے اندیشے سے کسریٰ کے
حویلیون کے دیوار پر چڑہتا اور مین کرخ کے ویرانے مین سالہا رہا قوت نہین کرتا تھا مگر بردی جو ایک
قسم کا خرما ہی اور ہر سال ایکمرد صوف کا جبہ لاکے مجھے دیتا تھا اور مین ہزار فن مین آیا تا تمھارے
دنیا سے آرام پاؤن اور دیوانہ بکا کرکے مشہور ہوا تھا اور کانٹے اور پتھرون مین برہنہ پا چلتا تھا
اور جو خوف کی راہ دیکھتا تو اُس مین جاتا اور میرا نفس میرے پر کبھی غالب نہوا اور دنیا کی کوئی زینت
مجھے خوشی مین نہ لائی راوی عرض کیا حضرت کو لڑکائی مین بھی خوش نہ آئی تو فرمائے تب بھی خوش نہ آئی
روایت ہی شیخ ابی محمد عثمان صریفینی سے کہے کہ شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مین
روز و شب ویرانے مین رہتا تھا بغداد کو نہین آتا اور شیاطین پیادہ اور سوار صفان باندھکے
اقسام کے ہتیار لیکے ڈراونی صورتون مین میرے جنگ کے لئے آتے تھے اور میرے پر آتش کے شعلے ڈالتے تھے
اور مین اپنے دل مین ایسا ثبات پاتا تھا کہ اُس سے مجھے کچھہ تغیر نہوتا اور میرے باطن سے آواز آتا کہ
ای عبدالقادر تو اُنھون پر حملہ کر ہم تجھے بہت ثابت قدم کئے ہین اور تجھکو ہماری مدد ہی پھر مین
اُنھون پر حملہ کرتا وہ سب اِدھر اُدھر بھاگ جاتے اور کبھی ایک شیطان میرے پاس آتے اور کہتے یہان
سے جاو اگر نہین تو ہم تجھے ایسا ایسا کرینگے اور مجھے بہت ڈراتے مین اُنھونکو اپنے ہاتھہ سے طمانچہ
مارتا میرے نزدیک سے بھاگ جاتے اور مین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم کہتا پھر وہ

شیطان میرے روبرو چلے جاتے اور ایکبار ایک شخص بد صورت بدبو میرے پاس آکے کہا مین ابلیس ہون تیری خدمت کرنے واسطے آیا ہون کیونکہ تو نے مجھے اور میرے ساتھیونکو عاجز کیا مین اُسکو کہا یہان سے جا اُسنے نہ مانا یکایک اوپر سے ایک ہاتھ اُسکے سر پر لگا ابلیس زمین مین دھسگیا پھر دوسرے مرتبہ آیا اُسکے ہاتھ مین آتش کا شعلہ تھا وہ میرے ساتھ جنگ کا قصد کیا ایک مرد چہرہ سفید گھوڑے پر آکے میرے ہاتھ مین تلوار دیا ابلیس پسپا ہوا تیسرے دفعہ پھر آکے دور بیٹھکے رونے لگا آخر سر پر مٹی ڈالنے لگا اور کہا ای عبدالقادر مین اب تیرے سے ناامید ہوا مین کہا لعنتی دور ہو مین تیرے سے ہمیشہ ڈرتا ہون کہا تیرا یہہ ڈرنا ہی مجھپر بہت سخت ہی پھر اُسنے مجھے اپنے دام مین لانے واسطے بہت سے جالے آسپاس ڈالا مین کہا یہہ کیا ہی کہا گیا یہہ دنیا کے پھاندے ہین جو تیرے سر کے لوگونکو اسسے شکار کرتا ہی پھر مین اُسکو دفع کرنے واسطے ایکسال متوجہ رہا پھر وہ تمام جالے توڑا پھر بہت سے اسباب جو میرے ساتھ ہر طرف سے پیوستہ تھے کھولے مین پوچھا یہہ کیا ہی کہے گیا یہہ خلق کے اسباب ہین جو تیرے ساتھ متصل ہین پھر مین اُسکو قطع کرنے واسطے دوسرا ایکسال متوجہ ہوا اور اُن سب کو قطع کیا پھر کھولیا میرے باطن کو دیکھا تو دل مین بہت سے علاقے ہین کہا مین یہہ کیا ہی کہے گیا کہ یہہ تیرے ارادے ہین پھر مین اُسکو دفع کرنے واسطے ایکسال متوجہ ہوا اور اُن تمام کو کاٹا اور دل خلاص پایا پھر کھولیا میرا نفس دیکھا تو اُسکی کثافت باقی ہی اور خواہشان زندے ہین اور اُسکا شیطان برا مردود ہی پھر اُسکے دفع کے واسطے ایکسال متوجہ ہوا آخر کثافت پاک ہوئی خواہش مر گئی اور شیطان مسلمان ہوا اور تمام امر خدا کے واسطے ہوا پھر میرا وجود خلق سے تنہا ہوکے اٹھا با این ہمہ مطلب کو نہ پہنچا پس مین توکل کے دروازے کو اختیار کیا تا اس سے مطلب کو پہنچون لیکن وہان زحمت پایا اس سے گذرکے شکر کے دروازے کو پکڑا تا اُس سے مطلب کو پہنچون وہان بھی زحمت دیکھا اس سے گذرکے تسلیم کے دروازے کو پکڑا تا اُس سے مطلب کو پہنچون وہان بھی زحمت دیکھا اُس سے گذرکے غنا کے دروازے کو پکڑا تا اُس سے مطلب کو پہنچون وہان بھی زحمت پایا اُس سے گذرکے مشاہدہ کے دروازے کو پکڑا تا

مطلب کو پہنچون وہان بھی ہجمت دیکھا اسی گدڑی کے فقر کے دروازے کو پکڑا تا اس سے مطلب کو پہنچون سب کو مین خالی پایا
پھر وہان گیا اور جو کچھ گذرا تھا سو سب وہان دیکھا اور اس سے مجھے بڑا گنج کھلا اور وہان بڑی عزت اور غنا
دایمی اور آزادگی خالص مجھے ملی اور قدیم اوصاف محو ہو گئے تازہ وجود بنا **روایت** ہی شیخ ابی القاسم
عمر بن مسعود بزاز سے کہے کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ابتدا مین جب مین سیاحت
کرتا تھا میرے پر حال وارد ہوتا تو مین اسکے نزدیک ہوتا اور اسکا مالک ہوتا اور اپنے وجود سے نکلجاتا
اور بے اختیار دوڑتا اور جب وہ حال میرے سے دور ہوتا تو جس جاگا تھا وہان سے بہت دور پاتا اور ایکبار
بغداد کے ویرانے مین مجھپر حال وارد ہوا اور ایکساعت تک وہ حال رہا بے اختیاری کے عالم مین دوڑنے لگا
جب وہ حال موقوف ہوا دیکھتا ہون کہ مین ششتر مین ہون بغداد اور ششتر مین بارہ روز کا فاصلہ
ہی اس سے مجھے بہت تفکر ہوا ایکایک دیکھا کہ ایک عورت کہتی ہی تو اس سے کیا تعجب کرتا ہی تو عبد القادر ہی
لواقح الانوار کی کتاب مین نقل کیا ہی کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ابتدا مین
جب میرے پر حال آتا تو مین بیہوش ہوتا اور زندگی کے کچھ علامات میرے مین معلوم نہین ہوتے لوگ تجہیز و
تکفین کا تہیہ کرتے اور غسل کے واسطے تختے پر ڈالتے پھر مین ہوش مین آتا **دوسری جدول** حضرت کی
عبادت مین **روایت** ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ اپنے شیخ محی الدین
عبد القادر رضی اللہ عنہ کی چالیس سال خدمت کیا حضرت کا حال ایسا تھا عشا کے وضو سے صبح کی
نماز پڑہتے اور جب حدث ہوتا تو اسی وقت تازی وضو کرتے اور دوگانہ نماز پڑہتے اور عشا کی نماز
کے بعد خلوت مین بیٹھتے اسوقت کوئی حضرت پاس نہین جاتا اور حضرت بھی باہر تشریف نہین لاتے
مگر صبح صادق طلوع ہونے کے وقت نکلتے اور بارہا خلیفہ حضرت کے ملاقات واسطے شب کو آیا ہی لیکن ملاقات
صبح تک میسر نہوئی اور مین بارہا شب کو حضرت پاس رہا ہون حضرت اول شب مین تھوڑی نماز
پڑہکر بیٹہ ذکر کرتے **اَلْمُحِيْطُ الرَّبُّ الشَّهِيْدُ الْحَسِيْبُ الْفَعَّالُ الْخَلَّاقُ الْخَالِقُ**

اَلْبَارِیُ الْمُصَوِّرُ یہان تک کہ ثلث شب گذرتی اور اس ذکر کے وقت حضرت کا جثہ کبھی چھوٹا ہوتا
اور کبھی موٹا اور کبھی ہوا مین اُڑتے تاکہ میرے نظر سے غائب ہوتے من بعد نماز مین کھڑے رہکر قرآن
شریف پڑھتے تاکہ دوسری ثلث شب گذرتی اور سجدے مین بہت دیر لگاتے بعد نماز تمام کئے کے
مراقبے اور مشاہدے مین بیٹھتے تاکہ صبح صادق طلوع ہوتا پھر دعا مانگتے اور زاری اور فروتنی کرتے
اُسوقت ایک نور جسکی روشنائی سے آنکھہ خیرہ ہوتے حضرت کو ڈھانپ لیتا تاکہ میرے نظر سے
غیب ہوتے اور حضرت کے نزدیک آواز سلام علیکم کا سننے آتا اور حضرت سلام کا جواب فرماتے
من بعد صبح کی نماز واسطے باہر تشریف لاتے **روایت** ہی خضر بن عبد اللہ حسینی موصلی سے
کہے کہ اپنے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت تیرا سال کیا اتنے دنون مین کبھی حضرت
کو تھوکتے ہوے یا ناک چھڑکتے ہوے یا حضرت کے بدن پر مکھی بیٹھی ہوئی نہین دیکھا اور کسی امیر کی
تعظیم واسطے کھڑے ہوتے ہوے یا امیرون کے دروازے پر آتے ہوے یا اُنھون کے فرش پر بیٹھتے ہوے
یا اُنھونکے یہان کھانا کھائے ہوے کبھی نہین دیکھا مگر ایکبار دعوتکو تشریف فرمائے ہین اور حضرت
پادشاہونکی ہمنشینی اور انکے متقرب ہونا عقوبت معجلہ سمجھتے تھے اور جب خلیفہ یا وزیر یا اور کوئی امیر
حضرت کے مجلس مین حاضر ہونیکا قصد کرتا اور حضرت باہر بیٹھے رہتے تو اُٹھکے محل مین تشریف
فرماتے تا انھونکی تعظیم واسطے اُٹھنا نہووے اور وہ آئے بعد باہر تشریف لاتے اور انھون کے ساتھہ بات
بہت سخت فرماتے اور انھونکو نصیحت کرنے مین بہت مبالغہ فرماتے وہ لوگ حضرت کے ہاتھون
کو بوسہ دیتے اور حضرت کے روبرو بہت عاجزی اور تواضع سے بیٹھتے اور جب حضرت خلیفے کو کسی
چیز کے لئے لکھتے تو ایسا لکھتے عبد القادر تجھے اس چیز کا امر کرتا ہی اس کا حکم تیرے پر نافذ ہی اور اُسکی
اطاعت تیرے پر واجب ہی اور وہ تیرا پیشوا اور دلیل ہی جب حضرت کا رقعہ خلیفے پاس جاتا تو
اسکیتین بوسہ دیتا اور کہتا کہ شیخ عبد القادر راست فرمائے **تیسری جدول** حضرت کے طریقے کے

بیان مین **روایت** ہی شیخ بقا بن بطو رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ طریقہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا
یہہ تھا کہ قول اور فعل اور نفس اور دل متفق تھا اور حضرت اخلاص اور تسلیم کے ساتھہ ملے ہوئے تھے
اور حضرت کا حکم ہر قدم اور ہر لحظہ اور ہر دم اور ہر وارد اور ہر حال قرآن و حدیث کے موافق تھا اور
حضرت خدا تعالی کے ساتھ ایسا ثابت تھے جیسا بڑے بڑے منیبین تھے **روایت** ہی شیخ ابی سعید قیلوی
سے کہتے تھے قوت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدا کے ساتھہ خدا کے واسطے تھی حضرت کے آگے قوت
بزرگون کی ضعیف ہوتی تھی اور حضرت خدا تعالی کے حکمونکو مضبوط پکڑنے کے سبب آگے کے بہت اولیا
پر سبقت لیگئے تھے اور بسبب حضرت کی تدقیق کے مقامونکی تحقیق مین اللہ تعالی حضرت کو بلند مقام
کیا تھا **روایت** ہی شیخ ابی الفرح عبد الرحیم سے کہے کہ اے بغداد کو آکے شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کے نزدیک حاضر ہوا پھر مین حضرت کا حال اور فراغ دل اور خلو سر دیکھہ کے حیران ہوا
جب مین ام عبیدہ کو پھر کے آیا اور شیخ احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت کا احوال بیان کیا شیخ احمد نی
کہے ای رے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے سا کسکو قوت ہی اور حضرت کے مقام کو کون پہنچ سکتا ہی
روایت ہی شیخ ابو الحسن علی قرشی سے کہتے تھے کہ اگر تم دیکھتے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ
کو تو البتہ دیکھتے ایسے شخص کو جو انھونکی قوت راہ مین خدا تعالی کے تمام اہل طریقت پر فایق ہوئی تھی
اور حضرت کی طریق وصفت مین اور حکم مین اور حال مین سب توحید تھی اور حضرت کی تحقیق ظاہر
اور باطن مین شرع تھی اور حضرت کا دل عالم سے فارغ تھا اور انھون کی نظر مین ہستی کچھہ وجود
نہین رکھتی تھی اور ہمیشہ پروردگار کے مشاہدے مین ایسے تھے جو انہمین کبھی غفلت نہین ہوتا ہی اور اس بھید
مین کوئی مقابلہ نہین کر سکتے تھے اور دل ایسا تھا جو اسپر کوئی فایق نہین ہو سکتا اور حضرت ملکوت
اکبر کو اپنے پیچھے کئے تھے اور ملک اعظم کو اپنے پانون کے نیچے **روایت** ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن قائد الاوانی
سے کہے کہ مینے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضرت کا کام کس چیز سے ثابت ہوا

حضرت فرمائے راستی کے سبب سے جھوٹھہ مین کبھی نہ کہا حتی لڑکائی مین بعد فرمائے مین بچپن مین عرفہ
کے روز مین کے پیچھے دوڑتا تھا بیل میرے طرف پھر کے کہا ای عبد القادر تو میرے پکڑنے واسطے نہین پیدا
ہوا اور اس سے مامور نہین ہوا پھر مین دہشت سے گھر کو آیا اور دہانے پر چڑھا دیکھتا ہون لوگ حج کے
لئے عرفات مین کھڑے ہین پھر اپنی والدہ کے پاس آکے کہا مجھے خدای عز وجل کے واسطے بخشو اور
بغداد کو جانے کا اذن دیؤ تا مین علم حاصل کرون اور صلحا کی ملاقات کرون والدہ اسکا سبب
پوچھے مین سب بیان کیا انھون نے روئی اور اٹھہ کے اسی دینار زرکینہ جو میرے والد کا ترکہ تھا نکال کے
چالیس دینار میرے بھائی کے واسطے رکھے اور چالیس دینار میرے دلق مین بغل کے نیچے رکھہ کے سئے اور سفر کی اجازت
دئے اور میرے سے عہد لئے کہ کسی حالت مین جھوٹھہ نہ کہے اور میری رخصت کے لئے گھر کے باہر آئے اور
کہے ای لڑکے جا مین نکلی تیرے حق سے خدای عز وجل کے واسطے اور یہہ چہرہ قیامت تک نہ دیکھی نگی
پھر مین ایک چھوٹے قافلے کے ساتھ بغداد کے قصد سے نکلا جب ہم ہمدان سے گذر کے ترتنک کے
سرزمین پر پہنچے یکایک سات سوار ایک پشتے سے نکلے ہمارے پر دوڑے اور قافلے کو گھیر کے لوٹ لئے اور
میرے سے کوئی متعرض نہوا مگر ایک شخص میرے سے پوچھا ای فقیر تجھہ پاس بھی کچھہ ہی تو مین کہا چالیس دینار
ہین کہا کس جگھہ ہی مین کہا بغل کے نیچے دلق مین سئے ہوے ہین اوسنے سمجھا مین مسخری کرتا ہون پھر مجھے چھوڑ کے
چلے گیا تو ایک دوسرا گذرا اور جیسا اول کا پوچھا تھا ویسا ہی پوچھا اسکو بھی مین وہی جواب دیا وہ بھی چلے گیا
غرض سب اپنے سردار کے نزدیک جمع ہوے اور وہ دونون میرا احوال ذکر کئے سردار مجھے لانیکا حکم کیا پھر
مجھے اسکے روبرو لیگئے دیکھا تو سب پشتے پر بیٹھکے مال کی تقسیم کر رہے ہین انکا سردار مجھے پوچھا تیرے ساتھ
کچھہ ہی تو مین چالیس دینار کی خبر دیا اس نے حکم کیا تا میرا دلق چیرین پھر چالیس دینار پاکے سردار انھونکا
کہا کیا واسطے تو اسکا اقرار کیا مین نے کہا میری والدہ سانچہ بات کہنے پر عہد لئی ہی مین اس عہد
مین خیانت نکرونگا قطاع الطریق کا سردار رو کے کہا تو تیری والدہ کے عہد مین خیانت نہین کرتا ہی

اور ہم اتنے سال سے اپنے پروردگار کے عہد مین خیانت کرتے ہین پھر اُن نے میرے ہاتھہ پر توبہ کیا اُسکے
یاران کہے راہ زنی مین تو ہمارا پیشوا تھا اب توبے مین بھی ہمارا پیشوا رہیگا پھر وہ تمام میرے
ہاتھہ پر توبہ کئے اور اُس قافلے کا اسباب پھیر دئے اور وہ اول لوگ تھے جو میرے ہاتھہ پر توبہ کئے روایت
ہی فقیہ ابی الفضل احمد بن صالح بن شافع جیلی سے کہے کہ ایکبار مدرسۂ نظامیہ مین فقہا اور فقرا سب جمع
تھے اور حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ قضا و قدر کے مقدمے مین سخن فرماتے تھے یکایک سانپ اوپر سے
حضرت کے گود مین گرا حاضران مجلس سب بھاگے سوائے حضرت کے کوئی نہ رہا پھر وہ سانپ حضرت
کے جامے مین گیا اور حضرت کے بدن پر پھر کے گریبان سے نکلا اور حضرت کی گردن پر پیچ کھایا حضرت
اپنا سخن موقوف نکئے اور حضرت کی نشست مین کچھہ تغیر نہ آیا پھر وہ سانپ زمین پر اُترکے حضرت
کے روبرو دُم پر کھڑے رہا اور ایک آواز کیا حضرت بھی اُسکے ساتھہ ایک آواز کئے جو ہم نہین سمجھے
پھر وہ سانپ چلے گیا بعد سب لوگ جمع ہوے اور سانپ کی بات سے اور حضرت کے جواب سے پوچھے
حضرت فرمائے سانپ مجھے کہا مین بہت اولیا کو آزمایا لیکن تیرے سا کسیکو ثابت نہ دیکھا مین
اُسکو کہا جب تو میرے پر گرا مین کلام قضا و قدر مین کرتا تھا اور تو نہین مگر ایک کیرا کہ تجھکو قضا و قدر
حرکت دیتی ہی اور ساکن کرتی سو مین چاہا اپنا فعل اپنی بات کے مخالف نہ ہووے روایت ہی
شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے کہے کہ میرے والد شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے
کہ اپنے ایکشب جامع مسجد منصور مین نماز پرہتا تھا کسی چیز کے چلنے کا آواز بوریئے پر آیا دیکھتا ہون
تو ایک بڑا سانپ منہہ کھول کے سجدے کی جاگا رکھا ہی مین سجدہ کیے وقت اُسکو ہاتھہ سے سرکا کے
سجدہ کیا جب تشہد واسطے بیٹھا سانپ میرے پانون پر چڑہا اور گردن پر آکے پیچ کھایا جب نماز سے
فراغت پاکے سلام پھیرا تو اسکو ندیکھا جب صبح ہوئی مین مسجد کے باہر وہان ویرانے مین ایک
شخص کو دیکھا کہ دونون آنکھہ اُسکے دراز اور پھاٹے ہوے ہین مین سمجھا وہ جن ہی مجھے دیکھہ کے کہا

مین وہی سانپ ہون جو تو مجھے شب کو دیکھا تھا اور مین جیسا تجھے آزمایا ویسا ہی بہت اولیا
کو آزمایا لیکن تیرے سا کسیکو ثابت نہ دیکھا بعضے ظاہر و باطن مین مضطرب ہوئے اور بعضے باطن
مین مضطرب ہوئے اور ظاہر مین ثابت رہے تجھے دیکھا نہ ظاہر مین مضطرب ہوا نہ باطن مین پھر وہ
جن مجھے کہا اپنے سے توبہ لیو پھر مین اس سے توبہ لیا لکھا ہی شیخ عبد اللہ بن حسین جبائی کہ
شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جب اپنے کو بچا پیدا ہوتا اُسکو اپنے ہاتھون مین
لیکر کہتا آخر یہہ مرےگا پھر اسکو اپنے دل سے نکال ڈالتا جب وہ مرتا اُسکی موت کا مجھے غم نہوتا
کیونکہ مین اُسکو اول ہی اپنے دلسے نکالا تھا راوی کہتا ہی جب حضرت کا لڑکا یا لڑکی وعظ کے روز
مرتے تو حضرت وعظ کی مجلس موقوف نکرتے اور معمول کے موافق کرسی پر وعظ فرماتے اور غسال
مُردے کو غسل دیکے جنازہ حضرت کی مجلس مین لاتا حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کرسی سے
اُترکے جنازے کی نماز پڑھتے اور دفن کا حکم کرتے روایت ہی حافظ ابی محمد بن اخضر حافظ سے
کہے کہ مین عین ہنگام مین گرمی کے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آیا ہون حضرت
کے بدن پر ایک پیراہن رہتی اور سر پر تاج رہتا اور حضرت کے جسد شریف سے عرق جاری رہتا
اور خادم پنکھا کرتا رہتا جیسا شدت گرمے مین کرتے ہین روایت ہی شیخ ضیاء الدین ابا نصر
موسی رحمہ اللہ علیہ سے فرزند محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے کہے کہ اپنے والد شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایکبار سیاحت کرتا ہوا جنگل مین آیا وہان کئے دن پانی نہ ملا مین بہت
پیاسا ہوا دیکھا کہ ایک ابر کا ٹکڑا میرے پر سایہ کرکے تھوڑا مینھہ شبنم کے سا برسا کہ اس سے میری
تشنگی رفع ہوئی پھر مین ایک نور دیکھا جس سے افق روشن ہوا اور اسمین ایک صورت نظر آئی مجھے دیکھ
کے کہی ای عبد القادر مین ترا پروردگار ہون سب حرام چیزون کو تیرے پر حلال کیا ہون مین یہہ
آواز سنتے ہی کہا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ای لعین تو خوار ہویگا یکایک وہ نور

سیاہ ہوا اور وہ صورت دُھوان ہوی اور مجھے کہا ای عبدالقادر تو بسبب مطلع رہنے پروردگار کے
احکام پر اور اپنے منازلات کے احکام کو جاننے کے باعث میرے ہاتھ سے نجات پایا اور مین اسی واقعہ
سے ستر اولیا کو اہل طریق سے گمراہ کیا ہون مین کہا یہہ پروردگار کا فضل و احسان ہی راوی کہا
مین حضرت سے پوچھا آپ وہ شیطان ہی کر کے کیسا سمجھے حضرت فرمائے اُسنے جو کہا سب حرام
چیزون تیرے پر حلال کیا ہون اس بات سے مین سمجھا کہ وہ شیطان ہی چوتھی نہر اولیا حضرت
کے آنے کی بشارت دئے اور حضرت کی تمنا کئے سو بیان ہین اس نہر مین تین جدول ہین پہلی جدول
اولیا حضرت کے تولد کے پیش از بشارت دئے سو بیان ہین امام محمد زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کتاب روضۃ النواظر
فی مناقب الشیخ عبدالقادر کے پانچوین باب مین لکھا ہی کہ تاریخ والون نے لکھے ہین کہ حسن بصری رضی اللہ عنہ
کے وقت سے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ظاہر ہونے تک کوئی شخص مجلس مین یا سجادے پہ نہین بیٹھا مگر محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ ظاہر ہوگے کر کے بشارت اور انھون اپنے زمانیکے قطب ہوگے کر کے خبر دیا اور اسی کتاب کے
چھٹے باب مین ایک عربی قصیدہ اس بشارت مین لکھا ہی روایت ہی شیخ ابی محمد شنبکی بطایحی
حدادی سے کہے کہ ایکروز شیخ ابی بکر بن ہوارا رحمۃ اللہ علیہ کے مجلس مین اولیا کا احوال ذکر ہوتا تھا شیخ
ابو بکر بن ہوارا رحمۃ اللہ علیہ فرمائے کہ عنقریب عراق مین ایک مرد عجمی بلند منزلت خدا تعالی کے پاس
اور بلند منزلت آدمیان کے پاس ظاہر ہوگا اسکا نام عبدالقادر ہوگا رہیگا بغداد مین اور کہیگا
قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ اور اس عصر کے اولیا اسکی اطاعت کرینگے اور وہ اپنے
زمانیکا فرد ہوگا روایت ہی شیخ ابی محمد شنبکی سے کہے کہ شیخ ابی بکر بن ہوارا فرمائے عراق کے
اوتاد آٹھ ہین ایک معروف کرخی دوسرے احمد بن حنبل تیسرے بشر حافی چوتھے منصور بن عمار
پانچوین جنید بغدادی چھٹے سری سقطی ساتوین سہل بن عبداللہ تستری آٹھوین عبدالقادر
جیلانی مین کہا عبدالقادر کون ہی فرمائے اکبر رہی عجمی سادات سے رہیگا بغداد مین اسکا ظہور پانچوین

صدی مین ہی اور صدیقان اور اوتاد افراد کہ جو دنیا کے اعیان اور زمانے کے قطب ہین انھون
مین وہ یکا ہی روایت ہی شیخ ابی محمد شنبکی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے ہمارے پیر شیخ ابوبکر بن ہوار
ذکر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا کرتے اور کہتے عنقریب انھون عراق مین پانچوین صدی کے وسط مین
ظاہر ہونگے اور محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے بزرگیان بیان کرتے اور مین اسوقت جتنا سنا تھا اُس سے زیادہ نہین
جانتا تھا بعد میرے اولیا کے مقامات کا کشف ہوا تو پایا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ انھون کے سردار
ہین اور اقطاب کے مراتب کا کشف ہوا تو پایا حضرت کو کہ انھون کے سردار ہین اور مقربین کے
مراتب کا کشف ہوا تو پایا حضرت کو بلند مرتبے ہین اور مکاشفین کے اطوار کا کشف ہوا تو پایا حضرت
کو سب سے بزرگ تر ہین اور خدا تعالی اُنھونکو عنقریب ایسا ظاہر کریگا جو ظاہر نہین ہوتے ہین و نبیا
مگر صدیقان خدا تعالی کو جاننے والے اور اُنھون افعال و اقوال مین سب کے مقتدا ہونگے اور عنقریب
خدا تعالی اُنھون کے مدد سے بہتون کو بلند مرتبہ کریگا اور وہ ایسے ہین خدا تعالی قیامت مین
تمام اُمتون پر مباہات کریگا روایت ہی شیخ ابی یعقوب یوسف بن ایوب بن حسین بن شعیب
ہمدانی نور بخری سے کہے شیخ ابی احمد عبداللہ بن موسی خولی ملقب بہ جعفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے
عنقریب سنہ ۴۶۴ چارسو چوسٹ ہجری ملک عجم مین ایک لڑکا پیدا ہوگا اسکا بڑا ظہور ہوگا اور تمام
عالم پاس اُسے مقبول رہیگا اور کہیگا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ اور اسوقت کے
تمام اولیا اسکے قدم کے نیچو آئینگے اور اُسکے باعث زمانہ مشرف ہوگا اور جسنے اُسکو دیکھیگا تو نفع
پاویگا دوسری جدول اولیا جو حضرت کے ظاہر ہونیکے پیش از بشارت دئے سنو بیان مین روایت
ہی شیخ ابی الحسن عبداللطیف بن شیخ ابی البرکات اسمعیل بن احمد نیشاپوری سے کہے کہ شیخ عزاز
بن مستودع بطایحی رحمۃ اللہ علیہ سنہ چارسو ستیاسی ہجری مین کہتے تھے کہ بغداد مین ایک
جہان عجم کا سادات سے آیا ہی اُسکا نام عبدالقادر ہی عنقریب روشن ہوگا ہیبت کے مقامات

بشارت شیخ ابی محمد شنبکی

بشارت شیخ ابی احمد عبداللہ موسی

بشارت شیخ عزاز بطایحی

میں اور ظاہر ہوگا بڑی کرامت کے ساتھ عزت کے حال سے اور روشن ہوگا محبت الٰہی کے ساتھ بلند
ہوگا تمام جہان اور جو کچھ اسمیں ہی بڑے چھوٹے سب اسپر سپرد ہوگے اور تمکین مین اسکو
ایک مضبوط قدم ہی اسکے سبب قدم سے سب پر مقدم ہوا اور حقایق مین اسکو ید بیضا ہی بسبب اسکے
ازل مین امتیاز پایا ہی اور اسکو حضرت حق پاس قدس کے مقام مین زبان ہی اور وہ ان مرتبے والیون
مین ہی کہ بہت اولیا اُس مرتبے کو نہین پائے ہین روایت ہی ایک مرید شیخ منصور بطایحی رحمۃ
اللہ علیہ کے کہا کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی جوانیکے ایام مین ذکر انکا ہمارے پیر شیخ منصور
بطایحی کے نزدیک آیا شیخ کہے عنقریب ایک زمانہ آویگا کہ سب کو احتیاج ہوگی طرف شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کے اور عارفان مین وہ بلند مرتبہ ہوگا اور وہ اپنے وفات کے وقت خدا تعالی کے پاس اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دوست ترین اہل زمین ہوگا تمہارے بیچ جو کوئی اسوقت کو
پائیگا تو لازم ہی اسکی حرمت کرے اور اسکے امر کی تعظیم کرے روایت ہی شیخ علی بن ہیتی عراقی
زریرانی اور شیخ بقا ابن بطو عراقی نہر ملکی اور شیخ ابی محمد عبد الرحمن طفسونجی رحمۃ اللہ علیہم سے کہتے تھے کہ
شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ جوانی کے ایام مین تاج العارفین کے ملاقات واسطے قلمینیہ مین آتے
تاج العارفین حضرت کو دیکھ کے اُٹھہ کھڑے رہتے اور حاضران مجلس کو فرماتے خدا کے ولی کے واسطے اٹھو
اور کبھی چند قدم استقبال کرتے اور جو شخص کھڑے نہین رہتا تو اُسکو تقید کرتے اور کہتے خدا کے ولی کے
واسطے کھڑے رہ جب بہت سخن تاج العارفین سے مکرر سُنے بعضے مریدون نے اسکا سبب پوچھے شیخ فرمائے
ایکوقت آویگا سب عام وخاص اس جوان کے محتاج ہوگے گویا مین اسکو دیکھتا ہون بغداد مین حاضران مجلس
کو کہتا ہی قدمی هذه علی رقبة کل ولی لله اور اس سخن مین وہ حق پر ہی رکھے گے اسکے واسطے
اسوقت کے اولیا اپنے گردنون کو کیونکہ وہ اُنہوں کا قطب ہی اور تمہارے مین جو کوئی اسوقت کو پاوے تو
ضرور ہی کہ لازم کرین اپنے پر اُسکی خدمت روایت ہی شیخ ابی سعود حریمی عطار اور شیخ عمر کیمیاتی

اور شیخ عمر بزاز اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ماجد کردی سے کہے کہ ایک روز شیخ تاج العارفین کرسی پر
سخن فرماتے تھے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ اس مجلس مین آئے اور حضرت اسوقت جوان تھے اور بغداد
مین تازہ آئے تھے تاج العارفین اپنا سخن موقوف کئے اور حضرت کو مجلس سے نکالو کرکے
حکم کئے مریدان حضرت کو مجلس سے نکالے اور تاج العارفین سخن مین مشغول ہوے پھر حضرت تشریف لائے
اور شیخ تاج العارفین حضرت کو نکالنے کا حکم کئے اور حضرت کو نکالے تیسرے مرتبہ حضرت پھر آئے
تاج العارفین کرسی سے اترے اور حضرت کا معانقہ کئے اور دونون آنکھونکے بیچ مین بوسہ دئے اور اہل مجلس کو
کہے ای اہل بغداد خدا کے ولی کے واسطے کھڑے رہو اور مین اسکے نکالنے کا حکم اہانت کی راہ سے نہین کیا
بلکہ تم اسکی عزت و مرتبہ جانے عزت معبود کی قسم اسکے سر پر خدا کا نور ہی گذرے ہین اسکے جوتیان
از مشرق تا بمغرب من بعد کہے ای عبد القادر اب وقت ہمارا ہی عنقریب تیرا وقت آویگا
ای عبد القادر ہر مرغ بانگ دیکے خاموش ہوتا ہی تیرا مرغ قیامت تک بانگ دیتا رہیگا اور حضرت
کو اپنا ایک مصلیٰ پیراہن تسبیح پیالہ عصا دئے لوگ حضرت کو کہے تاج العارفین کی بیعت کرو تاج العارفین
کہے اسکی پیشانی پر داعی مخرمی کا نام ہی جب مجلس تمام ہوی تاج العارفین کرسی سے اتر کے نیچے کے پائے پر
بیٹھے اور اپنے ایک ہاتھ سے حضرت کا ہاتھ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اپنی داڑھی پکڑ کے کہے ای عبد القادر
تیرا ایک وقت ہی جب وہ وقت آویگا تو اس بوڑھے کو یاد کر شیخ عمر بزاز کہتے ہین تاج العارفین
کی تسبیح محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے پاس تھی جب اسکو زمین پر رکھتے تو دانے اسکے خود بخود پھرتے
حضرت کے وفات کے وقت از از بند کو بندی ہوی تھی سو اسکو شیخ علی بن ہیتی لئے انکے وفات کے بعد
اسکو شیخ محمد بن قائد اوانی لئے اور پیالہ جو تاج العارفین حضرت کو دئے تھے سو حضرت کے وفات کے
بعد جو کوئی چھیتا تو اسکا ہاتھ کانپتا روایت ہی شیخ ابی محمد مظفر باذرائی سے کہے کہ ایک روز مین
تاج العارفین کے پاس انکے زاویہ مین جو قلمینیہ مین ہی بیٹھا تھا شیخ مجھے کہے ای مظفر دروازہ بند کر اور ایک جوان

عجمی آکے داخل ہونیکا قصد کرے تو اُسکو منع کرین دروازہ بند کرنے واسطے اٹھا یکایک شیخ عبد القادر
آئے اُسوقت حضرت جوان تھے اور داخل ہونیکا قصد کرے مین شیخ سے حضرت کے آنے واسطے
اذن چاہا شیخ اذن نہ دئے اور مین تاج العارفین کو دیکھا تو خانقاہ مین بہت ہی اضطراب سے
پھرتے ہین بعد حضرت کو اذن دئے بمجرد حضرت کو دیکھتے ہی چند قدم استقبال کرکے معانقہ کرے
اور کہے ای عبد القادر بعزت معبود کی قسم مین تجھے انکار کی راہ سے منع نہین کیا بلکہ خوف سے منع
کیا تھا لیکن جب مجھے یقین ہوا کہ تو میرے سے نہ لیگا بلکہ مجھے عطا کریگا پھر مین بے فکر ہوا روایت
ہی شیخ عسکر بن قاسم مخرمی سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ جوانی کے ایام مین ایکبار شیخ حمّاد دبّاس
پاس آئے شیخ حمّاد حضرت کو دیکھکے کہے مین دیکھتا ہون اسکے سر پر دو علم ولایت کے کھڑے ہوئے ہین
بہموت اسفل سے ملکوت اعلیٰ تک اور ملکوت کے نقیبان آسمان مین اُسکو صدیقان کے لقب سے
پکارتے ہین روایت ہی شیخ ابی النجیب عبد القاہر سہروردی سے کہے کہ سنہ پانسو تین ہجری
مین مین شیخ حمّاد دبّاس قدس سرہ پاس تھا اُن ایام مین شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ بھی انھون
کی صحبت مین تھے ایکروز شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ شیخ حمّاد کے روبرو بہت ہی ادب سے بیٹھکے گئے
شیخ حمّاد کہے اس عجمی کو ایک قدم ہی اپنے وقت مین تمام اولیا کے گردنون پر بلند ہوگا اور مامور ہوگا
کہنے سے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے اسوقت کے تمام اولیا اپنے گردنون کو رکھینگے
روایت ہی شیخ عدی بن مسافر اور شیخ ابی عمران موسی بن ماہین زولی سے کہے کہ سنے شیخ عقیل
منبجی سے پوچھا کہ اب قطب الوقت کون ہی کہے قطب اسوقت کا مکہ معظمہ مین مخفی ہی سوا اولیا
کے اسکو کوئی نہین جانتا اور یہان یعنے عراق مین عنقریب ایک جوان سادات سے ظاہر
ہوگا بغداد مین لوگونکو علانیہ وعظ کہیگا اور اسکے کرامتان خاص و عام جانینگے اور وہ اپنے وقت
کا قطب ہوگا کہیگا قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اولیا اسکے واسطے اپنے گردنان رکھینگے

ہین اگر اُسکے زمانے مین ہوتا تو البتہ میرا سر رکھتا اور اُسکے کرامات کی جنے تصدیق کریگا تو اللہ تعالی اسکو
اس سے نفع دیگا روایت ہی شیخ ابی سلیمان داؤد بن یوسف بن علی بن محمد منبجی شافعی سے کہے
کہ کسونے ایک روز شیخ علی منبجی کو کہا ایک جوان عجمی سادات سے اُسکا عبد القادر نام ہی
بغداد مین بہت شہرا ہوا ہی شیخ عقیل کہے کہ اُسکا شہرا آسمان مین زمین سے زیادہ ہی اور وہ
جوان بہت بلند مرتبہ ہی عالم ملکوت مین اُسکو باز اشہب کرکے پکارتے ہین وہ عنقریب فرد وقت ہوگا
اور تمام کاروبار اسکے طرف رجوع ہوگے اور تمام احکام اُسکے حکم سے صادر ہوگے راوی کہتا ہی
کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا لقب باز اشہب کرکے شام مین اول شیخ عقیل ہی خبر دئے لکھا ہی
عبد اللہ بن ابی الحسین جبائی کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ فرمائے ایکبار ہمدان والون سے
بغداد کو ایک بزرگ آئے نام انکا یوسف ہمدانی تھا لوگ کہتے تھے وہ قطب ہین رباط مین اُترے تھے
مین اُنھون کے انکی خبر سُنکے رباط کو آیا تو اُنھونکو نپایا لوگون سے پوچھا شیخ کہان ہین کہے شیخ تہ خانہ
ہی پھر مین تہ خانے مین گیا مجھے دیکھہ کے تعظیم دئے اور کرسی پر مجھے بٹھائے اور میرے تمام احوال کی
مجھے خبر دئے اور میرے تمام مشکلات کو حل کئے بعد کہے ای عبد القادر لوگونکو وعظ کہہ مین کہا مین عجمی ہون
فصحای عرب کو بغداد مین کسطرح وعظ کہون شیخ فرمائے تو یاد کیا ہی فقہ اور اصول اور خلاف اور
نحو اور لغت اور تفسیر قرآن اب تجھے لیاقت ہی لوگونکو وعظ کرنیکی مین دیکھتا ہون تیرے مین
ایک موتر کا عنقریب وہ درخت ہوگا روایت ہی شیخ ابی بکر بن عبد الحمید شیبانی سنجاری اور شیخ قنبر
بن یونس سامی رحمۃ اللہ علیہما سے کہے ایکروز فقرا کی ایک جماعت شیخ علی بن وہب سنجاری قدس سرہ
کے پاس آئی شیخ کہے کہان سے آئے ہو کہے عجم سے شیخ فرمائے کونسا عجم فقرا کہے جیلان شیخ کہے
خدا تعالی وجود کو روشن کیا ہی بسبب ظاہر ہونے ایکمرد کے تمہارے ملک مین وہ خدا تعالی کا بہت
مقرب ہی نام اسکا عبد القادر ہی اسکا ظہور عراق مین ہوگا کہیگا قدمی ہذہ علی رقبۃ کل

ولی اللہ اسوقت کے اُسکی بزرگی کا اقرار کرگیے **روایت** ہی ابی سعید عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ
بن علی بن مطہر بن ابی عصرون تمیمی شافعی سے کہے کہ مین اپنی جوانی مین بغداد کو طالب العلمی واسطے
آیا اور مدرسۂ نظامیہ مین ابن سقا میرا ہم سبق تھا ہم عبادت بہت کرتے اور اکثر صلحا کی ملاقات
کو جاتے اُسوقت بغداد مین غوث کرکے ایک بزرگ مشہور تھے لوگ کہتے تھے وُہ کبھی دکھتے ہین
اور کبھی آنکھہ سے غایب ہوتے ہین پھر مین اور ابن سقا اُنکی ملاقات واسطے چلے اس ایام مین شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ بھی جوان تھے غوث کی ملاقات واسطے ہمارے ہمراہ ہوئے اثنای راہ مین ابن سقا کہا مین
غوث سے ایک ایسا سوال کرونگا کہ جواب دے سکینگے مین کہا غوث سے سوال کرونگا دیکھونگا کہ کیا جواب
دیتے ہین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرمائے معاذاللہ مین انھون سے نہ سوال کرونگا نہ جواب چاہونگا
بلکہ انھون کے برکات کا منتظر رہونگا جب ہم انھون کے مکان کو پہنچے غوث کو نپائے پھر تھوڑے وقت
کے بعد دیکھتے ہین تو غوث ہمارے بیچ مین بیٹھے ہوے ہین غوث نے ابن سقا کے طرف غصے سے دیکھکے
کہے ای ابن سقا افسوس تو مجھ سے ایسا سوال کرتا ہی جو مین اسکا جواب جانون تیرا سوال یہہ
اور اُسکا جواب یہہ اور مین دیکھتا ہون کفر کی آتش تیرے پر شعلہ مارتی ہی بعد میرے طرف دیکھکے کہے ای
عبداللہ تو مجھ سے سوال کرکے منتظر رہتا ہی کہ مین کیا جواب دیتا ہون سوال تیرا یہہ ہی جواب اسکا یہہ تیری
بے ادبی کے لئے تجھے دنیا کان تک پکڑی ہی پھر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے طرف دیکھکے حضرت کو
اپنے نزدیک بلائے اور کہے ای عبدالقادر تو ادب کرنے کے لئے خدا کو اور اسکے رسول کو راضی کیا مین تجھے
دیکھتا ہون بغداد مین کرسی پر علانیہ وعظ کہتا ہی اور فرماتا ہی قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ
اور دیکھتا ہون تیرے وقت کے اولیا کو اپنے گردنون کو تیری تعظیم واسطے جھکائے ہین یہہ کہکے فی الفور
غوث ہماری نظر سے غائب ہوئے بعد چند روز کے غوث کے فرمانے کے بموجب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
مین قرب الہی کے علامتان ظاہر ہوئے اور تمام خواص و عوام حضرت پاس جمع ہوئے اور حضرت فرمائے

قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ اور اولیا انکے فضل کا اقرار کئے اور ابن سقا شرعی علوم
حاصل کیا اور علم مین اکثر زمانے کے عالمون پر فایق ہوا اور مشہور ہوا کسی علم مین کوئی اُسکا مقابلہ نہین
کرسکتا ہی اور ابن سقا بہت فصیح بلیغ وجیہ تھا خلیفہ اسکو اپنا مصاحب کیا اور بادشاہ روم کے نزدیک
اسکو ایلچی کرکے بھیجا بادشاہ روم اسکا علم و فصاحت دیکھکر بہت متعجب ہوا اور نصارا کے عالمان اور
قیسان کو اُسکے مباحثہ واسطے جمع کیا ابن سقا مباحثہ مین سب پر غالب آیا بادشاہ روم کے نزدیک
بہت معظم ہوا کتنے روز کے بعد ابن سقا بادشاہ کی بیٹی پر جو بہت خوبصورت تھی عاشق ہوکے شادی
کرنا چاہا روم کا بادشاہ نصرانی تھا یہہ بات قبول نکیا تا ایکہ نصرانی نہووے پھر ابن سقا نصرانی ہوکے بادشاہ
روم کی بیٹی شادی کیا اور سخن غوث کا یاد کیا اور جانا کہ یہہ اُنھون کے سبب سے ہی راوی کہتا ہی مین دمشق کو
پھر آیا اور سلطان نور الدین شہید مجھے بُلاکے بہ جبر اوقاف کا داروغہ کیا اور دنیا میرے پر بہت ہوئی
اور سخن غوث کا صادق آیا **تیسری جدول** اولیا حضرت کے عصر کے جو ثنا کئے ہین سو بیان مین روایت
ہی شیخ ابن ابی الثنا محمود بن عثمان بغال بغدادی سے کہے کہ مین ایک روز شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ
پاس حاضر تھا شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ تشریف لائے حضرت اس ایام مین جوان تھے شیخ حماد حضرت کی تعظیم واسطے
کھڑے رہے اور حضرت کی ملاقات کرکے دعا کئے خوشی ہووے کوہ استوار اور کوہ بلند کو جو حرکت
نہین کرتا ہی اور حضرت کو اپنی بازو سے بٹھائے اور حضرت سے پوچھے حدیث مین اور کلام آلٰہی مین کیا فرق
ہی حضرت اسکا فرق بیان کئے شیخ حماد کہے تم اپنے عصر کے عارفان کے سردار ہو **روایت ہی**
شیخ نجیب الدین عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی قدس سرہ سے کہے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ
شیخ حماد دباس پاس بیٹھے کلام عظیم کہے شیخ حماد کہے ای عبد القادر تہ بابان عجیب کہتا ہی کیا خدا کے
مکر سے نہین ڈرتا حضرت شیخ حماد کے سینے پر اپنی ہتھیلی رکھکے کہے دل کے آنکھ سے دیکھ میرے ہاتھ
مین کیا لکھا ہی پس شیخ حماد قدس سرہ تھوڑا خاموش رہے پھر حضرت اپنا ہاتھ اُن کے سینے سے

لگائے شیخ حماد کہے کہ اسکے ہاتھہ مین لکھا ہی کہ خدا تعالی سے ستر مرتبہ عہد لیا ہی کہ اپنے سے مکر نکرے
اور کہے اب کچھہ مضایقہ نہین ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ یعنے یہہ فضل ہی خدا تعالی کا دیتا ہی جسکو چاہتا ہی اور خدا تعالی بڑے فضل والا ہی روایت
ہی شیخ ابی حفص عمر بن حجاج صنہاجی سے کہے میرے مریدون سے ایک شیخ ابی الغز مغربی پاس آیا اور
اُن سے بغداد کے سفر کی اجازت چاہا شیخ اسکو کہے تو جب بغداد کو پہنچیگا مت چھوڑ ملاقات
اُس عجمی کی سادات سے اسکا نام عبد القادر ہی اور جب اُنھون سے ملاقات کریگا تو میرے طرف سے
سلام کہیو اور میرے واسطے دعا چاہ اور کہہ کہ آپ ابا الغز کو اپنے دل سے فراموش نکرے مین بعد شیخ ابی الغز
فرمائے خدا کی قسم عجم مین ویسا کوئی پیدا نہوا اور تو عراق مین اُسکا مثل نہ پاویگا اُنھون کے سبب سے
مشرق بزرگی کرتی ہی مغرب پر اور اُنکے نام سے اور نسب سے تمام اولیا کو پوری تمیز حاصل ہی روایت
ہی شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے کہ شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ اکثر تعریف
شیخ عدی بن مسافر کی کرتے مین اُنھون کے دیکھنے کا بہت مشتاق ہوکے حضرت سے اذن چاہا حضرت
اذن دئے پھر مین کوہ ہکار کو آیا شیخ عدی بن مسافر اپنے زاویہ مین کھڑے ہوتے تھے مجھے دیکھہ کے
کہے اہلًا یا عمر تو دریا کو چھوڑ کے کوئے کو آیا ای عمر اولیا کے باگون کے شیخ عبد القادر مالک اور
اُس عصر کے محبان کے ہیشتر مین روایت ہی شیخ ابی محمد علی بن ادریس اور شیخ ابی الحسن جوسقی
اور شیخ ابی حفص عمر بریدی سے کہے کہ ہمارے پیر شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا قصد کرتے زریران سے اپنے بڑے بڑے مریدون کے ساتھہ نکلتے جب بغداد
کے قریب پہنچتے تو مریدونکو حکم کرتے دجلے مین غسل کرو اور آپ بھی کبھی اُنھون کے ساتھہ غسل کرتے
بعد سب کو کہتے کہ ہم بادشاہ کے پاس جاتے ہین دلون کو اپنے پاک کرو اور خطرون پر نگاہ رکھو
بعد شہر مین داخل ہوتے تو لوگ انکی ملاقات واسطے ہجوم کرتے شیخ انھونکو کہتے شیخ عبد القادر کے

طرف رجوع کرو شیخ عبدالقادر کی طرف رجوع کرو جب حضرت کے مدرسے کے دروازے پر پہنچے تو نعلین پاؤن سے نکال کے دروازے پر کھڑے رہتے پھر حضرت فرماتے میرے پاس آؤ بھائی تو داخل ہوتے اور حضرت کے بازو سے کا بیٹھنے حضرت فرماتے تم عراق کے شحنہ ہو کس لئے ڈرتے ہین شیخ علی عرض کرتے ای سردار میرے تم میرے بادشاہ ہو خوف سے مجھکو امن دیوتا مین بیفکر ہون حضرت فرماتے تم کو کچھ خوف نہین روایت ہی یحیی وزیر راویان سے کہے کہ ایک روز وزیران مین وزیر خلیفے کا نزدیک شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ کے بیٹھا ہوا تھا ایک لونڈا آکے شیخ کے کان مین کچھہ آہستہ بولکے چلے گیا شیخ علی بن ہیتی کھڑے ہوکے کمر باندھے وزیر پوچھا یا سیدی یہہ کیون باندھتے ہین شیخ فرماے تجھے خلیفے کا حکم آیا تو کیا کرتا ہی وزیر کہا آپ جیسا کئے ہین مین بھی ویسا ہی کرتا ہون کمر باندھتا ہون بادشاہ کا حکم بجالائے تک اسی حالت پر رہتا ہون شیخ علی بن ہیتی فرماے مجھے خلیفے کا حکم آیا ہی اُسکا حکم بجالانا مجھے بھی ضرور ہی وزیر کہا خلیفہ کون ہی شیخ علی فرمائے وہ شیخ عبدالقادر ہین کہ اسوقت کے اولیا اور مشائخ کے خلیفے او راس عصر مین وجود کے بادشاہ ہین حضرت کے نزدیک سے خضر علیہ السلام کبوترون کو پانی پینے کے دو کشیدہ ہونا کرکے بیام لائے تھے روایت ہی شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر عطار حریمی سے کہے کہ شیخ علی بن ہیتی ایکبار شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے آئے حضرت سوتے تھے مین چاہا حضرت کو بیدار کرون شیخ علی بن ہیتی مجھے منع کئے اور کہے واللہ واللہ واللہ مین گواہی دیونگا خدا تعالی کے نزدیک اسبات کی عیسی کے حواریون مین کوئی حضرت کا مثل نتھا حضرت جب بیدار ہوئے تو فرمائے مین محمدی ہون حواریان عیسوی تھے پھر حضرت معارف مین ایسا خوب کلام فرمائے کوئی شخص ویسا نہ کہیگا روایت ہی شیخ ابی محمد علی بن ابی بکر محمد بن عبداللہ بن ادریس یعقوبی سے کہے کہ شیخ علی بن ہیتی فرماتے تھے کہ مین ایکبار شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو بغداد مین آیا حضرت ضحی کی نماز مدرسے کے دھابے پر پڑھتے تھے مین میدان طرف دیکھا تو رجال الغیب کی چالیس صف صف ہر

ہین ستر ستر آدمی کھڑے ہین مین اُنھون سے پوچھا تم کسواسطے بیٹھے نہین وہ کہے حضرت نماز تمام کر کے جب تک
ہم کو اذن نہ دیوین تب تک ہم نہ بیٹھینگے کیونکہ اُنھون کا ہاتھ ہمارے پانون پر ہی اور اُنھون کا قدم ہمارے
گردنون پر ہی اور حکم انھون کا ہمارے پر نافذ ہی جب حضرت نماز سے فراغت پائے تو وہ لوگ حضرت کے آگے
جلدی کر کے سلام کئے اور حضرت کے پانون کو بوسے دیئے شیخ علی بن ہیتی یہہ حکایت نقل کر کے کہے جب ہم
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو گویا تمام خوبیون کو دیکھتے **روایت** ہی شیخ ابی الحسن جوسقی سے
کہے ایک روز شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرمائے اسوقت کے ہر طویلے مین میرا ایک نر ہی جو
اُسکی برابری کوئی نہین کر سکتا شیخ علی بن ہیتی فرمائے ای سردار میرے مین اور میرے تمام مریدان حضرت کے
غلام ہین **روایت** ہی شیخ ابی حفص عمر بن ابی محمد عبدالرحمن طفسونجی سے کہے ایک روز میرے والد جمعہ کی
نماز واسطے گھر سے باہر آئے اور خچر کی رکاب مین پانون رکھہ کے پھر نکال لئے اور تھوڑا توقف کر کے
بعد سوار ہوئے جمعہ کی نماز سے فراغت ہوئے بعد مین اُسکا سبب پوچھا والد کہے اسوقت شیخ عبدالقادر بغداد
مین جمعہ کی نماز واسطے خچر پر سوار ہوتے تھے ادب کے لئے مین تاخیر کیا تا انھون پر مقدم نہون کیونکہ خدا تعالی
انھونکو اس عصر کے تمام اولیا پر مقدم کیا ہی اور انھونکی منزلت پر حضرت کو بزرگی دیا ہی اور احوال سلب
کرنے پر قدرت دیا ہی **روایت** ہی بھی انھون سے کہے ایک روز میرے والد سفر کے ارادے سے گھر کے باہر
آئے اور رکاب ہین پاؤن رکھہ کے پھر نکال لئے اور گھر مین آگئے مین اُسکا سبب پوچھا کہے ای لڑکے
میرا پاؤن رکھنے کو جگھہ نپایا پھر طفسونج سے نہین نکلے تا کہ وہان وفات پائے **روایت** ہی ابی الحسن
طفسونجی سے کہے جب شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے وفات کا وقت قریب پہنچا اُنھون کے فرزند کہے مجھے
کچھہ وصیت کرو شیخ کہے مین تجھے یہی وصیت کرتا ہون تو حضرت شیخ عبدالقادر کی نگاہ رکھہ اور
انھون کا حکم بجالا اور تو انھونکی خدمت لازم کر شیخ عبدالرحمن کا وفات ہوئے بعد انھون کے فرزند
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے پاس بغداد کو آئے حضرت انھون کا بہت اکرام کئے اور اپنا خرقہ پہنائے

اور اپنی لڑکی نکاح کر دئے اور انھون علما کا لباس پہنتے تھے ایکروز حضرت کے مدرسے مین بیٹھے تھے ایک فقیر
دیوانہ وضع آکے اُنکے بازو سے بیٹھا اور اُنکے پیراہن کے آستینان پھرا کر دیکھ کے کہا یہہ آستینان شیخ
عبدالرحمن طفسونجی کے لڑکے کے نہین بلکہ یہہ آستینان ابن ہبیرہ وزیر کے ہین شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے
فرزند گھر مین آکے پیراہن بدن سے نکالے اور ایک کمل پہنکے بغداد سے نکل گئے کہان گئے سو معلوم نہوا
بعد ایکمدت کے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے مریدون سے دو شخص کو فرمائے تم عبادان کو جاؤ وہان شیخ
عبدالرحمن طفسونجی کا فرزند رہتا ہے تمھاری نگاہ اُسپر پڑتے ہی وہ تمھارا اسیر ہوگا اسکو یہان لاؤ
بموجب حکم کے وہ دونون شخص روانہ ہوکے عبادان کو پہنچے اور بعضے شکاریون سے جو دریا کے کنارے
رہتے تھے پوچھے شکاریان کہے کہ وہ شخص ہر روز وضو کے واسطے دریا کو آتا ہے اور اُسکا آواز شیر کے
آواز کے مانند اُسکی ہیبت سے قریب ہوتا ہے دریا لرزے پھر تھوڑا توقف کئے کہ شیخ عبدالرحمن طفسونجی
کے فرزند ویسی ہی ہیبت پر آئے جب دونون شخص کی نگاہ اُنھون پر پڑی کہے تمنے مجھے اسیر کئے اُسکا
جو تمکو بھیجا پھر دونون شخص کہے حکم شیخ عبدالقادر کا قبول کرو کہے سمعًا وطاعۃً اور یہہ دونون
شخص کے تابع ہوکر چلے جب یہہ دونون چلتے تو وہ بھی چلتے اور جب بیٹھتے تو وہ بیٹھتے تا کہ بغداد
کو آئے اور محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے روبرو سر جھکا کے بیٹھے حضرت انکے بدن سے کمل نکال کے
انھونکی پیراہن انھونکو پہنائے اور انکے اہلیہ کے نزدیک بھیجے

بیان شیخ بقا ابن بطو قدس سرہ

روایت ہے شیخ ابی الغنایم اسحق
بن بطو نہر ملکی سے کہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ابتدا مین میرے بھائی شیخ بقا ابن بطو کی ملاقات
واسطے آتے شیخ بقا کی ہیبت سے حضرت لرزتے ناک سے خون ٹپکتا ایکسال کے بعد شیخ بقا ملاقات
واسطے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے جانے لگے اور حضرت کی ہیبت سے لرزنے لگے اور شیخ بقا کی
ناک سے لہو ٹپکنے لگا وذلك فضل الله يوتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم
روایت ہے شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہے کہ شیخ بقا ابن بطو اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ

ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہم جب مدرسے پر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے آتے تو مدرسے کے دروازے
کو جھاڑتے اور پانی چھڑکتے اور بے اذن حضرت کے نزدیک نہیں آتے جب روبرو آتے تو کھڑے رہتے
حضرت فرماتے بیٹھو عرض کرتے ہم کو امان دیو حضرت فرماتے تم کو امان ہی پھر ادب سے بیٹھتے اور
حضرت جب سوار ہوتے تو اُن بزرگوں میں جو حاضر رہتا غاشیہ اٹھا کے حضرت کے روبرو چند قدم چلتا
حضرت منع کرتے وہ عرض کرتے اس عمل سے ہم خدا کی نزدیکی ڈھونڈتے ہیں راوی کہتا ہی میں
عراق کے اکثر مشایخ کو دیکھا ہوں جب حضرت کے مدرسے کی رباط کے دروازے پر آتے تو دہلیز کو
بوسہ دیتے اور اسی مطلب میں اعیان مشایخ بغداد یہہ دو بیت بنائے ہیں شعر تزاحم تیجان
الملوك ببابه ؛ ويكثر فی وقت السلام ازدحامها ؛ یعنے ازدحام کرتے ہیں وشاہان
کے تاج اسکے دروازے پر اور زیادہ ہوتا ہی سلام کے وقت انکا ازدحام اذا عاينته من
بعيد ترجلت ؛ وان هی لم تفعل ترجل هامها ؛ یعنے جب دیکھتے ہیں
اسکو دور سے تو پیادہ ہوتے اور اگر اُنہے نکرے تو اتریگا سر اسکا روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ
عبد الوہاب اور شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے فرزندان شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کہے ایکروز
سحر کے وقت جمعہ کے روز پانچوین تاریخ رجب کی سنہ پانسو تریالیس ہجری میں شیخ بقا ابن بطو
رحمۃ اللہ علیہ ہمارے والد کے مدرسے میں آئے اور ہم کو کہے میں کیا واسطے آج جلد آیا ہوں سو
سمجھے پھر ہمنے جلد آنے کا سبب پوچھے تو کہے کل کے روز میں ایک نور دیکھا ایسا جو اُس سے
تمام آفاق روشن ہوئے ہیں اور وجود کے تمام اقطار کو وہ احاطہ کیا ہی اور دیکھا صاحبان اسرار
کو اپنے اسرار کو اُس نور کی طرف رجوع کرتے ہیں پھر جب اس نور کے ساتھہ ملتے ہیں انہوں کا
نور دوچند ہوتا ہی میں اس نور کا چشمہ کہاں ہی سو ڈھونڈھا تو پایا وہ نور شیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ سے صادر ہی پھر میں چاہا حقیقت اس نور کی مجھپر ظاہر ہووے تو پایا وہ نور حضرت

کے شہود کا ہی دل کے نور کے مقابل ہوا ہی وہ دونوں نور باہمدیگر روشن ہوئے ہین اور وہ دونون شعاع
کا شعاع منعکس ہوا ہی حضرت کے آئینہ حال پر اور حضرت کے جمع کا ملاحظہ جو وصف تفرقے کی طرف
ہوا اسکی شعاع متصل ہونے سے کائنات روشن ہوئے ہین اور باقی نہین ہا شب کو کوئی فرشتہ جو
زمین پر اُترا تھا مگر حضرت کے نزدیک حاضر ہو کے مصافحہ کیا اور حضرت کا نام ملائکہ کے نزدیک شاہد
و مشہود ہی شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق قدس اللہ اسرارہما کہے یہہ سُنکے ہم والد کے نزدیک
آئے اور عرض کئے حضرت شبکو ایا صلوۃ الرغائب پڑھے ہین تو حضرت یہہ ابیات فرمائے شعر
اذا نظرت عینی وجوہ حبائبی ؛ فتلک صلوتی فی لیالی الرغائب ؛ جب دیکھتی ہی
میری انکھہ مونہون کو اپنے دوستون کے وہی ہی میری نماز رغائب کی راتون مین وجوہ اذا ما
اسفرت عن جمالہا ؛ اضاءت بہا الاکوان من کل جانب ؛ مونہون ہین جب
ظاہر کرتے ہین اپنا جمال تو روشن ہوتے ہین اسکے کائنات ہر طرف حرمت الرضا ان لم اکن
باذلا دمی ؛ ازاحم شجعان الوغا بالمناکب ؛ محروم کئے جاؤنگا مین رضامندی اگر نہ ہونگا
خرچ کرنے والا اپنے خون مزاحمت کرتا ہون جوانمردون کیتئین جنگ کے کھاندون سے اشق صفوف
العارفین بعزمتی ؛ تعلی مجدی فوق تلک المراتب ؛ چیرتا ہون صفونکو عارفون کے عزم
سے بلند کرتا ہی میری بزرگی کو اوپر اُن مراتب کے ومن لم یوف الحب ما یستحقہ ؛ فذاک الذی
لم یات قط بواجب ؛ اور جو شخص پوری نکرے دوستی جو اسکو لایق ہی سو وہ لایا نہین ہرگز وہ جو
اسپر فرض ہی روایت شیخ ابی الخیر سعد بن ابی سعد قیلوی سے کہے جب قریب ہوا وفات میرے والد شیخ
ابو سعد قیلوی کا مین کہا کچھہ وصیت کرو شیخ فرمائے تو محافظت کر شیخ عبدالقادر کی حرمت پھر شیخ محمد
مدینی کہے یا سیدی اب شیخ عبدالقادر کے حال سے خبر دیو ابو سعد کہے ای محمد شیخ عبدالقادر اپنے عصر کے
اولیا مین طرہ ہین اور خدا تعالی سے بہت نزدیک اور اسکے بہت دوست ہین جب میرے والد کا وفات

ہوئیں حضرت کے نزدیک آیا میرا بہت اکرام کئے اور مجھے پیراہن اور پگڑی اور طیلسان پہنائے پھر انھون نے
مرید کرنے تو اپنے والد کے طریق پر کرنے اور خرقہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا پہناتے روایت ہی شیخ
ابی الخیر کرم بن شیخ مطر باذرائی سے کہے کہ جب میرے والد شیخ مطر قدس سرہ کے وفات کا وقت قریب پہنچا
مین کہا آپ کے بعد مین کسکا اقتدا کرون شیخ فرمائے اقتدا کر شیخ عبد القادر کا مین سمجھا شیخ بیماری
کے غلبے مین یہہ کہتے ہین ایک لحظہ خاموش رہ کے پھر پوچھا کہے اقتدا کر شیخ عبد القادر کا مین ایک
لحظہ خاموش رہ کے بھی وہی سخن کا اعادہ کیا شیخ کہے ای لڑکے جس زمانے مین شیخ عبد القادر ہین انھون کے
سوائے دوسرے کی اقتدا کرنا لایق نہین روایت ہی شیخ ابی بکر محمد بن نصر تیمی سے کہے شیخ مطر باذرائی
قدس سرہ کی ملاقات کو آیا میرا بہت مدارا و اکرام کئے ایکروز مجھے کہے کچھہ احوال شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کا ذکر مین حضرت کا تھوڑا احوال بیان کیا شیخ مطر کو وجد ہوا اسدہے طرف اور بائین طرف
ڈولنے لگے اور کہے شیخ عبد القادر خدا کے ریحان ہین زمین مین اولیا کے اسرار انھون کے واسطے سے کھلتے
ہین اور انھون روح قدس کے روح ہین اور حضرت قدس مین سخن کرنیوالے ہین اور نعمت کی طرف ہین
اسوقت کسی ولی کو کوئی حال اور کوئی مقام مرحمت نہین ہوتا مگر انھون کی وساطت سے اور انھون
واسطہ ہین عقد اولیا کے اور صدر ہین مجلس اولیا کے اور عین ہین کون کے اور صاحب عزت ہین
درمیان اولیا کے جب نگاہ کرتے ہین ہم سب اسکی نگہبانی مین رہتے ہین اور جب دم مارتے ہین
ہم سب اسکا پاس کرتے ہین اور جب قدم اٹھاتے ہین تو سب اسکے سائے کے نیچے آتے ہین
روایت ہی شیخ برکہ بغدادی سے کہے کہ شیخ ماجد کردی کہتے تھے شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ طریقت والون کے امام ہین اور سب پیرون کے پیر ہین اور اہل دل اپنے احوال مین انھون
کے نور سے روشنی لیتے ہین اور انھون کے خصلتون کی خوبی سے اہل حقایق کو معرفت کے اسرار
کشادہ ہوتے ہین روایت ہی شیخ مسعود حارثی سے کہے ایکبار شیخ جاگیر اور شیخ علی بن ادریس

قدس سرہما مشایخ کا ذکر نکالے شیخ جاگیر رحمۃ اللہ علیہ کہے تاج العارفین ابو الوفا کے بعد مشایخون
مین کوئی شخص مثل شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ظاہر نہین ہوا جو اسکا حال نافذ تر ہووے
تصرف مین اور قوی تر ہووے تمکین مین اور تمام تر ہووے وصف مین اور بلند تر ہووے مقام مین حضرت
کے بعد قطبیت منتقل ہوئی شیخ علی بن ہیتی طرف اور قطبیت کے احوال مین تمکین اور اسکے مقامات
مین ترقی اور اسکے مدارج مین استغراق اور غلبہ تمامی اطراف مین اور اسباب قطبیت مین جمع جو
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مین تھا سو کسی مشایخ مین جو مین انھونکو جانتا ہون نتھا اور کہتا ہے
پھر مین تنہا مین شیخ علی بن ادریس کو شیخ جاگیر کے مقولے سے پوچھا تو کہے شیخ جاگیر جو مشاہدہ کیا
سو اسکی خبر دیا اور تعلیم الٰہی سے جو معلوم ہوا سو وہ سخن کہا وہ معتبر شخص ہے اور اپنے سب
افعال و اقوال مین خدا تعالی کی رضامندی ظاہر کرنے والا ہے روایت ہے شیخ ابی طالب
عبد الرحمن بن ابی الفتح محمد بن عبد السمیع ہاشمی سے کہے شیخ ابی محمد قاسم بن عبدربہ البصری سے کسی نے
پوچھا خضر علیہ السلام ابا جیتے ہین یا وفات پائے شیخ فرمائے خضر زندہ ہین اور مین انھون سے ملاقات
کیا اور سوال کیا عجیب قصہ جو تم کو اولیا کے ساتھ گذرا ہے سو کہو خضر کہے ایکمرتبہ مین بحر محیط کی
ساحل پر گیا وہان کسی آدمی اور جانور کا گذر نتھا دیکھا ایک مرد کمل اوڑھے سوتا ہے میرے دل
مین آیا یہہ خدا کا ولی ہے میرے پاؤن سے اسکو ملایا اُسنے سر اٹھا کے کہا کیا چاہتا ہے مین کہا
اٹھہ خدا کی بندگی کر اُسنے کہا جا او تیرے نفس سے مشغول رہ مین کہا اگر تو نہین اٹھتا ہے تو
مین خلق مین پکارتا ہون یہہ خدا کا ولی ہے اُس نے کہا اگر تو نہین جاتا ہے تو مین بھی لوگون مین
کہتا ہون یہہ خضر ہے مین پوچھا تو مجھے کیسا سمجھا اس نے کہا خبردار تو ابو العباس خضر ہے تو
کہہ مین کون ہون پھر مین خدا کی طرف متوجہ ہوکے مناجات کیا ای پروردگار مین نقیب الاولیا
ہون اور اس مرد کا حال مجھے معلوم نہین ندا ہوا ای ابا العباس تو نقیب انھون کا ہے جو مجھے دوست

رکھتے ہین اور یہہ مرد ایک نقیب ہی جو ہم اسکو دوست رکھتے ہین پھر وہ مرد میری طرف دیکھکے
کہا ای ابا العباس تو نے سنا ہمارا معاملہ خدا سے مین کہا ہان سنا پھر مین اُس سے دعا چاہا وہ کہا
مین تیرے سے دعا چاہتا ہون پھر مین کہا تو میرے لئے دعا کرنا ضرور ہی اُس نے کہا جا اللہ تعالے
تیرا نصیب کامل کرے مین اور زیادہ دعا چاہا فی الحال میری نظر سے غائب ہوا کسی ولی کو ممکن
نہین کہ میرے سے غائب ہونا مین وہان سے آگے بڑہا اور ایک بلند ٹیلے پاس آیا میرا دل چاہا
اسپر چڑہیون جب چڑہا تو ایسا سمجھا گویا آسمان قریب ہوا ہی دیکھا تو وہان ایک
نور ہی اُس سے آنکھہ خیرہ ہوتے ہین ہین ڈھونڈنے لگا وہ نور کہان سے آتا ہی دیکھا ایک
عورت کمل اوڑکے سوتی ہی اسکی کمل اُس مرد کی کمل سے بہت مشابہ ہی اسکو بھی پانون سے
اٹھانا چاہا ایک آواز آیا باادب رہ کیونکہ ہم انھونکو دوست رکھتے ہین مین اُسکا انتظار
کرتا ہوا تھوڑا اپتھا نماز عصر کے وقت بیدار ہوئی اور کہی اللہ کو تعریف جسنے ہمکو بیدار کیا
بعد مجہکو کے اُسکی طرف ہی جی اٹھنا اللہ کو تعریف جسنے مجھے اپنے ساتھہ انست دیا اور
اپنے خلق سے مجھے وحشت دیا پھر میری طرف دیکھہ کے کہی مَرْحَبًا بِكَ يَا اَبَا الْعَبَّاسِ
اگر تو مجھے اس منع کرنیکے ادب سے رہتا تو بہتر ہوتا پھر مین اُسکو خدا کی قسم دیکے پوچھا کیا تو
اس ہی مرد کی عورت ہی تو کہی ہان پھر کہی اس جنگل مین ایک عورت ابدال سے وفات پائی اسکے
غسل اور تکفین کے لئے حق تعالی مجھے بھیجا مین اُسکے غسل دی اور کفن پہنائی جب تجہیز و تکفین
سے فراغت ہوئی اُسکی لاش میرے روبرو سے اُٹھا کے آسمان پر لیگئے تا کہ میری نظر سے غیب
ہوئی پھر مین اس عورت سے بھی میری دعا چاہا کہی ای ابا العباس مین تیرے سے دعا چاہتی ہون
مین کہا تو دعا کرنا ضرور ہی کہی جا اللہ تعالی تیرا نصیب کامل کرے مین زیادہ دعا چاہا کہی
مجھے ملول مت کر اگر نہین تو مین تیری نظر سے غیب ہونگی فی الحال میری نظر سے غیب ہوئی

شیخ ابو محمد کہے مین خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ یہہ احباب کی گروہ مین بھی کوئی فرد ہوتا ہی جو ہر وقت مین
رجوع انکا اسکے طرف ہووے خضر کہے ہان ہوتا ہی مین کہا ہمارے زمانے مین فرد احباب کون ہی تو کہے
شیخ محی الدین عبد القادر ہی مین کہا انھون کے احوال سے مجھے خبر دیو کہے شیخ عبد القادر احباب
کا فرد ہی اور اولیا کا قطب ہی اِس وقت مین اور خدا تعالی کسی ولی کو کوئی مقام مین نہین پہنچاتا ہی
مگر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اس سے برتر مین اور خدا تعالی کسی حبیب کو پیالہ محبت کا نہین چکھاتا ہی
مگر شیخ عبد القادر کو اس سے گوارہ تر چکاتا ہی اور کسی مقرب کو کوئی حال بخشے نہین جاتا مگر شیخ عبد القادر
اُس سے بزرگتر ہین اور خدا تعالی انھون مین اپنے اسرار سے ایک سِر رکھا ہی حضرت بسبب اُس سر کے
اکثر اولیا پر سبقت لیگئے ہین اور کوئی ولی قیامت تک نہین مگر حضرت اُس کے ادب سے تعظیم کرتے ہین
روایت ہی شیخ ابی اسحق ابراہیم بن مرزبیل مخزومی مصری سے کہے کہ شیخ ابا عمرو عثمان بن مرزوق
قرشی کہتے تھے شیخ عبد القادر ہمارے استاد اور امام اور سردار ہین اور ہمارے زمانے مین کوئی شخص خدا کی
راہ چلتا نہین اور اسکو کوئی حال بخشے نہین جاتا اور کسی مقام مین قایم نہین ہوتا مگر شیخ عبد القادر
اسکے امام ہین علم مین اور منازلات احوال مین اور مقام حضور حق عزوجل مین اور اس زمانے کے تمام
اولیا اور ارباب مراتب سے عہد لئے گیا ہی کہ حضرت کے قول اور امر طرف رجوع کرین اور حضرت
کا ادب کرین اور اس عصر مین خدا تعالی کسی شخص کو ولایت نہین بخشتا مگر حضرت کے ہاتھہ پر اور حضرت
کو بخشا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھہ سے ہی اور خدا تعالی اسوقت مین کسی ولی کو اختیار
نہین کیا مگر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو اسکے احوال مین مشارکت ہی اور اسکے مقامات مین
گذر ہی اور اسکے اسرار مین مطالعہ ہی اور کوئی حضرت کے احوال اور مقامات اور اسرار مین مشارکت
نہین کرسکتا سوائے انبیا کے علیہم الصلوۃ والسلام اور کسیکی منت حضرت پر نہین ہی سوائے
خدا تعالی اور اسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **روایت** ہی شیخ ابی عمرو عثمان بن عاشور اسنجانی

سے کہے شیخ سوید سنجاری قدس سرہ اکثر کہتے تھے کہ شیخ عبد القادر سردار ہین اور شیخ ہین اور امام
ہین اور قدوہ ہین ہمارے خدا یتعالی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس اور مقدم ہین تمامی اہل عصر سے
روایت ہی شیخ ابی احمد اسمعیل بن شیخ سوید سنجاری سے کہے کہ میرے والد شیخ سوید اپنی مجلس
مین اکثر ذکر شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ کا کرتے اور لوگون کو حضرت کے دیکھنے کا مشتاق
کرواتے اور ایکبار کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ صدر ہین حضرت قدس مین روایت ہی
شیخ ابی الحسن علی بن محمد مبارک بن احمد بغدادی حریمی حنبلی سے کہے کہ شیخ حیات بن قیس حرانی
قدس سرہ کہتے تھے کہ اسوقت مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ عارفون کے بادشاہ ہین روایت
ہی شیخ ابی العباس احمد بن یحیی بن برکۃ بغدادی سے معروف ابن دبیقی کہے شیخ حیات بن قیس حرانی
کہتے تھے کہ اس عصر مین خدا یتعالی دودھ پستان مین جو اتارتا ہی اور مینہہ جو برساتا ہی
اور بلا یا جو دفع کرتا ہی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی برکت سے ہی اور اس زمانے مین حضرت
اولیا اور مقربان کے سردار ہین روایت ہی شیخ ابی یونس عبد اللطیف بن شیخ ابی البرکات
اسمعیل بن احمد نیشاپوری سے کہے کہ شیخ رسلان دمشقی کے پاس ذکر شیخ محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ کا آیا شیخ رسلان کہے کہ شیخ عبد القادر حضرت الہی مین صدر ہین اور وجود کے
فرد ہین سخن کرتے ہین حکمت کا اور اس زمانے کے اولیا کا حال سلب کرنا اور دنیا اور قبول کرنا
اور رد کرنا خواہ قریب رہین خواہ بعید سب حضرت کو تفویض ہوا ہی اور حضرت نائب ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوقت مین روایت ہی شیخ ابی محمد صالح دکالی سے کہے شیخ ابا مدین شعیب
مغربی کہتے تھے کہ مین تین سال کے پیشتر از ابی العباس خضر علیہ السلام سے ملاقات کیا اور مشرق و
مغرب کے مشایخ کا احوال جو ہمارے عصر مین ہین پوچھا اور شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کا احوال
دریافت کیا خضر کہے شیخ عبد القادر صدیقون کے امام ہین اور عارفان کے حجت ہین اور

معرفت ہے روح مین انھون کا شان ایک نہر کے مثل ہے جو بہت ہی قوت سے بہتی ہے اور باقی
نہین ہے انھون کے اور خلق کے درمیان مگر ایک نفس اور اولیا کے مراتب اُسی نفس کے پیچھے مین اور
مین تصرف کرتا ہون اولیا کے مراتب مین انھون کی اشارت سے شیخ ابومدین کہتے ہین خضر علیہ السلام
سے ایسی تعریف کسیکے حق مین نہین سنا روایت ہے شیخ عبد الرزاق سے کہے کہ ہم ایکروز مشائخ
سلف کا ذکر نکالے پس شیخ ابو محمد عبد الرحیم مغربی قناوی قدس سرہ کہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
ایک ہین دنیا کے اعیان اور وجود کے اوتادمین اور شہود کو پہنچنے کی سیری ہین روایت ہے
شیخ ابی الغرایم مقدام بن صالح بطایحی سے کہے کہ ایکمرد مرید محبوب سبحانی شیخ محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ
کا شیخ ابی عمرو عثمان بن مرورہ بطایحی کی ملاقات واسطے آیا شیخ پوچھے کہاں سے آتا ہے کہا بغداد سے
اور مین مرید ہون شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا شیخ فرمائے کہ شیخ عبد القادر اس عصر مین بہترین
اہل زمین ہین روایت ہے خضر بن عبد اللہ حسینی موصلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے کہ بارہا مین شیخ قضیب البان
موصلی کو دیکھا ہون شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے روبرو بہت ہی تواضع اور فروتنی سے بیٹھے
اور کہتے تھے اسوقت مین شیخ عبد القادر محبان آلہی کے سوارون کے قائد ہین اور سالکون کے پیشوا ہین
اور صدیقون کے امام ہین اور عارفان کے حجت ہین اور مقربان کے صدر ہین روایت ہے قاضی القضاۃ
ابی صالح نصر بن حافظ ابی بکر عبد الرزاق بن شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے کہے
شیخ مکارم نہر خالصی کہتے تھے میری آنکھ نہین دیکھی کسیکو مثل شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے روایت
ہے شیخ یحیی بن محفوظ بن برکۃ بغدادی سے معروف ابن دبیقی کہے شیخ خلیفہ بن موسی نہر ملکی
کہتے تھے ایکبار سودان کے ملک مین گذرا دیکھا ایک بوڈھا معلق ہوا پر بیٹھا ہے مین اسیر
سلام کیا اسنے سلام کا جواب دیا مین پوچھا کیسا تو ہوا پر بیٹھا اُس نے کہا ای خلیفہ مین اپنی خواہش
وہوا کی مخالفت کیا اور سوار ہوا تقوی پر سو بیٹھا ہون مین پھر مین ملاقات واسطے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ

کے آیا حضرت بیچ خانقاہ کے قبۂ اولیا مین بیٹھے تھے اور وہ شخص حضرت کے روبرو بہت ہی ادب سے بیٹھا ہوا ہی اور حضرت سے سخن کرتا ہی اور حقایق کے کتنے احکام پوچھتا ہی پھر وُہ اور حضرت معارف مین کچھ کلام کئے جو مین نہین سمجھا حضرت اٹھے بعد اس مرد کو مین خالی دیکھ کے سوال کیا کہ تعجب تو یہان آیا ہی وہ کہا کہ خدا کا کوئی ولی اور کوئی حبیب مقرب نہین مگر اسکو یہان آمد و رفت ہی اور یہان سے مدد چاہتا ہی اور پھر سوال کیا کہ مین تمھارا کلام کچھ نہین سمجھا وہ شخص کہا ہر مقام کو احکام ہین اور ہر حکم کو معانی ہین اور ہر معنی کو عبارت ہی اس سے تعبیر کرتے ہین نہین سمجھتا ہی اس عبارت کو مگر وہ شخص جو سمجھا اسکی معنی کو اور نہین سمجھا اسکی معنی کو مگر وہ شخص جو ثابت کیا ہی اسکے حکم کو اور ثابت نہین کرتا ہی اسکے حکم کو مگر وہ شخص جو پہنچا ہی اس علم کو پھر مین کہا کیا سبب تو حضرت کے روبرو ادب سے بیٹھا تھا اس نے کہا مین کیون نہ ادب کرون اسکا جو مجھے رجال الغیب کے سو آدمی کا سردار کیا ہی اور انھون کا احوال قبض اور بسط کرنے مین مجھے اختیار دیا ہی اور وہ رجال الغیب ہوا پر رہتے ہین انھونکو کوئی نہین دیکھتا مگر خدا تعالی کے اذن سے بعد یہہ آیت پڑھا وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا الآیہ یعنے ہم نہین اُترتے مگر حکم سے تیرے رب کے اُسی کا ہی جو ہمارے آگے اور جو ہمارے پیچھے اور جو اسکے بیچ اور تیرا رب نہین بھولنے والا مین بعد شیخ خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کہے اس عصر کے سب اولیا ابرار ابدال وغیرہم کا کام شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے تفویض ہی ایسے طور پر جو انھون کے تمام احوال و اسرار پر شامل ہی اور حضرت جب کسی طرف دیکھتے خواہ مشرق ہو خواہ مغرب وہانکے رہنے والے زمین کے آخر تک حضرت سے ڈرتے ہین اور اپنے احوال کی زیادتی مین حضرت کی نگاہ رحم کے امیدوار رہتے ہین اور اپنے احوال سلب ہونے سے ڈرتے ہین روایت ہی شیخ ابی طاہر خلیل بن ابی العباس احمد بن علی جوسقی اور شیخ ابی الفضل اسحق بن احمد علثی سے کہے کہ شیخ ابا الحسن جوسقی قدس سرہ بارہا کہتے تھے کہ میرے کان بوڑھے ہوا اور میرے انکھ اندھے ہوا اگر مین دیکھا یہان

کسیکو مثل شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے **روایت** ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن احمد قرشی سے کہے شیخ ابا الربیع سلیمان مالقی کہتے تھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ زمانے کے سردار ہین شیخ ابو طاہر محمد بن حسین انصاری خطیب کہتا ہی مین ابی عبداللہ محمد قرشی سے پوچھا ایا شیخ عبدالقادر اہل زمانے کے سردار ہین تو کہے ہو سردار ہین اولیا مین حضرت علی و اکمل ہین علما مین حضرت اورع و زاہد ہین عارفون مین حضرت اعلم و اتم ہین مشایخ مین امکن اور اقرہین رضی اللہ عنہ **روایت** ہی شیخ ابی البرکات بن صخر اموی سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ مرولی سے عہد لئے ہین کہ اپنے بے اذن کچھہ تصرف نکرین خواہ ظاہر مین خواہ باطن مین اور انھون کو خدا تعالی کے اذن سے حضرت قدس مطہرہ مین کلام ہی اور اللہ تعالی انھونکو موئے بعد بھی کائنات مین تصرف دیا ہی جیسا حیات مین تھا رضی اللہ عنہ **روایت** ہی شیخ ابی الحسن بن علی اغرب سے کہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہین اور محققان کے استاد ہین اور صدیقان کے امام ہین اور عارفان کی حجت ہین اور سالکان راہ خدا کے مقتدا ہین **روایت** ہی شیخ ابی الحسن علی بن حمید سے معروف ابن صباغ کہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو خدا تعالی کے یہان ایک خصوصیت ہی جو اسکو بہت صدیقان نہین پائے ہین اور ابن صباغ جب حضرت کا ذکر کرتے تو یہہ بیت پڑھتے **شعر** حُسْنُكَ لَاتَنْقَضِیْ عَجَائِبُهٗ ۔ كَالْبَحْرِ حَدِّثْ عَنْهُ فَلَا حَرَجَ یعنے تیری خوبی سیر نہین اسکے عجائب دریا کی مانند او صاف بیان کر اسکے پھر اس مین کچھہ مضائقہ نہین **روایت** ہی شیخ ابی الحسن علی بن وہب سنجاری سے کہے کہ شیخ عبدالقادر ایک ہین اعیان دنیا کے اور ایک ہین افراد اولیا کے اور تحفہ ہین وجود کے اور ہدیہ ہین خدا تعالی کے طرف سے پھر جو کوئی حضرت کو دیکھا یا حضرت کے ہمراہ بیٹھا یا حضرت کے دل مین جا لگا گیا تو اسکو خوشی ہی **روایت** ہی شیخ الشیوخ ابی الفتح یحیی ابن سعداللہ بن حسین تکریتی سے

کہے کہ شیخ موسی بن ماہین زولی قدس سرہ حج کے ارادے سے نکلے میرے والد بھی انھون کے ہمراہ تھے
جب بغداد کو پہنچے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کئے شیخ موسی حضرت سے ایسا
ادب اور احترام کئے دوسرے کسیکے ساتھ ایسا ادب کرتے ہوے نہین نہین دیکھا تنہائی مین
میرے والد اسکا سبب پوچھے شیخ موسی کہے اسوقت مین شیخ عبدالقادر تمام آدمیان کے بہتر ہین
اولیا کے پادشاہ ہین اور عارفان کے سردار ہین مین انھون کا ادب کیون نکرون جس سے
آسمانون کے فرشتے ادب کرتے ہین **روایت** شیخ شہاب الدین ابی حفص عمر سہروردی سے
کہے ہین سنہ پانسو سات ہجریہ مین اپنے چچا شیخ ابی النجیب سہروردی کے ساتھ نزدیک
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے آیا پھر میرے چچا حضرت کے طرف بہت متوجہ ہوکر بیٹھے اور
حضرت کا بہت ادب کئے اور حضرت کے روبرو سخن نہین کئے جب مدرسہ نظامیہ کو آئے مین چچا
سے سبب اس ادب کا پوچھا فرمائے مین کیون نہ ادب کرون اس سے جسکا وجود کامل ہی اور
متصرف ہین تمامی موجودات مین اور عالم ملکوت مین اس سے مباہات کرتے ہین اور
حضرت اسوقت یکے ہین عالم کون مین اور اللہ تعالی انھون کو میرا اور تمامی اولیا کے دلون
مین اور حالون مین تصرف دیا ہی اگر چاہے تو چھین لیتے ہین اور اگر چاہے تو چھوڑ دیتے ہین
روایت ہی شیخ ابی العباس خضر بن عبداللہ حسینی موصلی سے کہے کہ ایکروز مین شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا میرے دل مین آیا شیخ احمد رفاعی کی ملاقات کو جانا حضرت
فرمائے ایا تو ارادہ کرتا ہی ملاقات کرنا شیخ احمد کی مین کہا ہو حضرت تھوڑا وقت جھکا کے
کہے ای خضر شیخ احمد کو دیکھ دیکھتا ہون تو حضرت کے بازو سے ایک بوڈھے انھون کا چہرہ
بہت ہی ہیبت و وقار کا ہی کھڑے ہین مین انکی تعظیم واسطے کھڑے رہا اور انھون کو
سلام کیا وہ کہے ای خضر جو شخص اولیا کے سردار شیخ عبدالقادر کو دیکھے تو پھر میرے دیکھنے کی آرزو

کرنا عجب ہی ہین انکے رعبتون سے ہون یہہ کہکے غائب ہوے بعد وفات شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے
مین شیخ احمد کی ملاقات واسطے ام عبیدہ کو آیا انھون کے نزدیک جب گیا تو دیکھا وہی بوڑھے
جو حضرت کے بازو سے کھڑے تھے دوسری دفعہ دیکھنے سے انھون کی معرفت میرے نزدیک ثابت ہوئی شیخ احمد
کہے ای خضر تو اوّل جو دیکھا تھا سو ایا کفایت نہین کیا **روایت** ہی شیخ ابی محمد عبد اللہ بطائحی
سے کہے شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی حیات مین ام عبیدہ کو آیا اور شیخ احمد رفاعی کے رواق
مین کتنے روز رہا ایک روز مجھے شیخ احمد کہے شیخ عبد القادر کے کچھ مناقب ذکر کر مین تھوڑا ذکر
کرتا تھا اس عرصے مین ایک مرد آکے کہا خاموش رہ اور ہمارے روبرو شیخ احمد کے مناقب کے
سواے دوسرے کا مت ذکر کر پس احمد غصے سے اسکے طرف دیکھے فی الحال وہ مرد مرکے گرا پھر
شیخ احمد کہے کون شخص شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مناقب بیان کرنیکی طاقت رکھتا ہی
اور کون پہنچیگا انھون کے مرتبے کو اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ ایک مرد ہین سیدھے طرف انکے
دریای شریعت ہی اور بائین طرف دریاے حقیقت ہی جس دریا سے چاہتے ہین تو لیتے ہین اسوقت
مین کوئی شخص انھون کے مثل نہ آویگا **روایت** ہی شیخ ابی محمد بطائحی سے کہے کہ شیخ احمد رفاعی
اپنے ہمشیرزادون کو اور اپنے بڑے مریدون اور جو شخص بغداد کے سفر کی رخصت چاہے تو
وصیت کرے جب تم بغداد کو پہنچینگے اگر شیخ عبد القادر زندہ رہے تو حضرت کی ملاقات پر کسیکو
مقدم مت کرو اگر حضرت کا وفات ہوا ہی تو انھونکی قبر کی زیارت پر کسیکی قبر کی مت زیارت کرو
اور اصحاب احوال سے عہد لئے گیا ہی کہ جب بغداد کو جاوین اور حضرت کی زیارت نکرین اگرچہ حضرت
کا وفات ہوا ہووے تو اسکا حال سلب کیا جاویگا اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی جسنے زیارت
نکرین تو اسکو حسرت ہی **پانچوین نہر حضرت کی زبان شریف پر باتان جو جاری**
ہوے اور حضرت کے فضل پر دلالت کرتے ہین سو بیان ہین روایت

ہی شریف ابی عبداللہ بن ابی الغنایم محمد حسینی دمشقی اور حافظ ابی بکر عبدالرزاق بن شیخ محی الدین
سے کہے کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے کسینے پوچھا آپ خدا کے ولی ہین کرکے کب پہچانے حضرت
فرمائے میری عمر دس برس کی تھی مین گھر سے نکل کے مکتب کو جاتا تو فرشتے بچونکو کہتے کہ خدا کا ولی بیٹھنے
واسطے جگا دیو اور ایکروز ایکمرد مین اسکو نہین جانتا تھا گذر کیا سو فرشتونکی آواز سنکے
پوچھا یہہ لڑکا کون ہی فرشتہ جواب دیا عنقریب اس لڑکے کو بڑا الشان ہوگا بخشش کئے جایگا اور
منع نہین کئے جایگا تمکین دئے جایگا اور محجوب کئے جایگا مقرب ہویگا اور مکر نہین کئے جایگا
چالیس سال کے بعد مجھے معلوم ہوا وہ مرد اسوقت کے ابدالون مین تھا حضرت فرمائے مین جب چھوٹا
تھا بچون کے ساتھ کھیلنے کا قصد کرتا تو سنتا ای مبارک ہمارے طرف رجوع ہو مین ڈر کے بھاگتا
اور والدہ کے گود مین آکے پڑتا اب وہ سخن خلوت مین سنتا ہون بھی حضرت فرمائے مین جوانی مین
جب سیاحت کرتا تھا تو مجھے آواز آتا ای عبدالقادر ہم تجھے اپنے واسطے بنائے ہین اور یہہ کون
کہتا ہی سو مجھے معلوم نہین ہوتا بھی حضرت فرمائے مجاہدے کے ایام مین میرے پر جب نیند غالب
ہوتی تو سنتا ای عبدالقادر سونے واسطے نہین پیدا ہوا ہی تحقیق ہم تجھے پیدا کرے حالانکہ تو
کچھ شئی تھا ہمارے سے غافل مت ہو اب جو تو شئی ہوا ہی **روایت** ہی شریف ابی عبداللہ سے کہے
شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ بغداد مین سنہ پانسو اُنسٹ ہجریہ مین فرمائے مجھے
مین اول بار حج کیا سو بغداد سے قدم تجرید پر اور مین جوان تھا جب منارہ ام القرون کو پہنچا
شیخ عدی بن مسافر کی ملاقات کیا انھون بھی جوان تھے اور قدم تجرید پر تھے مجھے پوچھے کہان
جاتے ہو مین کہا مکہ معظمہ کو کہے تمھاری صحبت مین کون ہی مین کہا قدم تجرید پر نکلا ہون
شیخ عدی کہے مین بھی قدم تجرید پر ہون پس ہم اور وہ ملکے چلے اثنائے راہ مین ایک حبشن باندی دبلی
بلند قد برقعہ اوڑکے ہمارے آگے آکے کھڑے رہی اور میرے منھ کو گھورنے لگی اور پوچھی ای

جوان تو کہان سے آتا ہی مین کہا عجم سے کہی کونسا عجم مین کہا گیلان کہی آج تو مجھے بہت محنت مین
ڈالا مین پوچھا کیسا کہی اسوقت مین جبش مین تھی خدا تعالی میرے پر کشف کیا کہ تیرے دل پر تجلی
کیا ہون اللہ تعالی اپنے فضل سے تجھپر اتنا احسان کیا ہی جو میری دانست مین اتنا فضل کسی
نہین کیا پھر مجھے شوق ہوا کہ تجھے سمجھون اور مین آج تمھارے ساتھ رہکے افطار کرونگی پھر راہ مین
ہم ایکطرف سے چلتے تھے اور وہ ایکطرف سے چلتی تھی جب افطار کا وقت ہوا ایک طبق
آسمان سے اُترکے ہمارے روبرو دھرے گیا اس خوان مین چھے نان اور سرکہ اور ترکاری تھی
وہ عورت کہی اللہ کا شکر آج مجھے اور میرے مہمانون کو اکرام کیا کیونکہ ہر شب دو نان آتے تھے
آج چھے نان آئے ہین ہر ایک شخص دو دو نان کھائے پھر تین کوزے پانی اُترا ہم اُسکو پئے وہ
پانی کی لذت اور شیرینی دنیا کے پانی سے بہت بڑکے تھی پھر اُسی شب کو وہ عورت چلے
گئی اور ہم مکہ معظمہ کو پہنچکے طواف مین تھے اللہ تعالی شیخ عدی پر اپنا فضل کیا اور اُنھون کو
خدا کی تجلی ہوئی شیخ عدی بیہوش ہوئے لوگ سمجھے مر گیا ہی دیکھتا ہون تو وہ جبشن شیخ عدی
کے سرانے کھڑے رہکے انھونکو پھراتی ہی اور کہتی ہی زندہ کرے تجھے اُسنے جو تجھے مردہ کیا خدا تعالی
کو پاکی ہی مقاومت نہین کرسکتی حادثات اسکے نور جلال کی مگر خدا تعالی ہی ثابت رکھے اور
اسکے صفات جب ظاہر ہوتو کائنات قایم نہین رہ سکتے مگر اُسی کی تائید سے اُسکے قدس کے
چمکاتان عقل کے آنکھونکو لیجاتے ہین اور اُسکی روشنائی کے خوشیان عقلمندونکو گم کرتے ہین پھر اُسی
طواف مین خدا تعالی میرے پر فضل کیا اور اپنے انوار میرے پر نازل کیا میرے باطن سے سُنا ایک خطاب
اسکا آخر یہہ تھا تو چھوڑ ظاہر کی تجرید کو اور لازم کر تفرید توحید اور تجرید تفرید اور عنقریب دکھائینگے
ہم تجھے ہمارے عجائب آیات اور ہماری مراد کو اپنی مراد کی ساتھہ مخلوط مت کر تا تیرا قدم ہمارے
روبرو ثابت رہے اور عالم کی تصریف کو ہمارے بغیر مین مت دیکھ تا تجھے ہمارا شہود دایم رہے

خلق کے نفع پہنچانے واسطے مینھہ کیونکہ ہمارے چند خاص لوگان ہین تیرے وساطت سے ہمارا قرب
اُنھونکو حاصل ہوگا پھر وہ جنشن مجھے کہی اے جوان مین نہین سمجھتی آج تیری کیا شان ہی تیرے
نور کا خیمہ دئے ہین نور تیرے گرد آسمان تک فرشتے ہین اور اولیا کے دیدے اپنے مقامون سے تجھے
حیرت سے دیکھتے ہین اور تیرا مقام ہو یگا انھونکو آرزو ہوئی ہی من بعد وہ جنشن چلی گئی پھر مین اسے
نہین دیکھا روایت ہی شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار اور شیخ ابی عبداللہ محمد بن قائد اوانی
سے کہی کہ شیخ صدقہ بغدادی سے ایک سخن خلاف شرع صادر ہوا خلیفہ خبر پایکے انھونکو تعزیر کا حکم
کیا پھر اُنھونکو متولی کے دروازے پر حاضر کئے انھون کا سر جب برہنہ کئے خادم انکا واشیجاہ کرکے
ہانکھہ مارا تعزیر کرنے والے کا ہاتھہ شل ہوا اور خدا تعالی شیخ کی ہیبت متولی کے دل مین ڈالا
وزیر کو اطلاع کیا وزیر کے دل مین ہیبت پڑھی خلیفے کو اطلاع کیا خلیفہ ہیبت ناک ہوکے حکم کیا
انھونکو چھوڑ دیو شیخ وہان سے چھوٹکے شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر کے خانقاہ کو آئے
دیکھے مشایخ وغیرہ حاضر ہین حضرت کے آنے کا انتظار ہی بعد حضرت گھر سے تشریف لاکے مشایخون
مین بیٹھے بعد کرسی پر تشریف فرمائے ہنوز سخن نہین کہے اور قاری کو قرأت واسطے نہین فرمائے یکایک
لوگونکو وجد عظیم ہوا شیخ صدقہ کے دل مین خطرہ ہوا کہ شیخ رضی اللہ عنہ سخن نہین فرمائے اور قاری کچھ
نہین پڑا یہہ وجد کسواسطے ہی حضرت شیخ صدقہ کے طرف متوجہ ہوکے فرمائے میرا ایک مرید
بیت المقدس سے یہان ایک قدم مین آیا اور میرے ہاتھہ پر توبہ کیا حاضران مجلس آج اسکی ضیافت
مین ہین شیخ صدقہ دل مین لائے جو شخص بیت المقدس سے یہان ایک قدم مین آوے تو
توبہ کیا واسطے کرے اور شیخ طرف اسکو کیا احتیاج ہی پھر حضرت اسکے طرف متوجہ ہوکے
فرمائے توبہ کرتا ہی اسلئے تا دوسرے مرتبہ ایک قدم مین نہ آوے اور اسکو محبت الہی کی طریق
سیکھنے کا مجھہ سے احتیاج ہی من بعد فرمائے مین وہ ہون میری تیغ مشہور ہی اور میری کمان

چلہ کھینچی ہوی ہی اور میری تیر کے بھال دھنستے ہین اور میری تیر خطا نہین کرتی اور میر انیزہ چکتا نہین
میرا گھوڑا زین بندھا ہوا ہی اور مین آتش سوزان الٰہی ہون مین سلب کرنے والا ہون احوال کا
مین دریائے بیکران ہون مین اسوقت کا راہ نما ہون مین سخن کرنے والا ہون میرے غیر مین مین ہون
محفوظ مین ہون ملحوظ مین ہون محلوظ ای سوزہ داران ای شب بیداران ای کوہ نشینان
پست ہو تمھارے پہاڑ ان ای صومعہ نشینان تمھارے صومعے شکستہ ہو آؤ امر الٰہی کے طرف
امر الٰہی مین ہون ای راہ چلنے والے ای مردان ای پہلوانان ای ابدال ای اطفال آؤ اور لیو
فیض دریائے بیکران سے دریائے بیکران مین ہون ای عزیز تو ایک ہی آسمان مین نہین ہی
کوئی خدا سوائے تیرے کہے جاتا ہی مجھے رات دن مین ستر بار کہ ہم تجھے پسند کئے ہین اور تو ہمارے
حضور مین پرورش پایا ہی اور کہے جاتا ہی مجھے ای عبدالقادر کہہ تیرا قول مسموع ہی ای عبدالقادر
قسم ہی میرے حق کی جو تجھہ پر ہی تو کہہ ہم تجھے امن دئے ہین تیری بات رد نہوگی اور قسم ہی میرے
حق کی جو تجھہ پر ہی تو کھانا کھا اور قسم ہی میرے حق کی جو تجھہ پر ہی تو پانی پی روایت ہی شیخ ابی القاسم
عمر بن مسعود بزاز سے اور شیخ ابی حفص کیمیاتی سے کہے کہ ہمارے پیر شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر
رضی اللہ عنہ ہوا مین علانیہ اُڑھتے اور حاضران مجلس کو کہتے آفتاب مجھے سلام کئے سوائے نہین نکلتا اور
جب نیا سال یا مہینہ یا ہفتہ آتا ہی تو میرے پر سلام کرتا ہی اور مجھے خبر دیتا ہی اپنے مین کیا کیا ظاہر ہوگا
معبود کے عزت کی قسم سب نیکبختان اور بدبختان مجھپر عرض ہوتے ہین اور میری آنکھہ کی تیلی لوح محفوظ
مین ہی اور مین ہون دریائے علم الٰہی مین اور اسکے مشاہدے مین تیرنے والا اور مین ہون جل اللہ تعالٰی
کی حجت تم تمام پر اور مین ہون نائب اور وارث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمین مین
روایت ہی شیخ شہاب الدین ابی حفص عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی سے کہے شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
اپنے مدرسے مین کرسی پر فرماتے تھے ہر ولی ایک پیغمبر کے قدم پر رہتا ہی اور مین اپنے جد محمد مصطفٰے صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر ہون اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہان کہین قدم رکھے ہین مین بھی وہان قدم رکھا مگر نبوت
کا قدم وہان سوائے نبی کے غیر کو راہ نہین **روایت** ہی شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی سے کہے کہ
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ فرماتے تھے آدمیون کو مشائخ ہین اور جنون کو مشائخ ہین اور فرشتون کو
مشائخ ہین مین تمام کا شیخ ہون اور حضرت اپنے مرض الموت مین اپنے اولاد کو فرماتے
تھے میرے مین اور تمھارے مین اور تمام خلق مین فرق ہی جیسا آسمان و زمین مین ہی مجھے کسی اور
کسیکو مجھپر قیاس مت کرو **روایت** ہی حافظ ابی محمد عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی مقدسی حنبلی
اور حافظ ابی محمد عبد العزیز بن ابی نصر بغدادی سے معروف ابن اخضر رحمۃ اللہ علیہما کہے شیخ محی الدین
عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مین خلق کے کامون سے ورے ہون اور مین تمھارے عقلون
کے ورے ہون تمام مردان خدا جب قدر کو پہنچتے ہین تو باز رہتے ہین مگر مین جب قدر کو
پہنچتا ہون تو کھولتے ہین میرے واسطے اس مین ایک روزن پھر مین اسکے اندر آتا ہون اور حق کے قدرون
کے ساتھہ منازعت کرتا ہون حق کے واسطے حق کے ساتھہ اور مرد وہی ہی جو قدر کے ساتھہ منازعت
کرے نہ کہ اسکے موافق رہے **جاننا** اس کلام کا معنی غامض ہی اسکا دریافت عقل سے ممکن نہین ہی
اسکی تاویل اولیاء اللہ پر مفوض ہی **روایت** ہی شیخ ابی مسعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار سے
کہے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے خوشی ہی جسنے مجھے دیکھا یا دیکھا میرے دیکھنے والے
کو یا دیکھا دیکھنے والے کو میرے دیکھنے والے کے اور جسنے مجھے نا دیکھے تو اسکو حسرت ہی **روایت** ہی
شیخ ابی الحسن علی بن ہیتی زریرانی سے کہے مین ایکبار شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شیخ معروف
کرخی کے قبر کی زیارت کو گیا حضرت کہے السلام علیک یا شیخ معروف تم ہمارے پر
ایکدرجہ بڑہگئے ہین بعد ایکمدت کے بھی مین حضرت کے ساتھہ شیخ معروف کرخی کے زیارت کو گیا
حضرت کہے السلام علیک یا شیخ معروف ہم تمھارے پر دو درجے بڑہگئے شیخ معروف کرخی

قبر کے اندر سے جواب دئے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ اَهْلِ زَمَانِهٖ راوی کہتا ہی حضرت
اپنے یارون کو فرمائے میرے پر عراق تفویض پایا بعد چند روز کے فرمائے مین تمکو کہا تھا کہ عراق
میرے پر تفویض ہوا ہی اب کہتا ہون تمام روے زمین مشرق اور مغرب آبادی اور ویرانہ بر و بحر
سہل اور جبل سب میرے پر تفویض ہوا راوی کہتا ہی اسوقت کوئی ولی اس زمانے کا باقی نہ رہا مگر حضرت
کے نزدیک حاضر ہوا اور حضرت کی قطبیت کو قبول کیا روایت ہی عبد الرزاق فرزند محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ کے اور شیخ ابی الحسن علی قرشی سے کہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کرسی پر فرماتے تھے تم
جب چاہیگے کچھ حاجت خدا تعالی سے تو میری وساطت سے چاہو روایت ہی شیخ ابی عمرو عثمان
صریفینی اور شیخ ابی محمد عبد الحق حریمی سے کہے کہ شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کرسی پر فرماتے تھے ای اہل زمین
از مشرق تا مغرب ای اہل آسمان خدا تعالی فرمایا ہی وَیَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے پیدا کرتا ہی
خدا تعالی وہ جو تم نہین جانتے ہو مین انھین سے ہون جو تم نہین جانتے ای اہل مشرق تا مغرب آؤ
اور دیکھو میرے سے ای اہل عراق تمھارے احوال میرے نزدیک کپڑون کے مثال ہی جو میرے گھر مین
معلق ہین جو چاہتا ہون سو پہنتا ہون تم لازم پکڑو سلامتی میرے غصے سے وگر نہین تو مین دوڑاونگا
تمھارے پر لشکران جو اسکے مقابلے کی قدرت تمھارے مین نا ہوویگی ای لڑکے میری ایک بات سننے واسطے
ہزار برس کی راہ کا سفر کر ای لڑکے ولایت یہان ہی درجے یہان ہین میری مجلس مین خلعتان
تقسیم پاتے ہین اور کوئی نبی اور کوئی ولی نہین مگر میری مجلس مین حاضر ہوا ہی اگر زندہ ہین تو اپنے جسد سے
آئے اور اگر میت ہین تو اپنے روح سے آئے ای لڑکے منکر اور نکیر جب تیری قبر مین آوینگے تو میرا احوال پوچھ
وہ میرے حال کی خبر دیگے روایت ہی شیخ ابی محمد عبد اللطیف بغدادی سے کہے ہمارے پیر شیخ الاسلام محی الدین
عبد القادر رضی اللہ عنہ جب کچھ سخن عظیم فرماتے تو لوگو تمکو خدا کی قسم دیکے کہتے میرے سخن کو راست
سمجھو کیونکہ مین یقین بات کہتا ہون اسمین کچھ شک نہین جب مجھے بات کراتے ہین تو مین سخن کہتا ہون

اور جب عطا کئے جاتا ہون تو اسکی تقسیم کرتا ہون اور جب مامور ہوتا ہون تو کام کرتا ہون اُسکا عہدہ
اُس پر ہی جو مجھے امر کیا جیسا دیت عاقلہ پر ہوتی ہی مجھے جھٹلانا تمھارے دین کے حق مین زہر قاتل ہی
اور تمھاری دنیا اور آخرت کے زوال کا سبب ہی اور مین ہی ہون تلوار بہت مارنے والا اور مین ہی
ہون قتل بہت کرنے والا ویحذرکم اللّٰہ نفسہ یعنے تم کو ڈراتا ہی خدایتعالی اسکی نفس سے اگر
شریعت کی لگام میری زبان پر نہ ہوتی تو تم اپنے گھرون مین جو جو کھاتے ہین اور جمع کرتے ہین سو
اُس سے خبر دیتا اور تمھارے احوال میرے نزدیک شیشے کے مانند ہین اندر اور باہر جو کچھ ہی سو معلوم ہوتا ہی
اگر حکم آلہی کی لگام میری زبان پر نا ہوتی تو یوسف علیہ السلام کا ماپ اور اُسمین کیا ہی سو خبر دیتا لیکن
عالم کے دامن کو علم کھینچتا ہی تا اسکی پوشیدگی ظاہر نہ ہووے روایت ہی شیخ ابی عبدالرزاق اور
شیخ ابی البقا عبداللہ عکبری اور شیخ عمر کیمانی اور شیخ عمر بزاز سے کہے سنہ پانسو ستاون ہجری مین
حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اپنے مدرسے مین جو باب ازج کے نزدیک تھا دو دھہ بیٹے بیٹے
دیر تک ساکت رہے من بعد فرمائے اس ساعت مین علم لدنی کے اسی دروازے میرے دل پر
کھلے ہر ایک دروازے کی چوڑائی آسمان زمین مین جتنا فرق ہی اُتنی ہی پھر اہل خصوص کے
معارف مین حضرت بہت دراز تقریر فرمائے جو اُس سے حاضران مجلس کو دہشت ہوئی اور
آپس مین کہنے لگے ایسا سخن حضرت کے بعد کوئی نہ کہیگا روایت ہی شیخ ابی الرضا محمد بن داؤد
بغدادی مؤدب محاسب سے معروف مفید کہے قطب کے اوصاف دریافت کرنے کی مجھے بہت
آرزو تھی ایکبار سنہ پانسو اڑتالیس ہجری مین مین اور شیخ ابو الخلیل احمد بن سعد بن وہب
بن علی مقری بغدادی رصافہ کی جامع مسجد مین آئے وہان شیخ ابا سعید قیلوی اور شیخ علی
بن ہیتی بیٹھے تھے مین شیخ ابا سعید قیلوی سے قطب کے صفات پوچھا انھون کہے اسکا دریافت
قطب الوقت پر موقوف ہی اہل کون کا امر اُسی کو القا ہوتا ہی مین کہا ہمارے وقت مین قطب

کون ہی کہے قطب الوقت شیخ محی الدین عبدالقادر ہی پھر مین حضرت کی ملاقات کے ارادے سے
بے اختیار اُٹھا تمام لوگان بھی اُسکی آرزو سے میرے ہمراہ ہوئے جب حضرت کے نزدیک آئے تو حضرت
وعظ مین تھے ہم مجلس مین جا بیٹھے حضرت سخن قطع کرکے فرمائے قطب کے اوصاف بیان کرنے کی طاقت
کہان ہی حقیقت مین کوئی راہ نہین مگر قطب کو اسمین مضبوط پکڑ رہی اور کوئی درجہ ولایت مین نہین
مگر وہان اُسکو ثابت راہ ہی اور کوئی مقام نہایت مین نہین مگر اسکو وہان راسخ قدم ہی اور مشاہدے
مین کوئی منازلہ نہین مگر اُسکو وہان گوارا مشرب ہی اور مراقی حضور مین کوئی سیڑھی نہین مگر اسکو
وہان سیرگاہ ہی اور ملک اور ملکوت مین کوئی امر کوئی نہین مگر اسکو وہان کشف خارق ہی اور
عالم غیب و شہادت مین کوئی بھید نہین مگر اسکو وہان مطالعہ ہی اور وجود مین کوئی مظہر نہین مگر اسکو
وہان مشارکت ہی اور قوی کا کوئی فعل نہین مگر اسکو وہان مباطنت ہی اور کوئی نور نہین مگر
اُسکو اُس مین ایک شعلہ ہی اور کوئی معرفت نہین مگر اُسکو اسمین ایک نفس ہی اور سابق کو کوئی
مجری نہین اُسنے اُسکی غایت کو لینے والا ہی اور واصل کو کوئی مسافت نہین مگر اُسنے اُسکی نہایت
کا مالک ہی اور کوئی مکرمت نہین مگر اُسکو اُس کرامت کا خطاب ہی اور کوئی مرتبہ نہین مگر اسکو
اسکے طرف کشش ہی اور کوئی نفس نہین مگر وہ اُسکے پاس محبوب ہی اور وہ عزت کے علم کا حامل ہی
اور قدرت کی تلوار کا کھینچنے والا ہی اور دست قدرت کا حاکم ہی اور محبت کے لشکرونکا بادشاہ ہی
اور تولیت و عزل کا ولی عہد ہی اُسکا ہمنشین اُس سے متفاوت نہین کرتا اور اُسکا شہود اُس سے
پوشیدہ نہین رہتا اور اسکا حال اُس سے مستور نہین ہوتا اور اُسکے جاگے سے کوئی جا کا بلند نہین اور
اُسکی معنی سے کوئی معنی بالا نہین ور کسیکا وجود اُس سے کاملتر نہین اور اُسکا شہود سب سے ظاہر تر ہی
اور وہ شریعت کا بہت تابع ہی کہ کوئی اسکا مقابلہ نہین کرسکتا اور وہ کائن و بائن ہی متصل و
منفصل ہی ارضی و سماوی ہی قدسی و غیبی ہی اور وہ واسطہ وہ خالصہ ہی وہ ایک بشر ہی ناہی و آمر اور

اور اسکو ایک حد ہی ہان منتہی ہوتا ہی اور ایک صف ہی اُس ہی مین منحصر دوسرے مین وہ وصف
نہین اور اسپر ایک تکلیف ہی واجب کی دوسرے پر وہ تکلیف نہین حضرت اسکے بعد بھی قطب کے
چند اوصاف بیان فرما کے یہہ ابیات بداہتہً کہے شعر مَا فِی الصَّبَابَۃِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ
اِلَّا وَلِیْ فِیْہِ الْاَلَذُّ الْاَطْیَبُ ؛ عشق مین کوئی چشمہ شیرین نہین مگر مجھے اُس مین حصہ بہت
ہی خوش مزا خوشبو اَوْ فِی الْوِصَالِ مَکَانَۃٌ مَخْصُوْصَۃٌ ؛ اِلَّا وَمَنْزِلِیْ اَعَزُّ وَاَقْرَبُ
اور وصال مین کوئی مرتبہ مخصوص نہین مگر میری منزلت بہت نیک اور قریب ہی وَہَبَتْ لِیَ الْاَیَّامُ
رَوْنَقَ صَفْوِهَا ؛ فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ ؛ مجھے بخشتے ایام اپنے صفائی کے
خوبیان سو اسکے چشمے شیرین ہوے اور پینے کا جاگا بہتر ہوا وَغَدَوْتُ مَخْطُوْبًا بِکُلِّ
کَرِیْمَۃٍ ؛ لَا یَهْتَدِیْ فِیْهَا اللَّبِیْبُ وَیَخْطُبُ ؛ اور ہوا مین ہر خوبی کا مانگے ہوا جو راہ
نہین پاتا ہی اُسمین عاقل اور مخاطب نہین ہوتا ؛ اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا یَخَافُ جَلِیْسُهُمْ
رَیْبَ الزَّمَانِ وَلَا یَرٰی مَا یَرْهَبُ ؛ مین ان لوگون مین ہون جو ہمنشین انھونکا
ڈرتا نہین زمانے کی سختی سے اور دیکھتا نہین وہ جو ڈرے قَوْمٌ لَهُمْ فِیْ کُلِّ مَجْدٍ رُتْبَۃٌ ؛
عُلْوِیَّۃٌ وَبِکُلِّ جَیْشٍ مَوْکِبُ ؛ لوگ ان ہین انھون کو ہر شرف مین رتبہ ہی بلند اور لشکر
مین جلوہ ہی اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاُ دَوْحَهَا ؛ طَرَبًا وَفِی الْعَلْیَاءِ بَازٌ
اَشْهَبُ ؛ مین خوشیان کا بلبل ہون بھرتا ہون باغون کو خوشی سے اور آسمان مین
شہباز ہون اَضْحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیْئَتِیْ طَوْعًا وَمَهْمَا رُمْتُہٗ
لَا یَعْزُبُ ؛ ائے ہین دوستون کے لشکر ان میرے حکم کے نیچے آرزو سے اور جب مین اسکو طلب کرتا ہون
تو دور نہین ہوتا اَصْبَحْتُ لَا اَمَلًا وَلَا اُمْنِیَّۃً اَرْجُوْ وَلَا مَوْعُوْدَۃً اَتَرَقَّبُ
ہوں مین نہ آرزو طمع کی اور نہ امید اور نہ وعدہ جو اسکی امید رکھون مَا زِلْتُ اَرْتَعُ فِیْ

مَیَادِیْنِ الرِّضَا؛ حَتّٰی وُهِبْتُ مَکَانَةً لَا تُوْهَبُ؛ مین تھا رضامندی کے میدانون
مین چرتا ہوا یہانتک کہ دئے گیا مجھے ایک مرتبہ جو دوسرکو نہین دئے جاتا ہی اَضْحَی الزَّمَانُ کَحُلَّةٍ
مَرْقُوْمَةٍ؛ یَّتَزَهُوْ وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ؛ زمانہ ہوا نقشی خلعت سا
جھمکتا ہوا اور ہم اُسکے سنہری ور دامن ہین اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا؛ اَبَدًا
عَلٰی فَلَكِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ؛ غروب ہوے اول کے لوگون کے آفتابان اور ہمارا آفتاب ہمیشہ
بلندی کے آسمان پر غروب نہین ہوتا من بعد حضرت کہے تمام پرندے بولی بولتے ہین اور کام نہین کرتے
باز کام کرتا ہی بولی نہین بولتا اسلئے بادشاہون کے ہاتھ اسکو جا گاہ ہو یہہ کہے بعد شیخ علی بن ہیتی
قدس سرہ اُٹھہ کے حضرت کے قدم کو بوسہ دئے روایت ہی شیخ ابی الحسن جوسقی رحمۃ اللہ علیہ سے کہے
مین اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ بقا ابن بطو قدس سرہما ایکروز شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے نزدیک
حاضر ہوئے حضرت فرمائے ہر طیلے مین میرا ایک نر ہی کوئی اسکی برابری نہین کر سکتا اور ہر زمین
مین میرا ایک گھوڑا ہی اسپر کوئی سبقت کر نہین سکتا اور ہر لشکر مین میرا ایک بادشاہ ہی اُسکی
کوئی مخالفت نہین کر سکتا اور ہر منصب مین میرا ایک خلیفہ ہی معزول نہین ہوتا روایت
ہی ایکروز شریف مسعود بن عمر ہاشمی مقری رحمۃ اللہ علیہ حضرت کے روبرو یہہ آیت پڑہا نَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ حضرت قاری کو فرمائے ای لڑکے خاموش ہو بعد حضرت ایک آواز
کرکے کہے کب تک ہم تیری حمد کرین اور کب تک تیری تسبیح کرین اور کب تک تیری تقدیس کرین تسبیح کرنے والے
ہمین ہین تم اپنے اسرار ظاہر کرے اور ہم اسکو دیاہے پھر قرب تو ہم کو فنا کرتا ہی اور رویت ہیجان کرتی ہی
پھر کون ہم سے جاوے بعد سر اٹھا کے حضرت کہے خدا کے فرشتے اترو ہماری مجلس مین حاضر ہو کیونکہ
ہماری جماعت تمھاری جماعت سے کبھی بہت کامل ہوتی ہی روایت ہی شیخ عبد الکریم جیلی سے کہے
ایک روز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرمائے ای پیغمبران اور ای رسولان تم اگرچہ ملقب ہوئے ہین

نبوت سے لیکن خدا تعالی ہم کو کچھ حیران عطا کیا ہی جو تم کو نہیں دیا جائے اس قول سے حضرت
کو انبیا پر فضیلت ہو سو لازم نہیں آتا کیونکہ انبیا کی فضیلت متفق علیہ ہے اولی یہی ہے اس کلام
کا معنی صاحبان حال کے دریافت و تاویل پر موقوف رہے **چھٹی نہر حضرت قدمی ھذہ
علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمانیکے بیان میں** اس نہر میں چار جدول ہیں پہلی جدول
میں صورت مجلس کا بیان ہی **روایت** ہی شیخ ابی الثنا محمود بن احمد کردی حمیدی جیلانی بغدادی
شافعی اور شیخ شرف الدین ابی عبداللہ محمد بن علی شنبکی شافعی اور شیخ ابی محمد عبداللہ بن احمد خشاب
بغدادی حنبلی نحوی اور شیخ ابی بکر عبداللہ بن نصر بن حمزہ تیمی بکری بغدادی حنبلی اور حافظ ابی العز
عبدالمغیث بن ابی الحرب زہیر بن علوی بغدادی حربی حنبلی سے کہے بغداد میں محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
کی مجلس میں حضرت کی رباط میں جو حلبے میں ہی ہم حاضر ہوئے اس روز حضرت کی مجلس میں عراق
کے اکثر مشایخ حاضر تھے چنانچہ اس مجلس میں شیخ علی بن ہیتی زریرانی اور شیخ بقا بن بطو نہر ملکی
اور شیخ ابی سعد قیلوی اور شیخ موسی بن ماہین زولی بیت اللہ کے قصد سے نکل کے بغداد کو پہنچے تھے
اور شیخ ابی النجیب عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی اور شیخ ابی المکارم اکبر معمر اور شیخ ابی العباس احمد
بن علی جوسقی صرصری اور شیخ ماجد کردی اور شیخ ابی حکیم ابراہیم بن دینار نہروانی اور شیخ ابی عمرو عثمان
بن مرزوق قرشی بغداد کو بزرگوں کی ملاقات واسطے آئے تھے اور شیخ مکارم اکبر مطر باذرائی اور شیخ جاگیر
اور شیخ خلیفہ بن موسی الاکبر اور شیخ صدقہ بن محمد بغدادی اور شیخ یحیی بن محمد دوری معروف بہ مرتعش
اور شیخ ضیاء الدین ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی جولی اور شیخ ابی عبداللہ بن محمد دریانی قزوینی کہ
بغداد کو آئے تھے اور شیخ ابی عمرو عثمان بن مرزوق بطایحی اور شیخ قضیب البان موصلی اور شیخ
ابی العباس احمد بقلی معروف بہ یمانی اور شیخ ابی العباس احمد بن علی قرشی کہ تصرفات ظاہر رکھتے تھے
اور انھوں کے شاگرد شیخ داؤد بن سلیمان کہ جوان تھے اور پانچوں وقت کی نماز مکہ معظمہ میں پڑھتے تھے

اور شیخ ابی عبداللہ محمد بن احمد معروف بہ خلص اور شیخ ابی عمرو عثمان بن احمد عراقی معروف بہ شولی کہتے ہین کہ وہ رجال الغیب مین تھے اور شیخ سلطان بن احمد مزین اور شیخ ابی بکر بن عبد المجید شیبانی معروف بہ مجازی اور شیخ ابی العباس احمد بن الاستاد اور شیخ ابی محمد احمد بن عیسی معروف بہ کوسج اور شیخ مبارک بن علی جمیل اور شیخ ابی البرکات بن معدان عراقی اور شیخ عبد القادر بن حسن بغدادی اور شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی عطار اور شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قاید اوانی اور شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز کہ جوان تھے اور شیخ شہاب الدین عمر بن شیخ محمد سہروردی کہ یہہ بھی جوان تھے اور شیخ ابی الثنا محمود بن عثمان بقال اور شیخ ابی حفص عمر بن ابی نصر غزال اور شیخ ابی محمد حسن فارسی بغدادی اور شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی کہ جوان تھے اور شیخ ابی حفص عمر کمیماتی اور شیخ عبادہ اور شیخ مظفر جمال اور شیخ ابی بکر حمامی معروف بہ مزین اور شیخ جمیل بدوی صاحب خطوہ و زعقہ اور شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی اور شیخ ابی الحسن جوسقی معروف بہ ابی عرجا اور شیخ ابی محمد عبد الحق حریمی اور قاضی ابی یعلی محمد بن محمد فرا و غیرہم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین حاضر تھے اور حضرت سخن فرماتے تھے اثنای سخن مین حضرت کا دل حاضر ہوا سو فرمائے قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ یعنی میرا یہہ قدم خدا کے ہر ولی کے گردن پر ہے پھر شیخ علی بن ہیتی اٹھہ کے کرسی پر چڑھے اور حضرت کے قدم کو اپنے گردن پر رکھے اور حضرت کے دامن کے نیچے آئے اور حاضران مجلس تمام اپنے گردنونکو جھکائے

دوسری جدول گردنان جھکانے کے بیان مین اس جدول مین تین شعبے ہین پہلا شعبہ حاضران مجلس مین روایت ہی شیخ ابی بکر احمد بن شیخ ابی الغنایم اسحق بن بطو نہر ملکی سے کہے کہ مین اپنے چچا شیخ بقا بن بطو کے ہمراہ مجلس مین حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر تھا حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ شیخ بقا بن بطو اپنی گردن جھکائے روایت ہی شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہ مین مجلس مین ہمارے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر تھا حضرت

شیخ بقا بن بطو

فرمائے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله میرتی بازو سے شیخ بقا بن بطو تھے سو اپنی
گردن جھکا دئے روایت ہی شیخ ابی الخیر سعد بن ابی سعد قیلوی اور شیخ ابی محمد طلحہ بن مظفر
بن غانم علثی سے کہے بغداد مین رباط مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ہم حاضر تھے حضرت فرمائے
قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله شیخ ابو سعد قیلوی اپنی گردن جھکا دئے روایت
ہی شیخ ابی محمد رجب بن ابی منصور بن نصر اللہ عونی داری نصیبینی سے کہے مین اور شیخ ابی مسعود حارثی
سنہ چھے سو ستر ہجری مین شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات واسطے
یعقوبا کو گئے اور انھون سے پوچھے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے "قدمی هذه علی رقبة
کل ولی الله" تو شیخ علی بن ہیتی حضرت کا قدم اپنی گردن پر لئے یا نہین شیخ علی یعقوبی کہے مین
اس مجلس مین حاضر تھا شیخ علی بن ہیتی کو دیکھا کرسی پر آکے حضرت کا قدم لیکے اپنی گردن پر رکھے
اور حضرت کے دامن کے نیچے آئے اور کہے اس مین حضرت کی پوری اطاعت ہی روایت ہی
شیخ ابی محمد عبد اللطیف بن شیخ ابی النجیب عبد القادر سہروردی سے کہے میرے والد شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر تھے حضرت فرمائے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله
میرے والد اپنی گردن جھکا دئے اور تین بار کہے علی راسی یعنے یہہ قدم میرے سر پر ہی روایت
ہی شیخ ابی الفتوح یحییٰ بن شیخ ابی السعادات سعد اللہ بن ابی عبد اللہ تکریتی سے کہے مین اپنے والد
کے ہمراہ تکریت سے کبھی شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو آتا اور کبھی شیخ موسی بن ماہین زولی
کی ملاقات واسطے ماردین کو جاتا ایکبار ہم شیخ موسی کے ہمراہ بغداد کو آئے اور شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوے حضرت فرمائے قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله
شیخ موسی اپنی گردن جھکا دئے روایت ہی شیخ مرزوق بن جمیل بن سلامہ قرشی حنبلی
مصری سے کہے ایکبار مین مصر سے حج کو گیا وہان سے بغداد کو بزرگون کی ملاقات واسطے آیا

ر شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوا اس روز وہان عراق کے بڑے بڑے
مشائخ حاضر تھے میری ایک بازو سے شیخ ابی الکرم اکبر معمر تھے اور ایک بازو سے شیخ ابی عبداللہ
محمد ربانی قزوینی تھے حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حاضران
مجلس تمام اپنے گردنان جھکا دئے اور مین بھی اتنا سر جھکا دیا کہ قریب ہوا زمین کو پہنچے اور شیخ
ابوالکرم بھی اس ہی طرح کئے جب لوگ وہان سے پھرے شیخ ابوالکرم مجھے کہے روئے زمین پر
کوئی ولی اللہ باقی نہین رہا مگر اپنی گردن جھکا دیا مگر ایک شخص اصفہان مین اپنی گردن جھکایا
پھر حال اسکا سلب ہوا ابو عبداللہ ربانی بھی انھونکی تصدیق کئے روایت ہی شیخ ابی النجاۃ سلیمان
بن شیخ ماجد کردی سے کہے مین اپنے والد کے ساتھ رباط مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حاضر
تھا حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ پھر میرے والد اپنی گردن جھکا دئے
روایت ہی شیخ ابی المجد سے کہے مین حبش کے ملک مین شیخ مکارم کی ملاقات کیا وہان سے انھون
بغداد کو آئے اور شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کی رباط مین حاضر ہوئے مین بھی انکے ہمراہ تھا
اور وہان عراق کے اکثر مشائخ حاضر تھے شیخ مکارم درمیان ہین شیخ ابی النجیب عبدالقاہر سہروردی
اور شیخ سلطان مزین کے بیٹھے حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اثنائے وعظ مین فرمائے قدمی
ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ شیخ مکارم اپنی گردن جھکا دئے حاضران مجلس بھی اپنے
گردنون کو خم دئے روایت ہی شیخ یحیی بن برکت بغدادی سے کہے مین رباط مین شیخ الاسلام
محی الدین رضی اللہ عنہ کے جو جلسے مین تھا حاضر ہوا وہان اکثر مشائخ جمع تھے اور مین شیخ خلیفہ کی
بازو سے بیٹھا تھا اس مین حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ شیخ خلیفہ اپنے
سر کو جھکا دئے اور کہے کیا عجب ہے سخن فرد عصر کا ہی روایت ہی شیخ ابی حفص عمر بن مصدق
بن حسین واسطی شافعی سے کہے مین شیخ ابی عمرو عثمان بن مرزوق بطائحی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک

شیخ ابوالکرم اکبر معمر
شیخ ابو عبداللہ محمد ربانی

شیخ ماجد کردی

شیخ مکارم

شیخ خلیفہ

شیخ عثمان بن مرزوق

مدت تک رہکے انھون کی خدمت کیا ایکبار تین روز وہان رہا چوتھے روز صبح کو کہے ای عمر میرا ارادہ
بغداد کو جانیکا ہی مین کہا یا سیدی مین بھی تمھارے ہمراہ ہوؤن کہے خدا تعالی کا نام لے اور میرے پیچھے
ہو اور تیرا قدم میرے قدم کی جگھہ رکھہ پھر شیخ بطایح سے نکلے مین پیچھے ہوا اور میرا قدم انھون کے قدم کی
جگھہ پر رکھا سو تھوڑے وقت مین بغداد کو پہنچے اور شیخ الاسلام عبد القادر رضی اللہ عنہ کے دربار
مین حاضر ہوے وہان عراق کے اکثر مشایخ حاضر تھے حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبة کل
ولی اللہ حاضران مجلس اپنے گردنون کو جھکا دئے اور شیخ ابو عمرو بھی اپنی گردن جھکا دئے من بعد شیخ
ابا عمرو کو محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرمائے تو اپنے مکان کو جلد جا شیخ ابو عمرو عثمان وہان سے اُسی
وقت نکلے اور مین بھی پیچھے اُنھون کے ہوا اور میرا قدم اُنھون کے قدم کی جگھہ پر رکھتا تھا تھوڑے وقت
مین بطایح کو پہنچے مین شیخ ابا عمرو سے پوچھا حضرت کیا واسطے بغداد کو گئے بھی اُس ہی روز
وہان سے پھر کے آئے شیخ کہے مجھے حضرت کی مجلس مین حاضر ہونیکا حکم ہوا تھا ورنہ بغداد کو جانیکا
مجھے کچھہ کام نتھا دوسرا شعبہ حضرت کی مجلس سے غائب تھے سو لوگون کے بیان مین
روایت ہی شیخ ابی حفص عمر طفسونجی سے کہے ایک روز میرے والد شیخ عبد الرحمن طفسونج مین
لوگون کے درمیان اپنی گردن جھکا دئے اور کہے علی رأسی یعنے میرے سر پر ہی ہم اُسکا سبب
پوچھے شیخ فرمائے اسوقت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ بغداد مین فرمائے ہین قدمی ھذہ علی
رقبة کل ولی اللہ وہ تاریخ ہم لکھہ رہے پھر بغداد سے اُس ہی طرح خبر پہنچی روایت
ہی ابی الفتح محمد بن ابی المظفر عبد السمیع بن عبد اللہ قرشی سے کہے کہ مین شیخ ابی محمد بن عبد البصری کے
نزدیک آیا انھون اپنے دوستون کے ساتھہ سخن کرتے کرتے ایک لحظہ خاموش ہوئے لوگ بھی
انکے ادب سے خاموش ہوئے پھر اپنے سر کو زمین پر رکھہ دئے اور کہے میرے سر پر جب شیخ گھر کو گئے
مین بھی انکے ہمراہ ہوا اور خدا کی قسم دیکے کہا مجھے آپ اس فعل سے خبر دیو جو آج کے روز کئے

شیخ عبد الرحمن طفسونجی

شیخ ابو محمد بن عبد البصری

اور آپ ایسا کبھی نہیں کیئے تھے کہے اسوقت بغداد مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے ہین
قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله روئے زمین پر کوئی ولی باقی نہین رہا مگر ایسا ہی
کیا پھر مین وہ تاریخ لکھ رکھا جب بغداد کو گیا ویسا ہی خبر پایا روایت ہے شیخ ابی محمد سے
شیخ حیات بن قیس حرانی
کہے ایک روز شیخ حیات بن قیس حرانی اپنی گردن جھکا کے کہے میری گردن پر ہے اُن کے فرزند
شیخ ابی حفص اسکا سبب پوچھے کہے ہمارے پیر شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ اسوقت بغداد مین فرمائے
ہین قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله روایت ہے شیخ ابی عمر عثمان بن عاشورا
شیخ سوید سنجاری
سنجاری سے کہے ایک روز ہمارے پیر شیخ سوید سنجاری سنجار مین اپنی رباط مین سر جھکا دیئے
اور کہے میرے سر پر ہے شیخ حسین تلعفری اسکا سبب پوچھا کہے اسوقت بغداد مین شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے ہین قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله روایت ہے شیخ
اسمعیل بن سوید سنجاری سے کہے میرے والد شیخ سوید سنجاری اکثر محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے
مناقب ذکر کرتے اور خدا تعالی کا فضل جو انھون پر ہے بیان کرتے اور میرے والد کی کوئی مجلس
خالی تھی جو اُس مین ذکر نکرے ہو ایکبار میرے والد اپنا سر جھکا کے کہے میرے سر پر ہے شیخ حسین
تلعفری اسکا سبب پوچھے میرے والد کہے اسوقت بغداد مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے
ہین قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله پھر ہم تاریخ لکھ رکھے بعد بغداد سے ویسی ہی
شیخ احمد بن حسین رفاعی
خبر آئی روایت ہے شیخ ابی الفرج عبد الرحیم اور شیخ ابی الحسن سے کہے ہم ام عبیدہ مین شیخ احمد رفاعی
قدس سرہ کے رواق مین تھے شیخ احمد رفاعی اپنا سر جھکا دئے اور کہے میری گردن پر ہے ہم اُسکا
شیخ ارسلان دمشقی
سبب پوچھے کہے اسوقت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ بغداد مین فرماتے ہین قدمی هذه علی رقبة
کل ولی الله روایت ہے شیخ ابی محمد زعیب رجبی سے کہے شیخ رسلان دمشقی قدس سرہ
دمشق مین گردن جھکا دئے اور کہے اسوقت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے ہین قدمی

هذه علی رقبه کل ولی لله روایت ہی شیخ ابی صالح مغربی تبریزی سے کہے ہمارے پیر شیخ ابو مدین شعیب مغربی
شیخ ابو مدین شعیب مغربی ایک روز مغرب مین اپنے دوستون کے درمیان گردن جھکا دیے
اور کہے ای بار تعالی مین اُن ہی لوگون مین ہون تجھے اور تیرے فرشتونکو گواہ رکھتا ہون تحقیق
مین سنا اور اطاعت کیا یاران سب اسکا پوچھے شیخ کہے اسوقت بغداد مین شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ فرماے ہین قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله پھر ہم وہ تاریخ لکھہ رکھے
ہمارا ایک آشنا جب عراق سے آیا سو ویسا ہی خبر دیا روایت ہی شیخ حسن بن ابی محمد شیخ ابو محمد عبدالرحیم حسینی قناوی
عبدالرحیم حسینی مغربی مصری سے کہے میرے والد شیخ عبدالرحیم قنا مین یکایک اپنی گردن جھکا دیے
اور کہے صدق الصادق الصدوق لوگ پوچھے وہ صادق کون ہی کہے شیخ محی الدین
عبدالقادر ہی تحقیق بغداد مین اسوقت کہا ہی قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله پھر
اور خدا کے تمام مردان مشرق و مغرب مین اسکی اطاعت کئے ہین پھر ہم تاریخ لکھہ رکھے شیخ
جیسا فرماے تھے ویسی خبر آئی روایت ہی شیخ ابی محمد عبداللہ بطایحی سے کہے کہ شیخ عدی شیخ عدی بن مسافر اموی
بن مسافر اموی جب سفر کا قصد کئے اپنے ساتھہ نماز پڑھنے واسطے مجھے شیخ محی الدین عبدالقادر
رضی اللہ عنہ سے درخواست کئے حضرت مجھے اذن دئے مین انکے ہمراہ پانچ سال نماز پڑھتا رہا شیخ عدی
اپنے زاویے سے نکل کے کوہ لالش کو جاتے اور اُن کے ہاتھہ مین بیر کی لکڑی کا عصا رہتا اس سے
زمین پر دائرہ کھینچتے اور اس دائرے مین بیٹھتے اور کہتے جو شخص شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے
وعظ سننے کا ارادہ رکھتا ہی تو اس دائرے مین بیٹھے ہوون کے بڑے بڑے یاران اُس
دائرے مین بیٹھہ کے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا کلام سنتے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
اسوقت اپنی مجلس والونکو فرماتے شیخ عدی بن مسافر کے انکھہ تمھارے درمیان ہی ایک روز
شیخ عدی اس دائرے مین بیٹھے تھے سو اپنی گردن جھکا دئے قریب ہوا سر زمین کو پہنچے

جب شیخ ان سے اٹھکے اپنے زاویے کو گئے انھونکو ایک وجد عظیم ہوا اور اولیا کے حال کے وصف مین بہت بہتر سخن فرمائے پھر انھون سے پوچھے آپ گردن کیا واسطے جھکا دیے کہے آج شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ بغداد مین فرمائے ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ ہم وہ تاریخ لکھہ رکھے مسافران جب بغداد سے آئے تو ویسی ہی خبر دیے شعر اشعبہ علی العموم گردنان جھکائے سو ہیا ہین

روایت ہی شیخ ابی یوسف یعقوب بن بدران بن منصور بن بدران انصاری مغربی سے کہے کہ سنہ چہے سو اکیس ہجری مین بغداد کو قاضی القضاۃ ابی صالح نصر کی ملاقات واسطے آیا انھونکو ان کے دادا کا مدرسہ جو باب ازج مین تھا پایا ان کے نزدیک ایک جماعت بیٹھی تھی ایک شخص پوچھا آپ کے جد بزرگوار جو فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اسمین آپ کیا سنے ہین کہے میرے والد ابی بکر عبد الرزاق اور میرے چچایان ابی عبد الرحمن عبد اللہ اور ابی عبد اللہ عبد الوہاب اور ابی اسحق ابراہیم متفرق اوقات مین فرماتے تھے جب والد ہمارے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمائے اسوقت پچاس سے زیادہ بڑے بڑے مشائخ عراق کے حاضر تھے وہ سب اپنے گردنون کو جھکا دیے اور شیخ علی بن ہیتی حضرت کے قدم کو اپنی گردن پر رکھے مین بعد ملکون کے مشائخون سے خبر آئی کہ ہر شیخ اپنی مجلس مین گردن جھکا دیا اور حضرت کے مقولے سے لوگونکو خبر دیا اور کسی مشائخ سے اسکی انکار کی خبر نہین آئی روایت ہی شیخ عوض بن سلامہ بغدادی سے مصاحب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے کہے مین اور شیخ محمد شبلی اور شیخ ابو محمد عبد الباقی بن عبد الجبار ہروی اور شیخ ابو عبد اللہ اشیاہ میر بن محمد جیلانی ملکی بغداد سے شیخ ابی محمد ماجد کردی کی ملاقات واسطے جبل کو گئے شیخ ماجد ہماری بہت خاطرداری کیے اور اپنے نزدیک کتنے روز رکھے جب ہم شیخ سے جانے کی رخصت چاہے تو شیخ فرمائے تم کو مین ایک نوشتہ دیتا ہون تم اسکو میرے سے نقل کرو جب شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ فرمائے

قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله کوئی ولی اسوقت روی زمین پر باقی نرہا مگر اپنی گردن حضرت
کی تعظیم واسطے جھکا دیا اور حضرت کے مرتبے کا اقرار کیا اور صلحاء جن کی کوئی مجلس باقی نہین مگر
اسمین یہہ ذکر ہی اور جن حضرت کے نزدیک آکے حضرت کے ہاتھہ پر توبہ کیئے اور حضرت کے دروازے پر
ہجوم کیئے یہہ قصہ کہکے شیخ ہم کو رخصت کیئے شیخ ماجد کا مقولہ ہمارے دلون مین بہت عظیم معلوم ہوا
پھر ہم وہان سے شیخ مطر بازرائی کی ملاقات کو گئے شیخ مطر رحمۃ اللہ علیہ ہم کو کہے میرا بھائی
شیخ ماجد جو کہا سو سچ کہا روایت ہی شیخ ابی الخیر عطا ابن عبد العزیز بن نعیم بن نازولہ
بن قیماز بن برزین مصری سے کہے سنہ پانسو چھیاسی ہجری مین مکہ معظمہ مین رہتا تھا
اسوقت شیخ لولوا رمنی وہان قطب تھے اور انفاس کے محافظ اور شیخ عبد اللہ ماردینی انکی خدمت کرتے تھے
ایک روز مین شیخ لولوا رمنی کے نزدیک حاضر ہوا وہان شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد سہرمی اور شیخ ابو عبد اللہ
محمد دلسی اور شیخ صلاح الدین معروف بہ امام الحرمین اور شیخ ابو حفص عمر بن محمد مغربی اور شیخ
ابو محمد عبد اللہ بن ایدغمش ماردینی حاضر تھے مین شیخ لولو کا حال خدا تعالی کے ساتھہ ایسا دیکھا
کہ اسوقت ویسا کسی کو نہ دیکھا میرے دل مین آیا حضرت کون سے شیخ کے طرف منسوب ہین
شیخ میرے خطرے پر آگاہ ہوکے کہے ای عطا میرا پیر شیخ عبد القادر ہی فرمایا ہی قدمی هذه
علی رقبة کل ولی الله اور جھکائے ہین تمام روی زمین مین تین سو تیرہ ولی اپنے گردنونکو
حرمین شریفین مین سترا مرد اور مغرب مین ستائیس مرد اور یمن مین تئیس مرد اور حبش مین گیارہ مرد
اور سد یاجوج وماجوج مین ساتھہ مرد اور عراق مین سات مرد اور عجم مین چالیس مرد اور شام
مین تیس مرد اور مصر مین بیست مرد اور سراندیپ جنگل مین سات مرد اور کوہ قاف مین سینتالیس
مرد اور جزائر بحر محیط مین چوبیس مرد باقی اور اطراف مین اور رجال الغیب بھی ان ہی مین ہین
تیسری جدول اس قول کے صادر ہونیکا منشا اور اسکے بعد اولیا حضرت کی

تھا کئے سو بیان میں روایت ہی شیخ ابی الحسن علی ابن عبداللہ بھری بغدادی رحمۃ اللہ سے کہے
مین سنہ چھ سو تیس ہجری مین بغداد کو آیا اور ایک مجلس مین حاضر ہوا وہان بغداد کے سب مشایخ
جمع تھے انکے درمیان شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمائے
تھے سو قول کا بیان آیا شیخ خلیل بن ابی العباس حمد صرصری کہے سنہ پانسو اٹھاسی ہجری مین
مین شیخ ابی سعود کی ملاقات کیا اور یہہ قول صادر ہونیکا سبب پوچھا شیخ ابی سعود کہے مین اس
وقت حاضر تھا اور یہہ قول حضرت کے دل کو باطن سے آیا وہان اسوقت کے اعیان مشایخ سے پچاس
آدمی حاضر تھے وہ سب اپنے گردنون کو جھکا دئے اور عاجزی کے نشانیان ان سبھون پر ظاہر ہوئے
اور شیخ علی بن ہیتی کرسی پر آکے حضرت کے قدم کو اپنی گردن پر رکھے پھر شیخ ابوالحسن خفاف بغدادی
کہے مین بھی شیخ ابی سعود سے یہہ بہت بار سنا ہون اور شیخ ابوعثمان بن سلیمان معروف بہ قصیر کہے
عاشورے کے روز سنہ پانسو چوراسی ہجری مین شیخ ابی عبداللہ محمد بن قاید اوانی کی مین ملاقات کیا وہ
بھی ایسا ہی کہے روایت ہی شیخ ابی سعد قیلوی اور شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک واسطی اور
شیخ ابی محمد عبداللہ بن ابی الحسن شامی بغدادی سے کہے کہ جب فرمائے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ قدمی
ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تو حقتعالی انکے دل پر تجلی کیا اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے طرف سے انکو خلعت ملنون پر ایک جماعت ملائکہ مقربین کے آئی اور حضرت اس خلعت کو اگلے
پچھلے سب اولیا کے روبرو پہنے زندے اپنے جسدون سے اور مردے اپنے ارواح سے حاضر تھے اور فرشتے
اور رجال الغیب حضرت کی مجلس کے گرداگرد ہوا مین صفوف باندھکر اتنے کھڑے تھے کہ انکے سبب
افق نظر نہین آتا تھا اور روے زمین مین کوئی ولی باقی نہ رہا مگر اپنی گردن جھکایا روایت ہی شیخ
بقا ابن بطو نہر ملکی سے کہے جب محبوب سبحانی فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرشتے
کہے تو نے سچ کہا اے عبدالقادر روایت ہی شیخ ابی محمد عبدالرحمن بن شیخ ابی حفص عمر بن ابی نصر

بن نصر بن علی بن عبد الدایم بغدادی واعظ سے معروف بہ ابن غزال کہے سنہ پانسو اٹھتر ہجری
مین مین شیخ ابا عبد الرحمن عبد اللہ بن شیخ الاسلام محی الدین رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو ان کے
والد کے مدرسے مین جو باب ازج کے نزدیک تھا آیا اور اُن سے پوچھا تمھارے والد جب فرمائے
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ تم بھی حاضر تھے شیخ کہے مین بھی حاضر تھا اور وہان
اسوقت کے اعیان پچاس مرد سے زیادہ حاضر تھے تمام اپنے گردنونکو حضرت کے آگے رکھے
جب مجلس برخاست ہوی سوائے شیخ مکارم اور شیخ محمد خاص اور شیخ محمد بن احمد قزوینی اور انکے
شاگرد شیخ داؤد کے کوئی باقی نرہا مین اور میرے بھایان شیخ عبد العزیز اور شیخ عبد الجبار انکے
نزدیک آکر بیٹھے شیخ مکارم کہے آج کے روز خدا تعالی مجھے مشاہدہ کروایا کہ روے زمین پر کوئی ولی
باقی نرہا گیا قریب کیا بعید مگر دیکھا علم قطبیت کا حضرت کے آگے کھڑے کئے ہین اور تاج غوثیت کا
انکے سر پر رکھے ہین اور خلعت تصریف عام کی عزل کرنا اور تولیت دینا ہے تمام موجودات کے انکو
پہنائے ہین طراز اس خلعت کا شریعت ہی اور بز اسکا حقیقت ہی اور سنا مین حضرت کو فرمائے
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ پھر ہر ولی اپنا سر آگے رکھہ دیا اور دل سے عاجزی کیا
یہانتک کہ دس ابدال جو خاصان مملکت اور بادشاہان وقت تھے وہ بھی اپنے گردنونکو جھکائے
مین پوچھا وہ دس ابدال کون ہین کہے شیخ بقا بن بطو اور شیخ ابو سعد قیلوی اور شیخ علی بن ہیتی
اور شیخ عدی بن مسافر اموی اور شیخ موسی بن ماہین زولی اور شیخ احمد رفاعی اور شیخ عبد الرحمن
طفسونجی اور شیخ ابو محمد بن عبد البصری اور شیخ حیات بن قیس حرانی اور شیخ ابو مدین شعیب
مغربی یہ سنکے شیخ محمد خاص اور شیخ محمد بن شیخ احمد قزوینی اُن کے قول کی تصدیق کئے پھر مین اور میرے
بھایان اسکو یاد کئے اور اپنے نزدیک لکھہ رکھے ابن غزال کہتا ہے پھر مین وہان سے اُنھون کے بھایان
شیخ عبد الجبار اور شیخ عبد العزیز کے نزدیک آیا اور اس مقولے سے خبر دیا وہ بھی بے تفاوت ایسا کہے

روایت ہی شیخ خلیفہ سے اور وہ اکثر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھتے تھے
کہے مین ایکبار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور کہا یا رسول اللہ شیخ محی الدین عبد القادر
فرماے ہین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے شیخ عبد القادر
راست کہا اور کیون نہ کہیگا وہ قطب ہی اور مین اسکی رعایت مین ہون روایت ہی شیخ
ابی الحسن علی بن محمد بغدادی صوفی حنبلی سے کہے مین ایکمدت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت
کیا جب حضرت فرمائے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ مین بھی حاضر تھا اور عمر
میری اسوقت بیس برس سے زیادہ تھی اور شیخ علی بن ہیتی کرسی پر آئے اور حضرت کا قدم اپنی
گردن پر رکھے جب لوگ پھر گئے شیخ علی کے دوستان اس فعل کا سبب پوچھے شیخ فرمائے
مین جو دیکھا سو تم دیکھتے تو البتہ حضرت کا قدم اپنی گردن پر رکھتے روایت ہی شیخ ابی البرکات
بن صخر سے کہے مین میرے چچا شیخ عدی بن مسافر اموی سے پوچھا شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
کے سوائے دوسرا کوئی سابق کے مشایخون مین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ
کہا ہی کہے کوئی نہین کہا مین اس قول کا معنی پوچھا کہے یہہ کلمہ بی خبر دیتا ہی انکے مقام فردیت
پر اسوقت مین کہا ہر وقت مین کیا ایک فرد ہوتا ہی سو کہے ہوتا ہی پر سوائے حضرت کے کوئی
فرد یہہ کہنے کا مامور نہوا پھر مین کہا ایا حضرت کو یہہ کہنے کو امر ہوا تھا سو کہے تمامی اولیا
اپنے گردنون کو نہین رکھے مگر امر الہی سے جیسا ملائکہ آدم علیہ السلام کو سجدہ نہین کئے مگر بامر الہی
روایت ہی شیخ ابی الحسن علی قرشی سے کہے ایک شخص ابی سعد قیلوی سے پوچھا شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ
جو کہے قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ سو امر الہی سے تھا شیخ کہے امر الہی سے تھا
اس مین کچھ شک نہین وہ کلمہ لسان قطبیت کا ہی ہر زمانے مین قطب ہوتا ہی لیکن بعضے
مامور ہوتے ہین چپ رہنے پر سو انھونکو سوائے سکوت کے گز نہین اور بعضے مامور ہوتے ہین

کلام کرنے پر پھر انھون کو سوائے کلام کئے کے گذیر نہین اور شیخ عبد القادر مقام قطبیت مین سب سے
زیادہ کامل ہین کیونکہ انھون لسان شفاعت مین **روایت** ہی شیخ عبد ربہ البصری سے کہے
کہ جب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ مامور ہوے قدمی ہذہ علی رقبۃ" کل ولی للہ کہنے پر مین دیکھا
مشرق او مغرب کے اولیا کو حضرت کی تعظیم واسطے اپنے سرون کو جھکا دئے مگر ایک مرد بلاد عجم مین اپنا سر نہ جھکایا
سو اسکا حال سلب ہوا **روایت** ہی شیخ ابی المعالی بن راشد عراقی مقدسی سے کہے ماہ رمضان المبارک
مین سنہ پانسو اناسی ہجری مین جمعہ کا دن حران کی جامع مسجد کو شیخ حیات بن قیس حرانی پاس
آیا میرا ارادہ تھا شیخ حیات کا مرید ہوون شیخ فرمائے تیرے پر دوسرے کا نشان ہی مین کہا نا مرد
ہوا ہوون شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے طرف کسی سے انکا خرقہ نہین پہنا شیخ فرمائے ہم ایک زمانہ دراز
شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ کے سائے مین رہے اور انکے چشمہا عرفان سے پیالے پئے حضرت سے سچھا
ایک دم صادر ہوتا تھا اور اسکی روشنائی کا شعاع آفاق مین منتشر ہوتا تھا جیسا اندھیری رات
مین آتش کی روشنی نمود ہوتی ہی اس نور سے اصحاب احوال موافق اپنے مرتبون کے نور لیتے تھے
اور جب حضرت فرمائے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی للہ اللہ تعالی حضرت کا نور تمامی
اولیا کے دل مین زیادہ کیا اور ان کے علوم مین برکت دیا اور انکے احوال مین رفعت دیا بسبب
گردنان رکھنے کے اور حضرت خدا تعالی طرف انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین صلوات اللہ علیہم
اجمعین کی گروہ کے ساتھ گئے **چوتھی جدول** یہ **قول صادر ہوے بعد اولیائے کرام اور**
اصفیائے عظام حضرت کی تعظیم کئے سو بیان مین روایت ہی شیخ ابی القاسم
بطا یحی حدادی شامی سے کہے سنہ پانسو اناسی ہجری مین بزرگون کی ملاقات واسطے مین لبنان
پہاڑ کو آیا وہان ایک مرد اصفہانی تھے شیخ عبد اللہ جیلی نام ان کے نزدیک مین بیٹھکے پوچھا آپ
یہان کتنے سال سے رہتے ہین فرمائے سات برس سے مین کہا آپ یہان کچھ عجیب و غریب چیز

دیکھے ہو تو بیان فرماؤ کہے سنہ پانسو اُنسٹ ہجری مین چاندنی رات تھی دیکھا ہون اُس پہاڑ کے
رہنے والے جمع ہو کر اور لنگریان باندھہ باندھہ کر عراق طرف اُڑھتے ہین میرا ایک آشنا تھا اُس سے
پوچھا تم سب کہان جاتے ہو کہا خضر علیہ السلام ہمکو حکم پہنچائے ہین بغداد کو جاکے قطب کی مجلس
مین حاضر ہونا مین پوچھا قطب کون ہے وہ شخص نے کہا شیخ عبدالقادر ہے مین اسکو کہا تیرے ہمراہ مین
بھی آتا ہون پھر اُسنے مجھے اجازت دیا مین بھی اسکے ساتھ اُڑھا تھوڑے عرصے مین ہم بغداد کو
پہنچے دیکھا تو سب حضرت کے حضور مین صفان باندھکے کھڑے ہین اُنھون کے سرداران حضرت
کو یاسیدنا یاسیدنا کر کے پکارتے اور حضرت رضی اللہ عنہ انھونکو حکم کرتے مین اور وے
اُس حکم کے بجالانے مین بہت جلدی کرتے ہین جب حضرت سب کو رخصت کئے تھے تمام حضرت کے
حضور سے پچھلے پانون ہٹتے ہوے نکلے اور باہر آکے ہوا مین اُڑھے ہین بھی میرے آشنا کے ساتھ
اُڑہا جب لبنان پہاڑ کو پہنچے میرے آشنا سے پوچھا حضرت کے حضور مین کیا واسطے ایسا
ادب کئے اور اُنکا حکم جلد بجالائے اُسنے کہا بھائی ہم اسکا ادب کیون نہ کرین اُسنے فرمایا ہے
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور اسکی اطاعت اور تعظیم کرنیکا ہم کو امر ہوا روایت
ہے شیخ ابی الحسن علی زنجانی ملقب بہ اسد النرسی اور شیخ ابی الثنا محمود بن احمد کردی سے کہے محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمائے بعد تمام اولیا ابدال اوتاد حضرت
کے نزدیک آتے تو سلام اسطور سے کرتے السلام علیک یا ملک الزمان یعنے سلام
تجھپر ای زمانیکے بادشاہ ویا امام المکان اور ای پیشوا جگہہ کے ویا قائما بامر اللہ اور ای
کھڑے ہوے حکم پر خدا کے ویا وارث کتاب اللہ اور ای وارث اللہ کی کتاب کے ویا نائب
رسول اللہ اور ای نائب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ویا من السماء والارض مائدۃ
واھل وقتہ کلھم عائلتہ اور ای وہ جو آسمان مین اسکا سفرہ ہی اور اسکے وقت کے

سب لوگ اسکے محتاج و یا من ینزل القطر بدعوته و یدرّ الفرع ببرکته اور ای وہ
جو برستا ہی مینھ اسکے دعا سے اور اُترتا ہی دودھ کاسون مین اسکی برکت سے **روایت** ہی شیخ
ابو الحسن قرشی سے کہے مین شیخ قضیب البان موصلی سے پوچھا تم کسی کو شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے سا دیکھے ہو
کہے مین انکے مثل کسیکو نہین دیکھا اور حضرت قدمی هذه علی رقبة کل ولی الله فرمائے بعد حضرت
کے روبرو اولیا اور رجال الغیب آتے تو حضرت کی ہیبت سے اپنے سرون کو جھکائے ہوئے رہتے **ساتوین**
نہر حضرت کے کرامات کے بیان مین اس نہر مین دو جدول ہین **پہلی جدول حضرت کے**
کرامات کے اثبات مین امام یافعی مرأت الجنان مین لکھا ہی کرامات شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کے بیحد ہین شمار مین نہین آتے مجھے ایک برا عالم جو حضرت کے صحبت مین تھا سو خبر دیا حضرت کے
کرامات حد تواتر کو پہنچے ہین اور سب کا اتفاق ہی اسپر جو کرامات حضرت سے ظاہر ہوئے سو کسی شیخ
آفاق سے ظاہر نہین ہوے **روایت** ہی شیخ علی بن ہیتی سے کہے میرے زمانون کے مشایخون مین کسیکو
کرامتان شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ سے زیادہ نہین دیکھا جو چاہتا حضرت کی کچھ کرامت
دیکھین تو دیکھتا اور خرق عادت کبھی حضرت سے ظاہر ہوتی اور کبھی حضرت کے ساتھ اور کبھی حضرت مین
روایت ہی شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی اور شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہے کہ واللہ خدا تعالی
ظاہر نہین کیا اور ظاہر نکریگا دنیا باقی رہی تک مثل شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کسی ولی کو اور
کرامات حضرت کے جواہر کی لڑی کے مانند تھے پی در پی اگر کوئی شخص چاہتا تو ایک بیچ مین حضرت
کے بہت سے کرامات گنتا - سمجھے یہہ جو شیخ کہے اللہ تعالی ظاہر نہین کیا اور ظاہر نکریگا دنیا باقی
رہے تک بعضون نے اسپر اشکال کرتے ہین کیونکہ ابی بکر صدیق سب سے افضل ہین ایسا ہی باقی
کے صحابہ بھی اولیا سے افضل ہین سو میرے عقل ناقص مین اسکا جواب یہہ ہی اس مقولے کو فضیلت
پر حمل نکرنا بلکہ فقط کرامتین ظاہر ہونے پر حمل کرنا واقعی ہی صحابہ رضی اللہ عنہم سے اسقدر کرامتین

ظاہر نہیں ہوئے جو حضرت سے ظاہر ہوئے اسکے ظہور سے حضرت کی فضیلت صحابہ پر لازم نہیں آتی صحابہ کو کرامات
ظاہر کرنیکی احتیاج نتھی کیونکہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے دیکھ چکے تھے اور
سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کے شرف سے ہادی ہو چکے تھے انھونکی راہ بتانے سے
بعد کے بہت لوگ ایمان لائے اور دین کے کاموں پر متوجہ تھے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے وقت مین دین
کے بہت سے احکام جاری نہیں ہوتے تھے مسلمانونکو غفلت تھی اسلئے بہت سے کرامات اللہ تعالی نے
حضرت کے ہاتھ پر ظاہر کیا اور بہت سے یہود و نصاری کرامات دیکھکر ایمان لائے چنانچہ محی الدین حضرت
کا لقب ہونا اسپر دلالت کرتا ہی واللہ اعلم **دوسری جدول حضرت کے کرامات کی
تفصیل مین** اسمین پچیس شعبے ہین پہلا شعبہ **وہ جو تعلق رکھتا ہی حضرت کی ذات سے**
رضی اللہ عنہ **روایت ہی** شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک واسطی اور شیخ ابی سعود مدلل
اور شیخ عمر براز اور شیخ ناصر الدین بن قایداوانی سے کہے ایکروز شیخ بقا ابن بطو اور شیخ علی بن ہیتی
اور شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہم شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت کی گھر مین جو باب
ازج مین تھا جمع ہوئے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ شیخ علی بن ہیتی کو فرمائے کچھ سخن کہو شیخ علی عرض
کئے مین آپ کے حضور مین کیسا کلام کرون پھر شیخ بقا کو فرمائے شیخ بقا بھی ویساہی عرض کئے
بعد شیخ ابا سعد قیلوی کو فرمائے شیخ ابا سعد تھوڑا کلام کرکے خاموش ہوئے اور کہے آپکے
امتثال کرکے کلام کیا اور آپکے تعظیم کے لئے خاموش ہوا مین بعد حضرت آپ ہی حقایق مین سخن
شروع کئے حاضران مجلس پر حضرت کا سخن بہت عظیم ہوا پھر حضرت سے کچھ گانے کا اذن چاہے
حضرت حکم دئے قوال چند بیت گایا اسمین حضرت اڑنے لگے یہان تک لوگون کے نظر سے غائب
ہوئے لوگ حضرت کے مدرسے مین آئے تو دیکھے ہین حضرت وہان بیٹھے ہین **روایت ہی** شیخ
ابی محمد عبد اللطیف بن شیخ ابی النجا سالم بغدادی سے معروف بہ خطاب خادم محبوب سبحانی کے کہے ایک روز

حضرت سحنون فرماتے تھے یکایک ہوا مین چند قدم جا کے کہے ای اسرائیلی کھڑے ہو سخن محمدی کا سن پھر
آکے بیٹھے لوگ اسکا سبب پوچھے تو حضرت فرمائے ابو العباس خضر میری مجلس سے تیز تیز گذر رہا تھا
اسلئے مین اُسکو یہہ کہا **دوسرا شعبہ وہ جو متعلق ہی علویات کے ساتھہ۔ روایت ہی**
شیخ ابی بکر عبد الرزاق اور شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے رمضان کے غرے کو سنہ ۵۴۵ھ
پانسو سینتالیس ہجری مین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ دو پہر رات کو مدرسے کے موذن کو کہتین فرمائے منارے پر
جا کے ندا کر موذن حضرت کا امر بجا لایا بعد جب شب کا تیسرا حصہ باقی رہا پھر فرمائے ندا دوسری کر موذن
حضرت کا امر بجا لایا پھر سحر کا وقت شروع ہوتے ہی تیسری ندا کا امر کئے موذن حکم بجا لایا پھر ایکساعت
کے بعد فرمائے اب سحر کی ندا کر موذن امر بجا لایا جب صبح ہوئی حضرت کے بعض خاص مصاحبون نے
اسکا سبب پوچھے حضرت فرمائے جب اول ندا کیا عرش کو ایک بڑی حرکت ہوئی اور اُسکے نیچے منادی
پکارا ای مغفرہ مان اختیار ہوشیار ہو جب دوسری ندا کیا عرش کو پہلی حرکت سے کم ہوئی اور اُسکے نیچے
سے منادی پکارا ای لعلیا لے ابرار بیدار ہو اور جب تیسری ندا کیا عرش کو حرکت ہوئی پہلی حرکت سے کم
اور اُسکے نیچے سے منادی ندا کیا ای مستغفران اسحار اُٹھو سنو اس مین اُس مرتبے لوگون کو اذان سے اشارہ
کیا کہ یہہ تمھارا وقت ہی **تیسرا شعبہ وہ جو تعلق رکھتا بڑے مقامون پر۔ روایت ہی**
شیخ ابی الحسن علی بن ادریس یعقوبی اور حافظ ابی بکر عبد الرزاق اور شیخ ابی سعود حریمی اور شیخ عمر کیمیاتی
اور شیخ عمر بزاز سے کہے ایک روز شیخ عبد الرحمن طفسونجی کرسی کہے میرا مرتبہ اولیا مین ایسا بلند ہی
جیسا کلنگ پرندون مین بلند گردن ہی سو اس مجلس مین شیخ ابو الحسن بن احمد جنی حاضر تھے اور بہت
حال فاخر رکھتے تھے کھڑے ہوئے اور بدن سے دلق نکال کر کہے شیخ عبد الرحمن آؤ اور میرے ساتھ تو
کشتی کر شیخ عبد الرحمن طفسونجی تھوڑا خاموش رہ کے اپنے یارون کو کہے اسکے بدن مین کوئی بال نہیں جو
عنایت الٰہی سے خالی ہو پھر اُنو نکو کہے دلق پہنو شیخ ابو الحسن اُنکے جواب دئے جس سے ہم نکلے پھر اسمین نہیں جاتے

پھر جنت کر کر ایک قریہ طفسونج سے سات میل پر تھا متوجہ ہو کر اپنی عورت کو کہے ای فاطمہ پہننے
واسطے پیراہن لا انھون کی بی بی وہان سے آواز سنکے لباس لائے اور راہ مین ملاقات کئی غرض
پھر شیخ عبدالرحمن طفسونجی انھون سے پوچھے تیرا پیر کون ہی؟ کہے میرا پیر شیخ عبدالقادر ہی شیخ
عبدالرحمن طفسونجی نے کہے مین شیخ عبدالقادر کا ذکر نہین سنتا ہون مگر زمین مین اور مین چالیس برس
سے درکات مین باب قدرت الٰہی کے رہتا ہون کبھی انھون کو وہان نہین دیکھا نہ آتے سو جاتے
سو اور اپنے بعضے یارون کو کہے تم بغداد کو شیخ عبدالقادر کے پاس جاؤ انھونکو کہو شیخ عبدالرحمن طفسونجی
تم کو سلام کہا ہی اور کہتا ہی مین چالیس برس سے درکات مین باب قدرت الٰہی کے رہتا ہون تم کو کبھی وہان
آتے اور جاتے سو نہین دیکھا محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ اُسی ہی وقت بغداد مین ابو العباد بواب
اور شیخ مظفر حمال اور عبدالحق حریمی اور عثمان صریفینی کو فرمائے تم طفسونج کو جاؤ اثنائے راہ مین
شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے یارونکو پاؤ گے وہ ایسا پیغام لیکے آتے ہین انھونکو اپنے ساتھ پھر لیکے
جاؤ اور شیخ عبدالرحمن کو کہو شیخ عبدالقادر تمکو سلام کہا ہی اور کہتا ہی تم درکات مین ہی جسنے درکات
مین ہی سو دیکھتا نہین اُسکو جو حضور الٰہی مین ہی اور جو حضور مین ہی دیکھتا نہین اسکو جو خلوت خانے
مین ہی اور مین خلوت خانے مین ہون اور ایک مخفی دروازے سے آتا ہون اور جاتا ہون سو تو مجھے
نہین دیکھتا اسپر یہہ دلیل ہی فلانی خلعت فلانے وقت مین حق کے حضور سے تجھے میرے ہاتھ پر آئی اور
وہ خلعت رضا کی تھی اور درکات مین فلانی تشریف فلانی شب مین تجھے میرے ہاتھ پر رحمت ہوئی
اور وہ تشریف فتح کی تھی اور درکات مین تجھے ولایت کی خلعت بارہ ہزار ولی اللہ کے حضور مین
میرے ہاتھ پر آئی وہ خلعت فرجی تھی سبز اُسکا طراز سورہ اخلاص تھا پھر وہ چارو شخص
وہان سے روانہ ہوئے اثنائے راہ مین شیخ عبدالرحمن طفسونجی کے یارون کو پائے اپنے ساتھ طفسونج کو
پھر اکر لیگئے اور حضرت کا حکم پہنچائے شیخ عبدالرحمن کہے شیخ عبدالقادر راست فرمائے اور وہ پادشاہ

وقت اور صاحب تصریف ہین **چوتھا شعبہ وہ تعلق رکھتا ہی ملائکہ اور غیبین کے ساتھ**

روایت ہی شیخ ابی النجا سالم بن احمد بغدادی سے خادم شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ سے کے کہے ایک مرتبہ محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے ذمّے تھے پر دو سو پچاس
دینار کا قرض ہوا پھر ایک شخص جو اسکو مین نہین جانتا تھا بے اذن آکے حضرت سے بانان گرتا اسپر
دیر تک بیٹھا بعد کچھ پیسے دیکے کہا اس سے تم قرض ادا کرو اور آپ چلے گیا حضرت مجھے فرمائے
یہہ پیسے لیکے لوگون کا قرض ادا کرا اور کہے یہہ مرد خزانچی ہی قدر کا مین پوچھا خزانچی قدر کا
کون ہی فرمائے ایک فرشتہ ہی اولیا کے ذمّے پر کچھ قرض ہوتا ہی تو اللہ تعالی اسکو ادا کے
دین واسطے بھیجتا ہی **روایت** ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الغنایم حسینی دمشقی سے کہے ایک روز
شیخ ابو الحسن علی بن ہیتی قدس سرہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے دولت خانے کو آئے اور مین
بھی ہمراہ تھا جب حضرت کے گھر کی دہلیز مین پہنچے تو ایک جوان چتّا پڑا ہی شیخ علی بن ہیتی کو
دیکھ کے کہا شیخ عبد القادر کے پاس میری سفارش کرو شیخ علی بن ہیتی حضرت کے پاس اُسکی
سفارش کئے حضرت فرمائے تمھارے خاطر سے اُسکو مین بخشا شیخ علی بن ہیتی نے باہر آئے اور مین
بھی اُنکے ہمراہ ہوا شیخ علی بن ہیتی اسکو کہے مین تیری سفارش کیا پھر وہ جوان اُٹھا اور دہلیز مین
ایک روزن تھی اُس مین سے نکل کے ہوا مین اُڑتا اور ہمارے نظر سے غائب ہوا پھر ہم آکے حضرت
سے اسکا سبب پوچھے حضرت فرمائے وہ شخص ہوا مین گذرتا تھا جب بغداد کو پہنچا تو اپنے
دل مین کہا بغداد مین کوئی مرد نہین پھر ہم اُسکا حال سلب کئے اگر شیخ علی بن ہیتی نہ ہوتے تو
اسکو حال نہ بخشتے **روایت** ہی اُس ہی راوی سے کہا سنہ پانسو باون ہجری مین
ربیع الآخر کی نوین شب تھی مغرب اور عشا کے مابین گرمے کے ایام مین مین مدرسے کے
دھابے پر چتّا لیٹا ہوا تھا دیکھا تو ایکمرد اُڑھتا ہوا لباس بہت سفید پہنکے پگڑی درست

شملہ چھوڑا ہوا اور کمر سے ٹپکہ باندھا ہوا مین پتر کے مانند گذرتا ہی جب حضرت کے سر کے قریب
ہوا تو شاہین جیسا شکار پر گرتی ہی ویسا اترا اور حضرت کو سلام کر کے بیٹھا پھر ہوا مین اڑتا
تا کہ میرے نظر سے غائب ہوا پھر مین اٹھہ کے حضرت سے پوچھا یہہ کون تھا حضرت مجھے کیے
کیا تو اسکو دیکھا تو مین عرض کیا دیکھا حضرت فرمائے وہ رجال الغیب مین ہی جو دنیا مین
سیر کرنے مین روایت ہی شیخ ابو التقی محمد بن ازہر صریفینی سے کہے مدت سے مجھے آرزو تھی خدا تعالی
کسی شخص کو رجال الغیب سے دکھلاوے اتفاقاً ایک شب خواب مین دیکھتا ہون کہ مین امام احمد
بن حنبل کے قبر کی زیارت کرتا ہون اور وہان ایکمرد کھڑا ہی میرے دل مین آیا وہ رجال الغیب سے ہی
پھر مین بیدار ہوا اور آرزو کیا اسکو بیداری مین دیکھون اس ہی وقت امام احمد رضی اللہ عنہ
کی قبر پاس گیا دیکھا تو وہی شخص وہان ہی اسکی ملاقات واسطے مین جلدی کیا اور وہ میرے
اگو جانے لگا مین اسکے پیچھے ہوا تا کہ دجلے کے کنارے پر پہنچے دجلے کے دونون کنارے ملا کر
اسنے دوسرے طرف ہوگیا اور مین اسطرف ٹھہر گیا پھر مین اسکو قسم دیکے کہا کھڑے رہ اور
مجھ سے بات کر تب اسنے کھڑا ہوا مین پوچھا تیرا مذہب کیا ہی کہا حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ میرے دل مین آیا وہ حنفی المذہب ہی مین وہان سے پھر اور اپنے دل مین
مقرر کیا شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کے اسبات کی خبر دینا مدرسے کے دروازے پر
حاضر ہوا حضرت دروازہ کا کھول کے فرمائے ای محمد اسوقت روے زمین پر از مشرق تا
بمغرب کوئی ولی اللہ حنفی المذہب نہین سوائے اس مرد کے پانچوان شعبہ جو تعلق رکھتا ہی
انوار سے - روایت ہی شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر بن ادریس روحانی یعقوبی سے کہے سنہ ۵۹۰
پانسو سات ہجری مین شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ مجھے نزدیک شیخ محی الدین عبد القادر کے لیجا کے
عرض کئے کہ حضرت اسکو باطن کی خلعت عنایت فرمانا حضرت دیر تک سر جھکا کے بیٹھے

پھر مین دیکھا ایک نور حضرت کے سینے سے چمکھہ کے میرے مین داخل ہوا فی الفور قبرون کا احوال مجھے
معلوم ہونے لگا اور فرشتے اپنے مقامات مین اقسام کے زبانون سے تسبیح کرتے ہوے سننے لگا اور
انسان کی پیشانی پر جو لکھا ہی سو معلوم ہوا اور امور جلیلہ کشف جلیل کے ساتھہ مجھپر روشن ہوئے
پھر حضرت فرمائے اسکو لے اور حضرت شیخ علی بن ہیتی عرض کیے اسکی عقل زائل ہونیکا مجھے
اندیشہ ہی پس حضرت اپنا ہاتھہ میرے سینے پر مارے اُس سے میرے دل پر ایک چیز متوری کے شکل پر
پایا اور کسی چیز سے ڈرتا نہین اور اُس نور کے چمکات سے ملکوت کے راہ مین اب تک مین روشنائی
لیتا ہون روایت ہی شیخ ابی عبد الملک ذیاک قدس سرہٗ سے کہے سنہ پانسو سات ہجری مین
مدرسے مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے گھر اتھا حضرت دولت خانے سے تشریف لائے ہاتھہ
مین حضرت کے عصا تھا میرے دل مین آیا حضرت اس عصے سے کوئی کرامات مجھے بتاوین تو بہتر
ہی فی الفور حضرت میرے طرف دیکھہ کے تبسم کیئے اور عصا زمین مین گاڑ دئے دیکھتا ہون وہ عصا
نور ہو کے آسمان تک پہنچگیا ہی اور فضا اس سے روشن ہوگیا ایکساعت اُسی طرح تھا پھر
حضرت اسکو نکال لیئے پھر اپنی اصلی حالت پر آیا اور حضرت فرمائے ای ذیاک تو اس کو چاہا تھا
روایت ہی شیخ ابی محمد شاور بیسنی جیلی سے کہے کہ ایکبار بغداد کا خلیفہ شادی کا کھانا تیار
کرکے عراق کے تمامی مشایخ اور علما کو دعوت کیا سب حاضر ہوئے مگر شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر
اور شیخ عدی بن مسافر اور شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہم حاضر نہین ہوئے جب لوگ کھانے سے فراغت
پاکر روانہ ہوے وزیر خلیفے کو کہا شیخ عبد القادر اور شیخ عدی اور شیخ احمد رفاعی نہین آئے
خلیفہ کہا جب یہ لوگ نہین آئے تو گویا کوئی نہین آیا اور حاجب کو فرمایا شیخ عبد القادر کے
نزدیک جاکے انھونکو دعوت کر اور کوہ سکار اور ام عبیدہ کو جاکے شیخ عدی اور شیخ احمد رفاعی
کو کہہ حاضر ہووین راوی کہتا ہی ہنوز حاجب حضور سے خلیفے کے اُٹھا نہوگا اور دعوت کے

رقعے لکھے گئے ہونگے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ مجھے فرمائے ای شاور جلیے کے دروازے پاس
مسجد ہے وہان جا اور شیخ عدی بن مسافر اور اُنکے ساتھ دو شخص ہین تینونکو میرے پاس روانہ کر
اُسکے بعد شونیزی کو جا وہان شیخ احمد رفاعی کو اور اُنکے ساتھ بھی دو شخص ہین میرے پاس لے آ
مین گیا حضرت کے فرمائے موافق مسجد مین شیخ عدی اور انکے ہمراہ دو شخص کو پایا پھر انھونکو کہا یا سیدی
شیخ عبدالقادر تم کو طلب کیے ہین شیخ عدی کہے سمعاً وطاعۃً تینون شخص اٹھکے چلدئے مین بھی
انھونکے ہمراہ ہوا شیخ عدی کہے ای شاور تجھکو شیخ عبدالقادر امر کئے ہین شیخ احمد پاس جانیکا سو
وہان جانا نہین پھر مین مقبرہ شونیزی کو گیا وہان شیخ احمد اور انھون کے ہمراہ دو شخص تھے حضرت
کا پیغام پہنچایا کہے سمعاً وطاعۃً اور تینون اٹھکے روانہ ہوئے مغرب کے وقت حضرت کے خانقاہ
مین جمع ہوئے حضرت اُنھونکو تعظیم دیکے ملاقات کئے تھوڑے وقت کے بعد خلیفے کا حاجب
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور وہان شیخ عدی اور شیخ احمد کو دیکھکے جلد خلیفے پاس گیا اور
کہا تمامی شیوخ ایک جگہہ جمع ہین پھر خلیفہ دعوت کا رقعہ اپنے ہاتھ سے لکھکے حاجب کے ساتھہ اپنے لڑکے کو روانہ کیا
تینون شیخ دعوت قبول کرکے خلیفے کے گھر آئے اور مجھے بھی ہمراہ لیگئے دجلے کے کنارے پر جب پہونچے تو شیخ علی بن ہیتی بیٹھے تھے ملاقات کئے انھوں کو بھی ہمراہ لئے
جب خلیفے کے مکان پر پہنچے تو ہم کو ایک بہتر حویلی مین لیگئے وہان خلیفہ کمر باندھ کھڑا ہوا تھا اور اسکے ساتھ دو
خادم تھے پھر کوئی وہان نہین تھا خلیفہ شیوخ سے ملاقات کرکے کہا ای سادات بادشاہان رعایا کے
ساتھہ سلوک کرتے ہین تو پاؤن رکھنے واسطے حریر بچھاتے ہین تا اُسپر چل کے آوین اور مین اپنا
دامن بچھاتا ہون تا اُسپر چلین پھر ویسا ہی کئے اور سفرہ تیار تھا اُسپر بیٹھے اور کھانا کھائے حضرت
کے ہمراہ مین بھی کھایا کھانے سے فراغت پاکر جب نکلے سب امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت واسطے
چلے شب بہت تاریک تھی اسلئے جس پتھر پر یا لکڑی پر یا دیوار پر یا قبر پر گذرتے تو حضرت اپنے ہاتھ
سے اشارہ کرتے وہ چیز چاند کے مثل روشن ہوتی سب اُس نور کی روشنائی مین چلتے اور ان

بزرگون مین کوئی امام کی قبر کی زیارت مین حضرت پر تقدیم کرنے والا نتھا پھر چار شیخ مقبرے مین
لگے امام کی قبر کی زیارت کئے اور مین مقبرے کے دروازے پر کھڑا تھا جب وہان سے متفرق ہونا چاہے
شیخ عدی حضرت کو کہے مجھے کچھہ وصیت کرو حضرت فرمائے مین تجھے یہی وصیت کرتا ہون تو کتاب اللہ
اور سنت رسول کی متابعت کرے پھر سب متفرق ہوکے اپنے مکانون کو گئے روایت ہی شیخ
عمر بزار سے کہے مین ایکروز خلوت مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھا تھا حضرت فرمائے
ای فرزند میرے پیٹھہ کو گار سے بچا رکھہ میرے دل مین آیا گار کہان سے آویگا سقف مین تو روزن
نہین پھر میرا خطرہ تمام نہین ہوا تھا حضرت کی پیٹھہ پر گار گرا حضرت اپنا ہاتھہ میرے سینے پر مارے فی الفور
ایک نور آفتاب کے قرص کے موافق میرے دل مین پیدا ہوا اسی وقت مین حق کو پایا ہنوز وہ نور
ترقی مین ہی چھتوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی شریعت کی نصرت مین روایت ہی
شیخ ابی العباس احمد صرصری اور شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی سعید حریمی اور شیخ ابی الحسن علی
بن ادریس یعقوبی اور شیخ شہاب الدین ابی حفص عمر بن محمد بن سہروردی سے کہے ایکبار شیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ شیخ ابابکر بن حمامی کو فرمائے ای ابی بکر شریعت غرا میرے پاس تیری شکایت کرتی ہی اور چند
چیزون سے اسکو منع کئے غرض تسبے اس کامون سے باز نہ آیا ایک روز اسکو حضرت رصافے کی جامع مسجد
مین پائے اور اپنا دست مبارک اسکے سینے پر پھیر کے کہے ہم تجھہ سے جدا کئے ای ابابکر اب بغداد
سے باہر ہو فی الفور بڑے بڑے احوال اور معاملات انہون کے خدا کے ساتھہ جو تھے سو گم ہوگئے اور انہون کے
تمام منازلات پوشیدہ ہوگئے اور بغداد کے باہر فرق کرکے ایک قریہ تھا وہان گئے جب بغداد کو آنیکا
قصد کرتے تو اوندھے ہوکے گر پڑتے اگر کوئی شخص انکو اٹھا کے لیجانا چاہتا تو دونون مل کر گر پڑتے
چند روز کے بعد شیخ ابابکر بن حمامی کی والدہ حضرت کے پاس روتی آئی اور اپنے لڑکے کو دیکھنے کا شوق
اور اپنی عاجزی کی شکایت ظاہر کئی حضرت تھوڑا وقت اپنا سر جھکا کے کہے ہم اسکو ایسا اذن

وتے ہیں فرق سے بغداد کو زمین میں سے آوین اور تیرے گھر مین جو کوا ہی اسمین سے نکل کے تیرے
ساتھہ سخن کرین ویسا ہی اُن نے ہر ہفتے مین ایکبار فرق سے اپنی والدہ کی ملاقات کو زمین کے
اندر سے بغداد کو آنا اور کوئیکے اندر سے اپنے والدہ کی ملاقات کرنا بعد چند مدت کے شیخ عدی
بن مسافر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس ابی بکر بن حمامی کی سفارش واسطے شیخ قضیب البان موصلی
کو بھیجے حضرت اُن سے نیک وعدہ کئے اور ابی بکر بن حمامی اور مظفر جمال مین بہت دوستی تھی
سو مظفر جمال واقعے مین خدا تعالی کو دیکھے خدا تعالی مظفر جمال کو فرمایا ای میرے بندے کچھہ چیز
مانگ مظفر جمال کہے ای پروردگار تو میرے بھائی ابی بکر کا حال پھیر دے اللہ تعالی فرمایا میرا ولی
دنیا اور آخرت مین جو عبدالقادر ہی اُسکے حضور مین یہہ آرزو کر اُسکے نزدیک جا اور اسکو فرمایا ہے
تجھکو پروردگار تیرا مین ابی بکر سے راضی ہوا اب تو بھی راضی ہو اُسکی علامت یہہ ہی مین چاہا تھا
خلق پر بلا نازل کرون تو انھون کے حقمین سفارش کیا پھر ہم تیری سفارش قبول کئے اور تو میرے سے
چاہا تھا جو مومن تجھہ کو دیکھے سو اُسپر میرا فضل شامل ہو اور اسکو مین رحم کرون میرے جود سے پھر
مین قبول کیا مین بعد مظفر جمال یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھے فرماتے ہین ای مظفر
عبدالقادر جو میرا نائب اور وارث ہی زمین مین اسکو کہہ کہ تیرا جد تجھہ کو کہتا ہی ابی بکر کا حال پھیر دے
اور تو اُسپر میری شریعت واسطے غصہ ہوا تھا اب مین اسکو بخشا جب مظفر جمال واقعے سے بیدار
ہوئے خوشی سے ابی بکر بن حمامی کے طرف گئے تا انکو بشارت دیوین اور ابی بکر پر بھی یہہ واقعہ مکشوف
ہوا اور انکا حال مفقود ہوئے بعد کبھی مکاشفہ نہین ہوا تھا پھر دونون اثنای راہ مین ملاقات کئے
اور دونون مل کے شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے حضرت انکو دیکھہ کر فرمائے
ای مظفر پیام پہنچا پھر مظفر جمال جو کچھہ واقعے مین دیکھے سو بیان کئے اور جو کچھہ فراموش کرتے تو
حضرت انکو یاد دلاتے پھر حضرت ابی بکر حمامی سے مخالف شرع کے نا کرنا کرکے توبہ لئے اور اپنے

سینۂ مبارک سے انکو لگائے فی الحال انکا احوال مع زیادتی حاصل ہوا ابی بکر بن حمامی سے منقول ہے ہم والدہ
کے پاس کسطرح آتے تھے کہے ہیں جب والدہ کو دیکھنے کا ارادہ کرتا تو مجھے اٹھا کے زمین کے نیچے
سے لے آتے اور کوئے سے نکل کے والدہ کی ملاقات کرتا پھر اُس ہی طرح اٹھا کے لیجاتے روایت ہے
وہی راویان سے کہے ایک روز شیخ عباد کہا میں شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے وفات کے بعد زندہ
رہونگا اور اُنکے حال کا وارث ہونگا حضرت انکا ہاتھ پکڑ کے فرمائے ای عباد ہم تیرے اور تیرے مقام کے
درمیان دوری والے پھر حضرت کا ہاتھ جدا ہوتے ہی شیخ عباد کے سب احوال سلب ہوگئے اور تمام معاملات
مفقود ہوئے اُس ہی حالت پر ایکمدت گذرے پھر شیخ جمیل بدوی رحمۃ اللہ علیہ ایکرات خلوت میں بیٹھے تھے کہ یکایک انپر
ایک حال وارد ہوا اُس سے جسد اُنکا ایکطرف اور سر ایک طرف ہوگیا اور ایک نور لطیف بہت ہی روشن
جو سنتا تھا اور دیکھتا تھا اور ادراک کرتا تھا ظاہر ہوا میں بعد انکو عالم ملکوت طرف لے گئے
اور ایک مشایخوں کی مجلس میں حاضر کیئے شیخ جمیل کہتے ہیں میں بعضے مشایخوں کو جانتا تھا اور
بعضوں کو نہیں جانتا تھا پھر ایک خوشبو منتشر ہوا اُس سے اہل مجلس مست ہوگئے کہے یہہ خوشبوئی شیخ
عبدالقادر کے مقام کی ہے اور اُن کے کام میں القا ہوا مقام حضرت کا بہت بلند ہے جو محبوب کا
وصف اسکو ادراک نہیں کرتا اور غائب کا علم اُسکے وصف کی انتہا کو نہیں پہنچا اُسکے وصف کو
انتہا نہیں اور میرے باطن سے ایک سخن ہوا کہ ای پروردگار تیرے سے میرے بھائی عباد کا حال مانگتا ہوں
میرے کان میں آواز آیا حال اُسکا نہ دیگا مگر جس نے سلب کیا ہے شیخ جمیل بدوی پھر اپنی حالت
بشری طرف آئے اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت انکو دیکھتے ہی
فرمائے ای جمیل تو عباد کے واسطے سوال کیا میں کہا درست پھر حضرت عباد کو لے آنیکا حکم
کیئے جب شیخ عباد حاضر ہوئے حضرت فرمائے ای عباد تو حاجیوں کے ہمراہ حج کو جا عباد نے اتفاق
کے سواروں کے ہمراہ بغداد سے نکلے جب فید کو پہنچے ایک درخت دیکھے بمجرد اسکو دیکھتے ہی شیخ عباد

کو وجد ہوا اور ایک ہانک مار کے بیہوش ہوئے اور انکے مسامات سے خون جاری ہوا اور قدمون تک پہنچا بعد ہوش مین آئے اور سلب ہوئے سو تمام احوال مضاعف ہو کے انکو ملے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اسوقت شیخ جمیل بدوی کو فرمائے ای جمیل خدا تعالی عباد کو اسکا حال اول سے مضاعف اسوقت عطا کیا اور مین خدا پر قسم کھایا تھا کہ اُن نے اپنے خون مین دوبے تک اسکو حال نہ ہونگا سو آج اُسنے اپنے خون مین دوبا پھر شیخ عباد جب کوئی چاہتے تو آواز کرتے فی الفور وہ کام وقوع مین آتا غرض شیخ عباد حج کرکے حاجیون کے ہمراہ نکلے جب فید کو پہنچے قطاع الطریق آکے قافلے کو گھیر لئے شیخ عباد انکی دفع واسطے ہانک مارے اُنکا آواز اُن ہی پر رد ہوا اُسی جگہہ مرے اُس ہی جگہہ انکو دفن کئے اور حضرت اُس ہی روز شیخ جمیل بدوی کو شیخ عباد کے موت کی خبر دئے اس واقعے کے بعد حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میرے حال مین دو شخص نزاع کئے سو دونون کی گردن حضور الٰہی مین مارا روایت ہے شیخ بقا بن بطو نہر ملکی سے کہے ایک بوڑھا ایک جوان کو لیکے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حضور مین آیا اور عرض کیا یہہ میرا لڑکا ہے آپ اسکے حق مین دعا کرنا حقیقت مین وہ اسکا لڑکا نتھا بلکہ دونون بدفعلی کرتے تھے سو حضرت غضب مین آگئے فرمائے تمھارا کام یہانتک پہنچا اور محل کے اندر تشریف فرمائے فی الفور بغداد کی آبادی کو آتش لگی ہر چند بجھاتے پر بجھتی نہین ایکطرف بجھتی تو دوسرے طرف سلگتی اور مین دیکھا ابر کے ٹکڑیون کے مثال بغداد پر بلا اُترتی ہے مین جلد حضرت کے حضور مین گیا دیکھا تو حضرت کا غصہ اپنے حال پر ہے حضرت کی بازو سے پیچھے عرض کیا ای سردار میرے سب خلقت ہلاک ہوتی ہے اُنپر رحم کرو حضرت کا غصہ تسکین پایا آتش فی الفور بجھہ گئی اور بلائین متفرق ہوئے سانواں شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہے باطنی اور ظاہری بخششون پر۔ روایت ہے شیخ ابی الخیر بشر بن محفوظ بن غنیمہ سے کہے مین اور شیخ ابو سعود بن ابی بکر حریمی اور شیخ محمد بن قائد اوانی اور

شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزاز اور شیخ ابو محمد حسن فارسی اور شیخ جمیل صاحب خطوہ و رعشہ اور شیخ ابو حفص عمر
بن نصر غزال اور شیخ خلیل بن شیخ احمد صرصری اور شیخ ابو البرکات عیسی بن غانم بن فتح بغدادی عمری
بطایحی ہامی اور شیخ ابو الفتوح نصر بن ابی الفرح محمد بن علی بغدادی معروف ابن حضری اور ابو عبد اللہ
بن محمد بن وزیر عون الدین ابی المظفر بن ہبیرہ اور ابو الفتوح عبد اللہ بن ہبۃ اللہ اور ابو القاسم علی بن
محمد ابن الصباح مدرسے میں شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے بیٹھے تھے حضرت فرمائے تم کو جو کچھ
حاجتیں ہیں تو مانگو تا میں اسکو عطا کروں سو شیخ ابو مسعود بن ابی بکر حریمی کہے میں چاہتا ہوں
اپنا اختیار ترک ہونا اور شیخ محمد بن قاید اوانی کہے مجھے مجاہدہ میں قوت ہونا اور شیخ ابو القاسم عمر
مسعود بزاز کہے مجھے خوف آلہی ہونا اور شیخ ابو محمد حسن فارسی کہے میرا ایک حال گم ہوا ہی سو پھر ہونا
اور شیخ جمیل صاحب خطوہ و رعشہ کہے مجھے حفظ وقت ہونا اور شیخ ابو حفص عمر بن نصر غزال کہے مجھے علم ہونا
اور شیخ خلیل بن احمد صرصری کہے میں قبل موت کے قطبیت کے مقام کو پہنچا اور شیخ ابو البرکات عیسی بن
غانم بن فتح بغدادی عمری بطایحی کہے مجھے محبت آلہی میں استغراق ہونا اور شیخ ابو الفتوح نصر
بن ابی الفرح خضری کہے مجھے قرآن اور حدیث کا حفظ ہونا اور میں کہا کہ مجھے ایک معرفت ہونا اس سے
میں فرق کروں ہوا و ربانی اور اسکے غیر کے درمیان اور ابو عبد اللہ بن محمد بن وزیر کہا مجھے وزیری کی
نیابت ہونا اور ابو الفتوح بن ہبۃ اللہ کہا مجھے خلیفے کے گھر کی ناظری ہونا اور ابو القاسم بن الصباح
کہا مجھے خلیفے کی دربانی ہونا پھر حضرت یہہ آیت پڑھے كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ
عَطَآءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا یعنے ہر ایک کو ہم پہنچائے جاتے ہیں
انکو اور انکو تیرے رب کی بخشش میں سے اور تیرے رب کی بخشش کوتاہ نہیں راوی کہتا ہی خدا کی
قسم وہ سب لوگ اپنے مرادونکو پائے اور میں ہر ایک کو جو حالت مانگا تھا اسمیں پایا تا شیخ ابو مسعود
ترک اختیار میں نہایت کو پہنچے اور اکثر متقدمین پر فایق ہوئے اور سنہ ۵۸۱ھ پانسو اکیاسی ہجری میں

اُن سے سنا کہتے تھے اپنے تئین چالیس برس سے کوئی چیز سجادے کے باہر خطور نہین کئی اور ایسے
بہت سے احوال مجھے اُس ہی سجادے پر حاصل ہوئے اماشیخ محمد بن قائد اوانی کو مجاہدے مین اسقدر قوت
ہوئی جو اُن کے حال کے موافق مین کسی سے نہین سُنا ایکبار چودہ برس باب ازج کے تہ خانے مین
بیٹھے پھر دوسری بار چودہ سال بیٹھے مین اُن سے سنا ہون کہتے تھے مین بھوک کو بھوکی کیا اور
تشنگی کو تشنہ کیا اور نیند کو سُلا دیا اور بیداری کو بیدار کیا اور ڈر کو ڈرایا بلا میرے بھاگتی تھی
فَاللهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ یعنے اللہ تعالی اپنے حکم پر غالب ہی اماشیخ عمر بزاز کو خوف آلہی نہایت درجے
مین ہوا یہان تک شدت خوف آلہی سے بعضے اوقات انکے دماغ سے خون ٹپکتا اماشیخ حسن فارسی
حضرت کی مجلس مین بیٹھے تھے سو حضرت اُن کے طرف ایک نظر کئے انھون مضطرب ہو کے وہان سے
گئے مین دوسرے روز اُن سے ملاقات کر کے انکا حال پوچھا کہے حضرت کی ایک نظر سے خدا تعالی میرا
حال اول سے زیادہ دیا اماشیخ جمیل حفظ اوقات اور مراعات انفاس مین نہایت مرتبے کو پہنچے
مین انکے مثل کسیکو نہین دیکھا یہان تک تسبیح دیوار پر میخ سے لگا کے پایخانے کو جاتے تو اسکے
دانے خود بخود پھرتے اور مینے اکثر مرتبہ دیکھا ہون اماشیخ خلیل صرصری کو حضرت اُس ہی مجلس
مین فرمائے ای خلیل قطب ہوئے تک نہ مریگا اور مین بارہا حضرت سے سنا ہون یہہ فرماتے تھے
نہ مریگا شیخ خلیل صرصری تاکہ قطب نہ ہووے اماشیخ عمر غزال اکثر علوم کے فنون کو جامع ہوے اور بہت
سے علوم یاد کئے اور ایکبار اپنے کتاب خانے سے ہزار کتاب سے زیادہ فروخت کئے لوگ اُن پر
ملامت کرنے لگے تو کہے وہ تمام کتب مجھے یاد ہین اماشیخ ابوالبرکات ہمامی کے طرف حضرت
ایک نگاہ کئے اُنھون نے فی الفور بیہوش ہو کر گرے اور حضرت کے حضور سے اُس ہی بیہوشی
مین اٹھا کے لیگئے اور بغداد سے گم ہوئے ایک مدت کے بعد مین انکو کرخ کے ویرانے مین دیکھا
آسمان کے طرف نگاہ باندھ کے کھڑے ہین مین بات کیا تو جواب نہین دئے کتنے ایک

سال کے بعد مین بصرے کو گیا اُنھون کو وہان دیکھا تو مٹی کے ایک تبے پر اُسی ہی طرح نظر باندھکے
کھڑے ہین مین اُن کے نزدیک آکے سخن کیا تو جواب نہین دئے پھر مین اُنکے مقابل بیٹھکے دعا
کیا ای باری تعالی شیخ عبدالقادر کی حرمت سے اُنکو تو ہوش مین لا تا مین سخن کرون پھر اُنھون نے
ہوش مین آئے اور مجھے سلام کئے مین اُنسے پوچھا تمھاری یہہ کیا حالت ہی کہے ای بھائی
شیخ عبدالقادر کی ایک نگاہ سے مجھے محبت آلہی اسقدر حاصل ہوئی جو مجھے اپنے وجود اور نفس سے
غائب کئی اور مین اس مرتبے کو پہنچا جو تو دیکھتا ہی یہہ کہکے پھر اپنے مکان پر جاکے اُسی ہی
حالت سے کھڑے ہوئے اور مین وہان سے روتا ہوا پھر العہد سنہ پانسو تر ہتر ہجری مین
سُنا اُسی ہی حالت پر اُنکا وفات ہوا اما شیخ ابو الفتوح قرآن ساتون قرأت سے چھے مہینے
کے عرصے مین حفظ کئے اس کے پیش از قرأت اُن پر بہت صعب تھی اور بہت سے حدیث کے
کتب حفظ کئے اور انتقال پانے تک حدیث کا درس ہمیشہ دیا کرتے تھے اور میرے سینے پر حضرت
اپنا ہاتھ رکھے ہنوز حضرت کے حضور سے مین نہین اٹھا تھا کہ میرے سینے مین ایک نور
پایا اب تک اُسی ہی نور سے تفرقہ کرتا ہون موارد حق اور باطلہ مین اور تمیز کرتا ہون ہدایت
اور ضلالت کے احوال مین اسکے پیش از مجھہ پر موارد حق اور باطل التباس ہوکے سخت قلق
واضطراب ہوتا تھا اما ابو عبداللہ بن ہبیرہ وزیر کا نائب ہوا اما ابو الفتوح بن ہبۃ اللہ خلیفے کے
محل کا ناظر ہوا اما ابو القاسم بن الصاحب خلیفے کے دروازے کا حاجب ہوا اور یہہ شیخان کا
اپنے خدمتون پر بہت دن تک منصوب تھے شیخ ابو الفتوح محمد بن یوسف قطعی کہتا ہی مین سنہ
چھے سو بیستین ہجری مین شیخ ابی عمرو عثمان بن سلیمان معروف قصیر سے سُنا اور سنہ چھے سو
ترتالیس ہجری مین شیخ ابی الخیر علی بن سلیمان معروف خبازی سے سنا کہتے تھے شیخ
خلیل صرصری موت کے قبل سات روز کے قطبیت کے مقام کو پہنچے اور شیخ ابو الحسن علی بن ہبۃ اللہ

بن سعید بن احمد یمنی زبیدی شافعی کہے شیخ ابی الغیث عبداللہ بن جمیل یمنی سے سنا کہتے تھے
رجب کا مہینا سنہ چھے سو چوتیس ہجری مین بغداد مین الکبر دمرنیکے سات روز پیشتر از قطب ہوا اُسکا
نام شیخ نصر مصری ہی روایت ہی حجاج بن یعلی بن عیسی مغربی فاسی مالکی محدث سے کہے
مین سنہ پانسو اٹھیاسی ہجری مین شیخ ابی محمد صالح دکالی کے ہمراہ حج کیا ہم جب عرفات کو
آئے وہان شیخ ابا القاسم بن مسعود بغدادی سے ملاقات ہوئی بایکدیگر سلام کیئے اور شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے ایام کا ذکر کرتے ہوے بیٹھے اسمین شیخ ابو محمد صالح دکالی کہے میرے
پیر شیخ ابومدین مغربی قدس سرہٗ مجھے کہے ای صالح بغداد کو جا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کے نزدیک حاضر ہونا تجھے فقر سکاوے پھر مین بغداد کو آیا اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو ایسی
ہیبت اور وقار مین پایا کسیکو ویسا نہین دیکھا تھا حضرت مجھے اکیسویں روز خلوت مین
بٹھائے اسکے بعد حضرت میرے نزدیک آکے فرمائے ای صالح ادھر دیکھ اور اشارہ کیئے قبلے کے
طرف اور کہے کیا دیکھا مین عرض کیا کعبہ دیکھتا ہون پھر حضرت فرمائے ادھر دیکھ اور اشارہ
کیئے مغرب کے طرف اور فرمائے کیا دیکھا مین عرض کیا میرے پیر شیخ ابومدین مغربی کو دیکھتا ہون
حضرت پوچھے تو کسطرف جائیگا کہا میرے پیر کے پاس جاؤنگا حضرت فرمائے ایک قدم مین
جائیگا یا جیسا آیا تھا ویسا ہی جائیگا مین کہا جیسا آیا ہون ویسا ہی جاؤنگا حضرت فرمائے
یہہ پورا ہی پھر حضرت فرمائے ای صالح اگر تو فقر چاہتا ہی تو اسکو ہرگز نہ پائیگا تا کہ اسکی سیڑھی
پر نہ چڑھے اور فقر کی سیڑھی توحید ہی توحید کا مدار محدثات ہر شئی کو اپنے چشم باطن سے دور
کرنا ہی مین حضرت سے عرض کیا اس وصف مین آپ میری مدد کرنا حضرت میری طرف ایک نگاہ
کیئے فی الفور میرے دل سے ارادے کے جواذبات متفرق ہوئے جیسا شب کی تاریکی متفرق ہوتی
ہی دن کی روشنائی سے اور اس ایک نگاہ سے مین اب تک کشش کرتا ہون روایت ہی شیخ

ابی محمد علی بن ابی بکر بن ادریس و حانی یعقوبی سے کہے اوّل بار مین جب بغداد کو آیا تو ایک بہتر
مدرسہ میرے نظر آیا مین وہان گیا وہ مدرسہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا تھا دیکھا کوئی شخص وہان
نہین یکایک اندر سے آواز آیا ای عبدالرزاق باہر جا دیکھہ کون ہی پس شیخ عبدالرزاق باہر
دیکھکے جا کے عرض کئے کوئی شخص نہین مگر ایک لڑکا ہی سوادی حضرت فرمائے اس لڑکے کا بڑا شان
ہی اور نان اور دودھہ اور کھانا آپ لیکے میرے نزدیک آئے اور مین حضرت کو پیش از اسکے دیکھا نتھا
حضرت فرمائے ای علی یہان آ اور میرے روبرو کھانا رکھے اور تین بار فرمائے تیرے سے خدا تعالی
نفع دیوے عنقریب ایک زمانہ آئیگا اسوقت کے لوگ تیرے طرف محتاج ہونگے اور تو بلند مرتبہ ہوگا
شیخ علی کہتے ہین مین حضرت کی وہی دعا ہون روایت ہی شیخ ابی الحسن قرشی سے کہے مین ایکروز
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آیا حضرت مجھے ایک کام فرمائے مین وہ کام جلد بجالایا حضرت
مجھے فرمائے کیا آرزو رکھتا ہی سو چاہ مین چند چیز امور باطن سے بیان کیا حضرت فرمائے انکو لے
فی الفور مقصود میرا حاصل ہوا **آٹھوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی قدر کے ساتھہ** روایت
ہی شیخ ابی العباس احمد بن علی بن خلیل صرصری اور شیخ ابی سعود احمد بن ابی بکر حریمی سے کہے سنہ
پانسو باوبین ہجری مین ابو المظفر حسن بن تمیم بن احمد بغدادی تاجر شیخ حماد دباس کے پاس
جا کے کہا یا سیدی قافلہ شام کے طرف جاتا ہی اور میرے بھی سات سو دینار ہین شیخ
حماد فرمائے تو اگر اس سال سفر کریگا تو مارے جایگا اور تیرا مال غارت ہوگا تاجر وہان سے
مغموم ہوکے نکلا اور شیخ محی الدین عبدالقادر کے پاس آیا حضرت ان ایام مین جوان تھے تاجر اپنا
قصہ حضرت کے جناب مین ظاہر کیا حضرت فرمائے تو جا سالم جایگا غانم آئیگا اسکا عہدہ میرے پر
ہی جیسا انگور کا عہدہ انگور کی بیل پر ہی تاجر شام کو گیا اور اپنا مال ہزار دینار کو بیچکے وہان سے
پھر اثناء راہ مین ایک روز حلب کے آبدار خانے مین قضاے حاجت واسطے آیا اور ہمیونکی ہمیانی ایک

طاق مین رکھہ کے فراموش ہوا جب منزل مین اُترکے سورہا تو خواب مین دیکھا قطاع الطریق
آکے قافلے کو غارت کئے ان مین سے ایک تاجر پاس آکے اسکی گردن پر ضربہ مارا تاجر دہشتناک
ہوکے بیدار ہوا دیکھا خون کا اثر گردن پر ہی ہمینی کو تب یاد کیا اور مضطرب ہوکے ابدارخانے کو
پھر آیا دیکھا مال اُس ہی طاق مین ہی جب بغداد مین داخل ہوا دل مین اپنے کہا مین کیا شیخ حماد
کے پاس اوّل جاؤن کیونکہ وہ مُسن ہین یا شیخ عبدالقادر کے پاس جاؤن اسلئے کہ قبول انکا راست
آیا یکایک شیخ حماد سلطانی بازار مین ملاقات کرکے کہے ای ابا المظفر تو اول شیخ عبدالقادر کے
پاس جا وہ اللہ کا محبوب ہی ستر بار تیرے واسطے خدا تعالی سے سوال کیا تاکہ بدل ہو تیرا قتل بیداری
کا خواب پر اور مال جانا بھولنے پر پھر تاجر اول شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کے پاس آیا قبل اُن عرض کرنیکے حضرت فرمائے شیخ تجھے کہے مین ستر امرتبہ خدا تعالی سے سوال
کیا عزت معبود کی قسم مین تیرے واسطے ستر امرتبہ پھر ستر امرتبہ پھر ستر امرتبہ سوال کیا تاکہ بدل
کیا خدا تعالی قتل تیری بیداری کا خواب پر اور مال جانا بھولنے پر نوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی
علوم کے ساتھہ روایت ہی شیخ ابی حفص شہاب الدین عمر بن محمد بن عبداللہ سہروردی
سے کہے مین جوانی کے ایام مین علم کلام پڑھتا تھا کتنے ایک کتاب اُسکے یاد کیا تھا اور
اس فن کا خوب ماہر تھا اور میرے چچا شیخ ابو النجیب سہروردی ہمیشہ مجھے منع کرتے لیکن مین
باز نہین آیا ایکروز میرے چچا شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے گئے
مین بھی ہمراہ تھا چچا فرمائے ای عُمر خدا تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ
الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىکُمْ صَدَقَةً یعنے ای ایمان والو جب تم کلام
مین بات کہو رسول سے تو آگے دھر لو اپنی بات کہنے سے پہلے خیرات سو آب ہم انکے
نزدیک چلتے ہین جو اُسکا دل حق جل و علا سے خبر دیتا ہی آج تو انکا کیسا ادب کرتا ہی

اور اُنکے برکتون کا کیون منتظر رہتا ہی سو مین دیکھتا ہون غرض حضرت کے حضور مین ہم جب بیٹھے میرے چچا عرض کئے یا سیدی یہہ میرا بھتیجا اسکا نام عمر علم کلام مین مشغول ہی چند مین اسکو منع کیا لیکن باز نہین آتا حضرت فرمائے ای عمر کون سے کتابان علم کلام کے تو یاد کیا ہی مین کہا فلانی فلانی کتاب حضرت اپنا ہاتھ میرے سینے پر پھرائے خدا کی قسم اللہ تعالی وہ تمام علم میرے سینے سے محو کیا لیکن در عوض اسکے فی الفور میرے دل کو علم لدنی سے روشن کیا مین حضرت کے حضور سے حکمت گویان ہو کے اٹھا اور حضرت مجھے فرمائے ای عمر تو عراق کے آخری مشہورون مین ہی شیخ شہاب الدین کہتے ہین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ طریقت کے بادشاہ تھے اور موجودات مین علی الحقیقت متصرف تھے روایت ہی شیخ نجم الدین تفلیسی سے کہے میرے پیر شیخ شہاب الدین سہروردی پاس بغداد مین چالیس روز چلا بیٹھا چالیس روز کے بعد خواب دیکھا شیخ شہاب الدین بلند پہار پر بیٹھے ہین انکے پاس بہت سے جواہر ہین اور بہت سے لوگ پہار کے نیچے کھڑے ہو ہین شیخ کے ہاتھ مین ایک پیمانہ ہی اُس سے لوگونکو جواہر دالتے ہین وہ لوگ اسکو چلا لیتے ہین اور جواہر جب کم ہوتے ہین تو پھر زیادہ ہو جاتے ہین گویا چشمے سے اُبکتے ہین جب وہ روز آخر ہوا مین چلے سے نکل کے شیخ کی خدمت مین حاضر ہوتا یہہ خواب بیان کرون عرض کرنیکے قبل شیخ فرمائے تو خواب دیکھا سو حق ہی اور مجھے اسکے ساتھ بھی ویسا ہی ہی اور اس تمام کا اصل شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ ہین جو مجھے علم کلام کا عوض دئیے ہین حقتعالی کی عنایت سے اُنکو تصرف نافذ کرنے مین دست فراخ تھا اور ان سے خرق عادت ہمیشہ جاری تھی روایت ہی شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک واعظ واسطی سے کہے مین اپنے جوانی کے ایام مین شیخ محی الدین عبد القادر کے پاس آیا اور میرے ہمراہ ایک کتاب علم فلسفی کی اور علم روحانی کی تھی اور حضرت اسکو نہین دیکھے تھے مجھ

مجھے دیکھتے ہی فرمائے ای منصور یہہ کتاب بد رفیق ہی اُٹھکے اسکو دھو ڈال از بسکہ مجھے اُس کتاب سے بہت محبت تھی اور اسکے احکام میرے ذہن مین بہت تعلق پکڑے تھے اسکو دھونا دل قبول نکیا لیکن حضرت کے خوف سے مین ارادہ کیا گھر کو جا کے اس کتاب کو وہان رکھوں اور دوسری بار حضرت پاس لاؤن اُٹھنے کا جب قصد کیا حضرت تعجب سے میرے طرف دیکھے مجھے اُٹھنیکی طاقت نرہی گویا مقید ہوا پھر حضرت فرمائے وہ کتاب مجھے دے مین کتاب کھولا دیکھا تو کوئی حرف اُس مین نہین سفید کاغذ ہین پھر حضرت کے ہاتھ مین دیا حضرت اسکے اوراق گردان کے فرمائے یہہ کتاب فضائل قرآن کی محمد بن ضریس کی تصنیف ہی اور میرے ہاتھ مین دے دیکھا حضرت فرمائے سو کتاب ہی ہی خوشخط العبد حضرت میرے سے توبہ لئے کہ ایکبات ظاہر مین رکھکے دل مین اسکا خلاف نہ رکھون اور مین جب وہان سے اٹھا تو کوئی مسئلہ فلسفے کا اور احکام روحانیات کا مجھے یاد نرہا اور میرے دل سے تمام محو ہوا گویا کبھی وہ مسائل میرے خاطر پر نہین گذرے تھے

دسوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی زندہ کرنے اور مارنے سے روایت ہی

شیخ ابی اسحق ابراہیم بن ابی عبداللہ بن علی طبری اور شیخ نورالدین ابی عبداللہ محمد جیلی قزوینی سے کہے جب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا نام شہرون مین مشہور ہوا جیلان کے مشائخون سے تین شخص حضرت کی ملاقات واسطے آئے حضرت کے مدرسے مین داخل ہوے تو دیکھے حضرت بیٹھے ہین اور حضرت کے ہاتھ مین ایک کتاب ہی اور آفتابہ قبلے طرف متوجہ نہین اور خادم حضرت کے روبرو کھڑا ہی تینون شخص انکار کے طور پر ایک کو ایک دیکھنے لگے حضرت کتاب ہاتھ سے رکھ کے انکے طرف دیکھے اور خادم کے طرف ایک نگاہ کئے فی الفور خادم مرکے گرا اور آفتابے طرف ایک نگاہ کئے آفتابہ خود بخود قبلے طرف پھر گیا روایت ہی شیخ عمر کیمانی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی سعود مدلل اور شیخ خلیل بن احمد صرصری اور حافظ تاج الدین ابی بکر

عبدالرزاق اور شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی المعالی بن قایداوانی سے کہے ایک عورت اپنے لڑکے کو شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس لا کے عرض کری یہہ لڑکا آپ کے ساتھہ بہت مالوف ہی مین اسکو
آپکو بخشی حضرت قبول فرمائے اور اس لڑکے کو مجاہدے کا اور سلف کے طریقے پر چلنے کا امر کئے
چند روز کے بعد اسکی والدہ آکے دیکھی رنگ اسکا زرد اور بدن لاغر ہوا ہی بھوک اور بیداری کے
آثار اسپر ظاہر ہین اور جَو کی روٹی کا ایک ٹکڑا نمک اور پانی لگا کے کھاتا ہی وہ عورت حضرت
کے نزدیک آئی سو دیکھی مرغ کو بریان کر کے حضرت کھائے ہین سو ہاڑ رہے ہین عرض کری
یا سیدی آپ مرغ کھانا اور میرا لڑکا جَو کی روٹی کا سوکا ٹکڑا کھاتا یہہ سنکے حضرت اپنا ہاتھہ
اس ہاڑون پر رکھہ کے کہے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ یعنے اٹھہ
اللہ کے حکم سے جسنے زندہ کرتا ہی ہاڑون کو بوسیدہ ہوئے بعد فی الفور مرغ زندہ ہو کے
بانگ دیا حضرت فرمائے تیرا لڑکا جب اس مقام کو پہنچے تو جو چاہے سو کھاوے روایت ہی
بھی وہی راویون سے کہے ایک ریح زیادا شدت سے چلا اور ایک چیل آواز کرتی گذری اسلئے مجلس کے
لوگون تشویش ہوئی حضرت فرمائے ای ہارے اس چیل کے سر کو لے فی الفور اسکا سر ایکطرف اور
جسد ایکطرف ہو کے گرا حضرت کرسی سے اُترے اور چیل کو ایک ہاتھہ مین لیکے دوسرا ہاتھہ
اسپر پھرا کے کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چیل زندہ ہو کے اُڑھی اور مجلس کے تمام لوگ اسکو دیکھے
روایت ہی شیخ ابوالعباس احمد بن محمد قرشی سے کہے ایکروز حضرت سوار ہو کے منصور کی
جامع مسجد کو تشریف لیگئے جب مدرسے کو پھر کے آئے تو سر مبارک سے طیلسان کھولے
اور پیشانی پر سے ایک بچھو نکال کے زمین پر چھوڑے بچھو چلنے لگا حضرت فرمائے مر اُس ہی
جگہہ مر گیا پھر حضرت فرمائے ای احمد یہہ بچھو مسجد سے یہان آئے تک سات مرتبہ مجھے کاٹا روایت
ہی شیخ ابی حفص عمر بن عثمان صریفینی اور شیخ ابی محمد عبدالحق حریمی سے کہے کہ سنہ پانسو چھپن ہجری

مین ایکشنبے کا روز صفر کی مہینے کی تیسری تاریخ ہم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس مدرسے
مین حاضر تھے حضرت وضو کئے اور کپڑے نئے پہنکے دوگانہ نماز گذارے نماز تمام کئے بعد ایک
آواز کرکے ایک کھڑاؤن پھینکے وہ کھڑاؤن ہمارے نظر سے غائب ہوا بعد ایک آواز کرکے
دوسرا کھڑاؤن پھینکے وہ بھی نظر سے غائب ہوا کسی شخص کو جرات نہ ہوئی حضرت سے اسکا سبب
پوچھین تیویس روز کے بعد عجم کے ملک سے ایک قافلہ آیا قافلہ والے ہمارے سے کہے شیخ عبدالقادر
کے واسطے ہم نذر لائے مین پھر ہم حضرت سے اطلاع کئے حضرت اسکو لینے کا حکم دئے سو
وہ لوگ تھوڑا حریر اور ریشمی کپڑے اور کچھ نقد اور حضرت کے کھڑاؤن کا جوڑا ہمارے پاس دئے
ہم اُن سے پوچھے یہہ کھڑاؤن کا جوڑا تم پاس کیون آیا وہ کہے ایکشنبے کے روز صفر کی تیسری
تاریخ ہم راہ چلتے تھے یکایک قطاع الطریق ہمارے پر گرے اور ہمارا تمام مال غارت کئے اور
قافلے کے بعضے لوگون کو قتل کئے اور ایک جنگل مین آکے اموال تقسیم کرتے ہوئے بیٹھے ہم بھی اُسی
جنگل مین ایک طرف کنارے اُترے ہم باہمدیگر کہے اسوقت اگر ہم شیخ عبدالقادر کو یاد کرین
تو ہماری مدد کرینگے غرض حضرت کو یاد کئے اور کچھ مال حضرت کی نیاز کریجے کرکے نذر کئے پھر
اسکے ہم دو آواز سنے کہ اُس سے جنگل کونج گیا اور قطاع الطریق پراگندہ ہوئے ہم سمجھے دوسرے
کوئی قطاع الطریق اُن پر آگرے ہین اس عرصے مین وہ ہمارے نزدیک آکے کہے تمھارا مال لیو
اور دیکھو ہمپر کیا مصیبت ہوئی ہے ہم جاکے دیکھے تو انھون مین دو سردار تھے سو دونون
مر گئے ہین اور ہر ایک پاس ایک کھڑاؤن پڑا ہے قطاع الطریق ہمارا مال ہم کو پھیر دئے اور
کہے یہہ امر عظیم ہوا ہے گیارہوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہے صحیح کو مریض اور مریض
کو صحیح کرنے مین - روایت ہے شیخ ابوالحسن قرشی سے کہے پانسو انچاس ہجری
مین مین اور شیخ علی بن ہیتی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس مدرسے مین حاضر تھے ابو غالب

فضل اللہ بن اسمعیل بغدادی از جی تاجر حاضر ہوکے عرض کیا یا سیدی آپ کے جد رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمائے ہین دعوت قبول کرو اور مین میرے گھر آنے واسطے آپکو دعوت کرتا ہون
حضرت فرمائے مجھے اذن ہوگا تو آؤنگا پھر دیر تک سر جھکائے بعد دعوت قبول کئے اور خچر پر
سوار ہوکے تاجر کے گھر کو آئے شیخ علی بن ہیتی سیدھا رکاب پکڑے تھے اور مین بانوان رکاب
اور وہان بغداد کے تمام مشایخ اور علما اور اعیان جمع تھے اور سفرہ تیار تھا اسپر اقسام کے
کھانے دھرے تھے اور ایک بڑا خوان سربمہر دو شخص اٹھا کے لاکر سفرے کے نزدیک رکھے ابو الغالب
کہا الصلوۃ حضرت سر جھکائے اور کھانے طرف متوجہ نہ ہوئے اور کسیکو اون کھانیکا بھی ہمت نہ ہوئے
حضرت کی ہیبت سے کوئی شخص کھانے طرف متوجہ نہوا بعد حضرت مجھے اور شیخ علی بن ہیتی کو
وہ خوان لانے واسطے اشارہ کئے پھر ہم خوان حضرت کے روبرو اٹھا کے رکھے خوان بہت
بھاری تھا پھر اسکو کھولنے کا حکم کئے جب کھولے تو دیکھے اس مین ابی غالب کا لڑکا ہے اندھا
مادر زاد لنگ مجذوم لنجھ جھولا مارا ہوا حضرت اسکو فرمائے قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ معافی یعنے کھڑے رہ
اللہ تعالی کے اذن سے تندرست ہوکے دوڑا اور کوئی علت اس مین باقی نہ رہی حاضران مجلس غل
مچائے حضرت اس شور و آواز مین کچھ تناول نفرما کے وہان سے نکلے پھر مین شیخ ابی سعد قیلوی
کے پاس آیا اور اس واقعے سے خبر دیا کہے شیخ عبد القادر درست کرتے ہین کوڑیون اور برص والون
کو اور زندہ کرتے ہین مردونکو خدا تعالی کے حکم سے روایت ہے شیخ ابی الحسن قرشی سے کہے
۵۵۹ ہجری مین مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر تھا روافض کی ایک جماعت دو
خوان سربمہر لاکے حضرت سے پوچھے اس خوان مین کیا ہے حضرت کرسی سے اوترکے ایک
خوان پر اپنا ہاتھ رکھکے فرمائے اس مین ایک لڑکا ہے لنگڑا اور شیخ عبد الرزاق کو وہ خوان
کھولنے کا امر کئے خوان کھولے تو دیکھے اس مین حضرت فرمائے بموجب لڑکا ہے لنگڑا۔ اخضر

اسکا ہاتھ پکڑ کے کہے اٹھہ لڑکا اٹھہ کے دوڑا بعد دوسرے خوان پر ہاتھ رکھکے کہے اس مین
لڑکا ہی صحیح اور اسکو کھولنے کا حکم بھی شیخ عبدالرزاق کو کئے کھولے تو دیکھے اسمین لڑکا ہی سُنّدرسُنّت
اٹھکے دوڑنے لگا حضرت اُسکی پیشانی پکڑکے فرمائے لُنجھہ ہوئی الفور لُنجھہ ہوا ور وافضی حضرت
کے ہاتھہ پر توبہ کئے اور اُس روز حضرت کی مجلس مین تین شخص مرے شیخ ابوالحسن قرشی کہتے
ہین قرن گذشتہ کے ابتدا مین مین مشایخ سے سنا ہون کہتے تھے چار شخص اولیا سے
درست کرتے ہین گنگے اور کوری کو خدا تعالی کے اذن سے ایک شیخ عبدالقادر دوسرے
شیخ بقا بن بطو تیسرے شیخ ابوسعد قیلوی چوتھے شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہم اور مین چار شخص
کو دیکھا ہون موے بعد بھی تصرف کرتے ہین جیسا زندگی کے وقت تصرف کرتے تھے
ایک شیخ عبدالقادر دوسرے شیخ معروف کرخی تیسرے شیخ عقیل منبجی چوتھے شیخ حیات بن
قیس حرانی رضی اللہ عنہم روایت ہی شیخ علی خباز سے کہے شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز
سے سنا ہون کہتے تھے صدر اول کے مشایخون سے چار شخص کو ہم دیکھے درست کرتے تھے
گنگے اور کوری کو خدا تعالی کے اذن سے ایک شیخ عبدالقادر دوسرے شیخ علی بن ہیتی تیسرے
شیخ بقا بن بطو چوتھے شیخ ابی سعد قیلوی رضی اللہ عنہم شیخ ابوالفرح صرصری کہتا ہی یہہ
حکایت کرتے وقت شیخ علی خباز پاس شیخ محمد خیاط بغدادی معروف واعظ بیٹھے تھے اُن کے
کانون کو سنے نہین آتا تھا سو اپنی بازو سے ایک شخص بیٹھا تھا سو اُس سے پوچھے شیخ
کیا کہتے ہین شیخ نے پھر اس قول کا اعادہ کئے شیخ محمد خیاط کہا ای باریتعالی ان بزرگون
کی حرمت سے میرے کان درست کر فی الحال اسکے کان درست ہوگئے یہان تک کہ دو شخص
آہستہ بات کرتے سو سنتے تھے روایت ہی خضر حسینی سے کہے مین شیخ محی الدین عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کی خدمت تیرہ سال کیا اور حضرت کی خرق عادت بہت سے دیکھا ازانجملہ

یہہ ہی اطبّا علاج سے کسیکے جب عاجز ہوتے تو اس مریض کو حضرت کے نزدیک حاضر کرتے حضرت
اسکو دعا کرتے اور اپنا ہاتھہ اُسکے بدن پر پھراتے مریض تھوڑے وقت مین درست ہوتا
اور ایکبار مستنجد باللہ خلیفے کے قرابت والون سے ایک شخص کو استسقا ہوا حضرت کے جناب
مین اسکو حاضر کئے حضرت اپنا ہاتھہ اُسکے شکم پر پھرائے فی الفور آماس اُسکی اترگئی گویا کچھہ مرض
نتھا اور بھی ایکبار ابو المعالی احمد بن مظفر بن یونس بغدادی حنبلی حضرت کی خدمت مین
آکے عرض کیا میرا لڑکا محمد پندرہ مہینے سے تپ زدہ ہی ہر چند مین اُسکی دوا کیا لیکن تپ
اسکے بدن سے جدا نہین ہوتی حضرت اس تاجر کو کہے تیرے لڑکے کے دونون کانون مین
جاکے کہہ ای ام ملدم تجھے شیخ عبد القادر کہتا ہی میرے لڑکے سے نکل کے حلّے کے طرف جا اور وہ کہتا ہی
بعدہ مین ابو المعالی سے اسکے لڑکے کا احوال پوچھا تو کہا حضرت کے فرمائے بموجب عمل کیا اب
تک تپ پھر نہین آئی اور حلّے سے خبر آئی وہان کے لوگ بہت تپ زدہ ہوئے ہین اور بھی ایکبار
ابو حفص عمر بن صالح حدادی اپنا اونٹ حضرت کے پاس لاکے عرض کیا مین حج کا ارادہ کیا ہون
اور یہہ اونٹ چل نہین سکتا اسکے سوا اور کوئی سواری مجھے نہین حضرت اپنے پانون سے
اُس اونٹ کو مارے اور اپنا ہاتھہ اسکے پیشانی پر رکھے پھر وہ تمام سوارون سے جلد تر
ہوا قبل اُسکے تمام سے پیچھے رہتا تھا اور بھی ایکبار شیخ ابو الحسن علی بن احمد بن وہب ازجی
بیمار ہوئے حضرت عیادت کے واسطے اُنکے گھر کو تشریف لیگئے وہان ایک راعبی اور ایک
قمری تھی ابو الحسن عرض کئے یہہ راعبی چھے مہینے سے انڈے نہین دیتی اور یہہ قمری نون
مہینے سے بات نہین کرتی پھر حضرت راعبی کے نزدیک جاکے فرمائے تیرے مالک کو نفع
کر اور قمری کو فرمائے تیرے خالق کی تسبیح کر فی الحال قمری با تان کرنے لگی یہان تک کہ اہل
بغداد اُسکا آواز سننے جمع ہوتے اور راعبی مرتے تک انڈے دیتی تھی سوا یہ ہی شیخ ابی اسحق ابراہیم

بن ابی عبداللہ بن علی طبری اور شیخ نور الدین ابی عبداللہ محمد جیلی سے قزوینی سے کہے سنہ
پانسو چھیالیس ہجری مین شیخ بقا ابن بطو اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابو سعد قیلوی اور شیخ
ماجد کردی خدمت مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوئے حضرت سفرہ بچھانیکا حکم کئے
جب طعام حاضر ہوا اور لوگ کھانا شروع کئے حضرت خادم کو کہے تو بھی شریک ہو خادم کہا
مین روزہ ہون حضرت فرمائے کھا تجھے روزے کا ثواب ہوگا پھر کہا روزہ ہون حضرت
فرمائے کھا ایک ہفتے کے روزونکا ثواب ہوگا پھر کہا مین روزہ ہون حضرت فرمائے
کھا تجھکو ایک مہینے کا ثواب ہوگا پھر کہا روزہ ہون حضرت فرمائے کھا تجھے ثواب ایکسال
کا ہوگا پھر کہا مین روزہ ہون فرمائے کھا تجھے تمام عمر کے روزونکا ثواب ہوگا پھر کہا مین
روزہ ہون حضرت غصّے سے اسکے طرف دیکھے فی الفور مرکے گرا اور بدن پھول کے بہنے اور
لہو جاری ہوا حاضرانِ مجلس حضرت کی جناب مین اسکی سفارش کئے تا کہ غصہ حضرت
کا اُترا اور خادم سے راضی ہوکے فی الفور درست ہوکے اپنی حالت اصلی پر آیا گویا
کچھ اسے نہ ہوا روایت ہی شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر بن ادریس و جانی یعقوبی سے کہے
شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ میرا ہاتھ پکڑکے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حضور مین
لے آئے اور عرض کئے یہہ میرا لڑکا ہی پھر حضرت اپنی پیراہن مجھے پہناکے فرمائے ای علی
تو عافیت کی پیراہن پہنا اُس روز سے ابتک بیست سال ہوئے پر کوئی درد مجھے عارض ہوا

بارھوان شعبدہ جو تعلق رکھتا ہی عناصر سے روایت ہی شیخ ابی سعود

مدلل حریمی اور شیخ عمر کیمانی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی اور
شیخ ابی الحسن علی قرشی اور شیخ عدی بن مسافر سے کہے ایکبار شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
سخن فرماتے تھے کہ مینہ شروع ہوا اور مجلس کے لوگ متفرق ہوئے حضرت آسمان

طرف دیکھکے فرمائے مین جمع کرتا ہون اور تو پراگندہ کرتا ہی فی الفور باران مجلس سے موقوف
ہو مجلس کے باہر برستا تھا اور مجلس پر ایکقطرہ نہین پڑتا تھا اور بھی ایکبار دجلہ طغیانی
کری بغداد کی آبادی غرق کے قریب پہنچی لوگ حضرت کے نزدیک فریاد آئے حضرت اپنا
عصا لیکے دجلہ کے کنارے پر آئے اور پانی مین ایک جگھہ عصا گاڑے اور فرمائے اس جگھہ رہ
فی الحال پانی کم ہو کے عصے کے نزدیک آیا روایت ہی شیخ عماد الدین ابراہیم مقدسی حنبلی سے
کہے ایکبار شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ آسمان کے نیچے وعظ کہتے تھے مینھہ شروع ہوا
حضرت آسمان طرف دیکھہ کے فرمائے مین جمع کرتا ہون تو منتشر کرتا ہی خدا یتعالی کے حکم سے
مینھہ اُس جگھہ سے موقوف ہوا شیخ ابی زید عبد الرحمن بن احمد سے منقول ہی کہے سنہ چھے سو
انتیس ہجری مین دمشق مین مین اور ملک معظم اور ملک امجد تقی الدین اور ملک صالح مجیر الدین
فرزندان ملک ایوب کے شیخ ابراہیم بن سعد داری ثعلبی کے پاس آسمان کے نیچے بیٹھے تھے مینھہ آیا
شیخ ابراہیم حضرت کا یہہ مقولہ بیان کئے راوی کہتا ہی خدا کی قسم ہنوز سخن شیخ ابراہیم کا
تمام نہ ہوا تھا ابر ہماری مجلس سے متفرق ہو کے مجلس کے باہر برسنے لگا لیکن مجلس پر ایکقطرہ
نہین پڑتھا تھا روایت ہی شیخ ابی محمد مفرج بن نبہان بن برکات شیبانی بیسبانی
سے کہے شیخ عطا ہر جمعہ مریدون کے ساتھہ اپنے شہر سے نکل کے بیسان کو ندی انگل کے جاتے
اور اُنکے مریدان بڑے بڑے احوال رکھتے تھے چنانچہ بعضے شیر پر سوار ہوتے تھے اس سبب سے
میری خاطر پر خلش ہوئی مین جب بغداد کو آیا تو شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سے شیخ عطا
کا احوال ذکر کیا حضرت خاموش ہوئے جب مین جانے کی رخصت چاہا حضرت فرمائے
تو ندی پاس پہنچیگا تو شیخ عطا کے اُترنے کی جگھہ پر کھڑے ہوکے کہہ عبد القادر تجھکو
کہتا ہی شیخ عطا اور اسکے مریدون کو تیرے سے گذرنے نہ دے جب مین وہان پہنچا

حضرت کا امر بجا لایا پھر شیخ عطا موافق معمول کے جانے کا ارادہ کئے پانی جوش کیا اور ایک ندیا
اُنکے اور پانی کے درمیان تھا سو وہان تک پانی پہنچا اور یہہ لوگ گذرنے سے باز رہے
شیخ عطا اپنے یارون کو کہے یہہ تازہ امر حادث ہوا ہی یہان سے پھرو اور اپنے سرونکو
برہنہ کرو تا بغداد کو جاکے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے تقصیر معاف کراوین انکے فرزند
ابراہیم کہے بلکہ نزدیک شیخ مفرج کے جاکے اُن سے تقصیر معاف کرانا جب اس بات پر عزم کئے
پانی ندی کا کم ہوکے اپنے اصلی حد پر پہنچا ندی پار ہوکے بیابان کو آئے اور شیخ مفرج سے
تقصیر معاف کروائے بعدہ ہمیشہ انکے نزدیک بتواضع حاضر ہوتے تھے اور اُنھون اپنی تقصیر
معاف کروائے سو روز بہت عظیم تھا تیرھوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی جنات
کو دفع کرنے پر روایت ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق اور شیخ عبدالوہاب اور شیخ عمر کیمیانی
اور شیخ عمر بزاز سے کہے ابی سعید عبداللہ بن احمد بن علی بن محمد بغدادی ازجی خدمت مین
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوکے عرض کیا میری لڑکی فاطمہ سولا برس کی انبھائی مہاری
پر چڑھی تھی وہان سے غائب ہوئی حضرت فرمائے آج کی شب کو تو کرخ کے ویرانے طرف
جا اور پانچوین ٹیلے پر بیٹھ اور اپنے گرد زمین پر ایک دائرہ کھینچ اور دائرہ کھینچتے وقت کہہ
بسم اللہ علی نیۃ عبدالقادر جب رات اندھاری ہویگی تو جنات تیرے پر گروہ گروہ اقسام کے صورتون
مین گذرینگے تیرا قصد نکرینگے سحر کے وقت انکا بادشاہ آکے تیرے سے سوال کریگا کیا حاجت
رکھتا ہی تو کہہ عبدالقادر نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہی اور اپنی لڑکی کا ماجرا بیان کر ابو سعید
کہتا ہی پھر مین کرخ کے ویرانے طرف گیا اور حضرت کے امر کے بموجب عمل کیا پھر جنات
گروہ گروہ ڈراونے صورتون مین گذرے اور دائرہ رہنے کے سبب کوئی میرے
نزدیک نہ آسکا بعد انکا بادشاہ گھوڑے پر سوار ہوکے آیا اسکے روبرو ایک بڑی جماعت

جنونکی تھی دائرے کے مقابل آکے کہا ای انسان تو کیا حاجت رکھتا ہی مین کہا مجھے شیخ
عبدالقادر تیرے پاس بھیجے ہین فی الفور گھوڑے سے اُتر پڑا اور زمین کو بوسہ دیکے دائرے کے
باہر بیٹھا اسکے ہمراہان بھی بیٹھے بعد مجھے پوچھا تو کیا حاجت رکھتا ہی مین اپنی لڑکی کا قصہ
بیان کیا اپنے تابعدارون کو کہا یہہ کام کون شخص کیا ہی تابعدارون کو معلوم تھا غرض تا لاش
کرکے ایک مارد کو اس لڑکی کے ساتھ لے آئے اور کہے یہہ چین کا مارد ہی بادشاہ اُس سے پوچھا
کیا سبب تو اس لڑکی کو قطب کے رکاب سے لیگیا اُن نے کہا یہہ لڑکی میرے دل کو لگی بادشاہ
اسکے قتل کا حکم کیا پھر اسکو قتل کئے اور لڑکی میرے تئین دئے مین اسکو پوچھا تم کیا واسطے
شیخ عبدالقادر کا حکم بجالانے مین اسقدر جلدی کئے بادشاہ کہا حضرت ہمارے ماردون
کو اقصائے زمین تک دیکھتے ہین اور وہ انکی ہیبت سے بھاگ کر اپنے گھرون مین چھپتے ہین
اور اللہ تعالی جسے قطبیت دیتا ہی تو اسکو جنات اور انسانات پر قادر کرتا ہی روایت ہی
وہی راویون سے کہے ایکمرد حضرت کے نزدیک آکے عرض کیا مین اصفہان سے آیا ہون اور
میری عورت کو صرع بہت ہوتی ہی سب تعویذ فتیلے کرنے والے اُس سو عاجز ہین حضرت فرمائے
اُسپر سراندیب کے ماردون سے ایک مارد ہی اُسکا نام خانس جب تیری عورت کو صرع ہوگی
تو اُسکے کان مین کہہ ای خانس تجھے عبدالقادر بغداد کا رہنے والا کہتا ہی پھر نہ آ اگر آویگا تو
ہلاک ہوگا وہ شخص وہان سے روانہ ہوا دس سال کے بعد پھر بغداد کو آیا ہم پوچھے تو کہا مین
یہان سے جاکے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حکم کے بموجب بجالایا سو اب تک اسکو صرع نہوئی کہے
بہجۃ الاسرار مین لکھا ہی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حیات تک چالیس برس اسکو صرع نہین
ہوئی حضرت کے وفات کے بعد بھی صرع شروع ہوئی + **روایت**
ہی شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہے ایکبار عجم کا بادشاہ بغداد کی تسخیر واسطے بڑی فوج لیکے بغداد

کا خلیفہ اسکے مقابلے سے عاجز ہوا اور اسکو اپنی سلطنت جانیکا اندیشہ ہوا شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کے نزدیک آکے التجا کیا پھر حضرت اسکے دفع واسطے شیخ علی بن ہیتی کو امر کئے
شیخ علی اپنے خادم کو کہے تو عجم کے لشکر طرف جا لشکر کے آخر مین تین شخص کمل کی پال
دیکھے ہین انکو کہہ شیخ علی بن ہیتی تم کو کہا ہی بغداد سے پھر جاؤ اگر وہ کہین ہم امر سے
آئے ہین تو تو کہہ مین بھی امر سے آیا ہون پھر خادم گیا اور تین شخص کو ویساہی پایا ان کو
کہا شیخ علی بن ہیتی تم کو کہے ہین بغداد سے پھر کے جاؤ وہ تینون شخص کہے ہم امر سے
آئے ہین خادم کہا مین بھی امر سے آیا ہون ایک شخص اُنہین سے ہاتھہ دراز کرکے عصا
اُکھارا اور کمل لپیٹ کے عجم کے طرف روانہ ہوا پھر لشکر خیمے اُکھار کے پھر گئے **چودھوان
شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی اعیان کو قلب کرنے مین** - روایت ہی شیخ
عبدالرزاق سے کہے کہ میرے والد شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ایکروز جمعہ کی نماز واسطے نکلے
میرے بھایان شیخ عبدالوہاب اور شیخ عیسی بھی ہمراہ تھے اثنائے راہ مین تین اونٹ پر
شراب لاد کے خلیفے واسطے لیجاتے تھے سو ہمارے پرسے گذرے اسکی بو سے راہ سخت متعفن
ہوئی حضرت اسکے نگہبانون کو فرمائے تم تھوڑا توقف کرو تا ہم گذر جاوین حضرت کا حکم بجا نہ لاکے
اونٹون کو جلد چلانے لگے حضرت اونٹون کو فرمائے کھڑے رہو فی الفور پتھرون کے مانند کھڑے رہے
ہر چند شتربانان بہت سا مارے لیکن وہ حرکت نہ کئے اور نگہبانون کو قولنج کا درد پیدا ہوا درد
کی شدت سے لوٹنے لگے آخر حضرت سے التجا کئے اور توبہ استغفار ظاہر کئے فی الفور
درد دفع ہوا اور شراب کی بو بھی سو سرکے کی ہوگئی کھولکے دیکھے تو سرکہ ہی پھر اونٹان چلنے لگے
اور لوگون مین اسبات کا بہت شور ہوگیا جامع مسجد کو تشریف فرمائے بادشاہ یہہ خبر سنکے
گریہ کیا اور بہت سے حرام افعال ترک کیا اور حضرت کی ملاقات واسطے حاضر ہوا اور بہت ہی ادب

۹۲۲۵۹۷
قادری

وتواضع سے حضرت کے پاس بیٹھا **روایت** شیخ ابی العباس خضر بن عبداللہ بن یحیی حسینی موصلی سے
کہے مین ایک شب شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھا خلیفہ اسوقت کا مستنجد باللہ ابو المظفر
یوسف حاضر ہوا حضرت پر سلام کیا اور اپنے کو کچھہ وصیت کروکر کے حضرت کو عرض کیا اور بیسون کے
دس تھیلیان حضرت کو دیا حضرت فرمائے مجھے اس مال سے حاجت نہین پھر خلیفہ اسکو قبول کرنے کے
حضرت سے بہت مبالغہ کیا اور اسکو پھیر لیجانے سے ابا کیا حضرت دو تھیلیان ہاتھہ مین لیکے دبائے
سو اسمین سے خون جاری ہوا پھر حضرت خلیفے کو فرمائے ای ابا المظفر تو لوگون کے خون کا خدا تعالی
سے شرم نہین کرتا ہی پھر وہی مال میرے نزدیک لاتا ہی خلیفہ بیہوش ہوا حضرت فرمائے معبود کے
عزت کی قسم اگر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھہ قرابت نہ ہوتی تو مین اس خون کو
چھوڑتا تا اسکے گھر تک پہنچے **روایت** ہی بھی وہی راوی مذکور سے کہے ایکروز حضرت کی
مجلس مین خلیفہ حاضر ہوکے عرض کیا اب مجھے اطمینان واسطے کوئی کرامت بتاؤ حضرت فرمائے تو کیا
چاہتا ہی اُن نے عرض کیا ایک سیب غیب سے آنا عراق مین وہ ہنگام سیب کا نتھا حضرت اپنا ہاتھہ ہوا
پر دراز کرکے دو سیب لائے ایک سیب خلیفے کو دئے دوسرے کو اپنے ہاتھہ سے دو ٹکرے کئے سو
اسکے اندر سفید تھا مشک کی بو تھی پھر خلیفہ اپنے سیب کو دو ٹکرے کیا تو اسکے اندر سے کیرے
نکلے خلیفہ عرض کیا کیا سبب میرے سیب مین کیرے تھے آپکے سیب مین مشک کی بو تھی حضرت
فرمائے ای ابا المظفر تیرے سیب کو ظلم کا ہاتھہ لگنے سے کیرے پڑے **پندرھوان شعبہ**
وہ جو تعلق رکھتا ہی برکتون پر **روایت** ہی شیخ ابا محمد شناور بیسنی محلی سے کہے مین
شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے بغداد کو آکے حضرت کی خدمت مین ایک مدت تک
رہا جب قدم تجرید پر مصر کا ارادہ کیا سو حضرت سے رخصت چاہا حضرت مجھے تاکید کئے کسی سے
سوال مت کر اور اپنی انگشت شریف میرے منھہ مین رکھکے فرمائے اسکو چوس پھر مین چوسا حتی

فرمائے اِنْصَرِفْ رَاشِدًا مُهْدِيًّا جب مین وہان سے روانہ ہوا راہ مین مجھے نہ بھوک
لگی نہ پیاس اور سیر روز میری قوت زیادہ ہوتی تھی **روایت ہی** شیخ ابی المظفر اسمعیل بن عیسیٰ
بن علی بن حسنان حمیری زریرانی سے کہے شیخ علی بن ہیتی جب بیمار ہوتے تو اکثر زریران مین
میری جگھہ آتے اور بیماری کے ایام وہان گذارتے ایکبار بیمار ہوکے میری جگھہ پر آئے اور شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ بغداد سے اُنکی عیادت واسطے تشریف لے آئے وہان خرمے کے دو
جھاڑ تھے چار برس سے بار نہین لائے تھے اور مین اُنکے کاتنے کا ارادہ کیا تھا سو حضرت ایک
جھاڑ کے نیچے وضو کئے اور دوسرے کے نیچے دوگانہ نماز پڑھے دونون جھاڑ تازے ہوکے اُسی
ہفتے مین پھلون سے لد گئے ہنگام خرمے کا شروع ہوا تھا پھر مین تھوڑا میوہ اس زمین کا
حضرت کے پاس لایا حضرت اسکو تناول کرکے دعا دئے بَارَكَ اللّٰهُ فِيْ اَرْضِكَ وَ
دِرْهَمِكَ وَصَاعِكَ یعنے خدایتعالی تیری زمین مین اور تیرے مال مین اور تیرے ماپ
مین برکت دیو اُس سال سے میری زمین کا محصول مضاعف ہوتا ہی اور جب کسی کام کو ایک
درہم خرچ کرتا ہون تو وہان سے مضاعف حاصل ہوتا ہی اور جب سو گونی گیہون کو کسی
جگھہ رکھہ کے پچاس گونی کو تصدق کرتا ہون پھر مانپتا ہون تو سو گونی کی سو گونی رہتی ہی
اور جانوران اتنے بچے دئے ہین جو شمار مین نہین آتے حضرت کی دعا کی برکت سے ابتک میری
وہی حالت ہی **روایت ہی** شیخ ابی العباس احمد سے رکابدار شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے کہے
ایکبار بغداد مین قحط ہوا مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین میرے عیال و اطفال کے
فاقے کی شکایت کیا حضرت ایک گونی گیہون مجھے دیکے فرمائے کہ اسکا سر بند کے گھر مین رکھہ
اور اسکی بازو سے ایک سوراخ کرکے بقدر ضرورت وہان سے نکال کے خرچ کر اور اُس گونی
کو تغیر مت دے مین حضرت کے امر کے بموجب بجالایا پچاس برس تک وہی گیہون نکال کے کھاتا تھا

بعدہٗ میری عورت اُسکا سر کھولی جیسا اول رکھی تھی ویسا ہی ہی پھر سات روز مین وہ گیہون
سڑ گئے مین یہہ حالت حضرت کی خدمت مین عرض کیا حضرت فرمائے اگر تو اُسے نہ کھولتا تو
ہمیشہ اُس ہی گیہون سے کھاتا **سولھوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی کشف قبور کے**
ساتھہ روایت ہی شیخ ابی سعود حریمی اور شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی او شیخ عمر کیمانی
اور شیخ ابی الحسن علی بن محمد بن احمد بن حسین بغدادی صوفی سے کہے سنہ پانسو اثنتین ہجری مین
چہار شنبے کا روز ستائیسوین ذیحجہ کی ہمارے پیر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ مقبرہ شونیزی کو
زیارت واسطے تشریف لیگئے حضرت کی ہمراہ ایک بڑی جماعت فقرا اور رفیقان کی تھی
حضرت شیخ حماد دباس کی قبر پاس بہت دیر تک کھڑے رہے یہان تک آفتاب نہایت گرم ہوا
اور لوگ بھی حضرت کے پیچھے کھڑے تھے جب وہان سے پھر حضرت کے چہرے پر خوشی کے علامتان
ظاہر ہوے یاران اسکا سبب پوچھے حضرت فرمائے سنہ چار سو نو دو پر نو ہجری مین شعبان
کی پندرھوین کو شیخ حماد اور اُنکے یاران جمعہ کی نماز واسطے رصافہ کی جامع مسجد کو جاتے تھے
مین بھی ہمراہ تھا پل پر جب پہنچے شیخ حماد مجھے ندی مین ڈھکیل دئے مین بسم اللہ کہکے جمعہ کے
غسل کی نیت کیا اور میرے بدن پر صوف کا ایک جبہ تھا آستین مین کتاب کے اجزا تھے مین
ہاتھہ بلند کیا تا کتاب تر نہووے اور سب مجھے چھوڑ کے گئے پھر مین پانی سے نکل کے جبہ نچوڑا
انکے پیچھے گیا سردی کے ایام تھے مجھے بہت اذیت ہوئی اور شیخ کے یاران میری حقارت کرنے لگے
شیخ حماد انکو زجر کرکے کہے مین انکو امتحان واسطے اذیت دیا سو انکو کوہ استوار پایا جو
جنبش نہین کرتا ہی آجکے روز مین شیخ حماد کو قبر مین دیکھا انکے بدن پر جواہر کا لباس ہی سر پر
یاقوت کا تاج ہی دونون ہاتھہ مین سونیکے کڑے ہین پاؤن مین زر کے نعلین ہین لیکن انکا
سیدہا ہاتھہ انکے اختیار مین نہین ہی مین اُنسے پوچھا کیا ہی شیخ حماد کہے کہ اس ہاتھہ سے مین مجھے

نہر مین ڈالا تھا سو اسلئے وہ میرے اختیار مین نہین کیا تو اب عفو کریگا مین کہا البتہ کرونگا
شیخ حماد کہے خدا تعالی سے تو سوال کرتا میرا ہاتھ دیو پھر مین بار یتعالی سے سوال کرتا ہوا
کھڑے رہا اور پانچ ہزار ولی اپنے قبرون مین آمین کہتے ہوے کھڑے تھے اور مین سوال کو
اتمام کو پہنچانے واسطے میرے نزدیک سفارش کرتے تھے پھر مین سوال کرتا کھڑا تھا یہان تک
کہ خدا تعالی انکو ہاتھ عطا کیا وہی ہاتھ سے میرا مصافحہ کئے اور انکی خوشی کامل ہوی جب
حضرت کا یہہ سخن بغداد مین مشہور ہوا شیخ حماد کے مریدان حضرت سے اسکی تحقیق چاہئے اور بہت سے
فقرا تابعداران شیخ حماد کے مارے ڈر کے اور حضرت کے مدرسے مین جمع ہوے لیکن حضرت کی ہیبت سے
کوئی شخص سخن نہین کیا پھر حضرت آپ ہی انکا مقصود بیان کئے اور فرمائے تم دو شخص کو
اختیار کرو تا میرا سخن انکی زبان سے ظاہر ہووے پھر تمام ملکے شیخ ابی یعقوب یوسف بن ایوب بن یوسف
ہمدانی پر جو اسوقت بغداد کو آئے تھے اور شیخ ابی محمد عبد الرحمن بن شعیب بن مسعود پر جو بغداد
مین رہتے تھے اور دونون کشف خارق اور حال فاخر رکھتے تھے اتفاق کئے اور انکی زبان پر ظاہر
ہونے واسطے ایک ہفتے کی مہلت دئے حضرت فرمائے تمھارے تین یہہ سخن متحقق ہونے تک یہان سے
مت اٹھو اور حضرت اپنا سر جھکائے اور حاضران بھی تمام سر جھکائے فقرا مدرسے کے باہر غل اٹھائے
یکایک شیخ یوسف پا برہنہ دوڑتے ہوے حضرت کے مدرسے مین آکے کہے اسوقت خدا تعالی میرے پر
شیخ حماد کو مشہود کروایا شیخ حماد مجھے کہے ای یوسف شیخ عبد القادر کے مدرسے مین مشایخ جو جمع ہوئے ہین
انکو جلد جاکے کہہ شیخ عبد القادر میرے حقمین جو کچھ کہے سو راست کہے ہنوز کلام شیخ یوسف کا تمام نہوا
تھا شیخ عبد الرحمن بھی آکے اسیطرح کہے مشایخ تمام حضرت سے استغفار کرکے اٹھے **سترھوان شعبہ
وہ جو تعلق رکھتا ہی دل کے باتون پر** روایت ہی شیخ مکارم نہر خالصی سے کہے مین
حضور مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حضرت کے مدرسے مین حاضر تھا ایک تیتر ہوا مین اڑتا ہوا

گذرا میرے دل مین آیا اسکو کشک کے ساتھہ کھانا سو حضرت میری طرف دیکھہ کے ہنسنے بعد ہوا طرف
ایک نگاہ کئے فی الفور تیتر زمین پر گرا اور دوڑکے میری ران پر ایکساعت بیٹھا حضرت فرمائے ای مکارم
تو خواہش کیا سو تیتر کو لے اب اللہ تعالی تیتر کو کشک کے ساتھہ کھانیکی اشتہا دور کریگا اُس روز سے
تیتر سو مجھے نفرت ہوی اگر تلکے میرے نزدیک لائیگے تو اسکی بو سونگھنے کی مجھے طاقت نہ ہوگی اور
آگے مین اسکو بہت رغبت سے کھاتا تھا روایت ہے شیخ مکارم سے کہے ایکبار شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ واصلون کے مقام اور عارفون کے مشاہدے مین سخن فرماتے تھے مین بھی حاضر ہوا حاضران
مجلس خدا تعالی کی طرف بہت مشتاق ہوے اور میرے دل مین آیا اسکو پانے کی کیا راہ حضرت فی الفور
قطع کلام کئے اور میری طرف متوجہ ہوکے فرمائے ای مکارم تیرے اور تیرے مقصد کے درمیان دو قدم ہین
ایکقدم مین دنیا کو کاٹہہ اور دوسرے قدم مین تیرے نفس کو کاٹہہ پھر آخدا تعالی تیرے ساتھہ ہے روایت
ہے شیخ عمر کیماتی سے کہے ایکشب مین خلوت مین تھا یکایک دیوار شق ہوی اور ایک شخص بد صورت
میرے نزدیک آیا مین اسکو پوچھا تو کون ہے کہا مین ابلیس ہون تجھے نصیحت کرنے واسطے آیا ہون مین
پوچھا وہ کیا نصیحت ہے کہا تجھے مراقبے کے وقت بیٹھنے کا قاعدہ کھاتا ہون سو گوٹھہ باندھکے بیٹھنا
بتایا جب صبح ہوی مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تا حضرت سے یہہ معاملہ ظاہر کرون جب
مین حضرت سے مصافحہ کیا پیش از مین عرض کرنے کے حضرت میرا ہاتھہ پکڑکے فرمائے ای عمر وہ تجھے
راست کہا اگرچہ وہ بہت جھوٹا ہے آیندہ اسکی کوئی بات تو مت سُن پھر شیخ عمر کیماتی قدس سرہ
چالیس سال اسیطرح بیٹھتے تھے روایت ہے شیخ بدیع الدین ابی القاسم خلف بن عیاش شارعی شافعی
سے کہے کہ مجھے شیخ ابو عمر و عثمان بن اسمعیل بن ابراہیم سعدی شارعی شافعی واعظ بغداد کے طرف مسند
امام احمد بن حنبل بہم پہنچاکے لانیکے واسطے بھیجے جب مین بغداد کو آیا تو سنا لوگ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کی بہت وصف کرتے ہین مین اپنے دل مین کہا حضرت اگر لوگ کہے بموجب ہین تو مین جو کچھ

تصور کرتا ہون سو اگر پیر کشف ہوگا غرض دل مین خلاف عادت ایکصورت ترتیب دیا مین جب حضرت پر
سلام کرون تو حضرت سلام کا جواب دیکے منھہ پھیر لینا اور خادم کو حکم کرنا اس مرد کو کفایت کرے وتنا
خرما لے آ اور فرمانا ایک نعلین کا جوڑا ایک دانق سے اسکی قیمت کم و زیادہ نہ ہے سو لے آ بعد بغیر
سوال کے اپنا طاقیہ مجھے پہنانا بعد سلام کا جواب دینا فی الفور مین اٹھکے حضرت کے مدرسے مین آیا حضرت
محراب مین بیٹھے تھے میرے طرف ایک نگاہ کئے مین اس سے سمجھا حضرت میرے سب خطرون پر آگاہ
ہوئے پھر سلام کیا حضرت جواب دیکے منھہ پھیر لئے اور خادم کو فرمائے اسکو کفایت کرے وتنا خرما لے آ
اور نعلین کا ایک جوڑا اسکی قیمت ایک دانق سے کم و زیادہ نہ ہے لے آ خدا کی قسم میرے دل مین جو
الفاظ تھے سو بعینہ وہی الفاظ سے حضرت تلفظ فرمائے پھر خادم میرے سر پر سے طاقیہ نکال کے
خرما اس مین ڈالا خرما طاقیہ کے برابر ہوا گویا وہ طاقیہ اس خرمے کا کالبد تھا اور نعلین لا کے رکھا پھر
حضرت اپنا طاقیہ مجھے پہنائے اور سلام کا جواب دئے اور فرمائے ای خلف تو یہہ تمام چاہا تھا پھر مین
حضرت کے نزدیک چند روز رہ کے تحصیل علم کیا اور حدیث کی سماعت کیا روایت ہی شیخ عمر بزاز
سے کہے سنہ پانسو چھپن ہجری مین جمعہ کا روز جمادی الاخری کی پندرھوین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
جامع مسجد مین آئے اور مین بھی ہمراہ تھا کوئی شخص حضرت پر سلام نکیا مجھے تعجب ہوا کیونکہ ہمیشہ جب
ہم مسجد کو جاتے تو لوگ ہجوم کرتے اور مجھے حضرت کے نزدیک پہنچنے کی طاقت نہین رہتی ہنوز میرا
خطرہ تمام نہوا حضرت ہنسکے میرے طرف دیکھے اور لوگ سلام واسطے ہجوم کئے پھر مین اپنے دل مین کہا
اس سے وہی حال بہتر تھا پھر حضرت میرے خطرے پر آگاہ ہوئے اور مجھے دیکھکے فرمائے ای عمر تو
یہہ ارادہ کیا تھا آیا تو نہین جانا لوگون کے دلان میرے ہاتھہ مین ہین اگر چاہتا ہون تو اپنے طرف کھینچتا ہون
اگر چاہتا ہون پھیرتا ہون روایت ہی شیخ یحیی بن نجاح ادیب سے کہے ایکمرتبہ میرے دل مین آیا شیخ
محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ اپنے وعظ کی مجلس مین توبہ کرنے والون سے کیتنے شخص کو لب کترنے کا امر

کرتے مین سو مین شمار کرون پھر مین حضرت کی مجلس مین حاضر ہوکے مجلس کے آخر مین بیٹھا اور ساتھ
ایک تاگا رکھا جب حضرت لب کھولنے کا امر کرتے تو مین تاگے پر ایک گرہ دیتا یکایک حضرت
فرمائے مین کھولتا ہون اور تو گرھے دیتا ہی اٹھارہوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی آئندہ
کے خبرون پر روایت ہی شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی سے کہے میرے ابتداء حال مین ایک شب
صریفین مین آسمان کے نیچے چلا لیتا تھا پانچ کبوتر اُترتے جاتے تھے انمین سے ایک آدمی بات
کرنے موافق فصیح زبان سے کہا سُبْحَانَ مَنْ عِنْدَهٗ خَزَائِنُ كُلِّ شَيْءٍ وَمَا يُنَزِّلُهٗ
اِلَّا بِقَدَرٍ مَعْلُوْمٍ یعنے پاک ذات ہی وہ جو اسکے پاس ہر چیز کے خزانے مین اُتارتا نہین
اسکو مگر ایک معین اندازے پر دوسرا کہا سُبْحَانَ مَنْ اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ
هَدٰى یعنے پاک ذات ہی وہ جو دیا ہر چیز کو اسکی صورت پھر راہ سمجھایا تیسرا کہا كُلَّمَا
فِي الدُّنْيَا بَاطِلٌ اِلَّا مَا كَانَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنے جو کچھ دنیا مین ہی سو باطل ہی مگر وہ
جو خدا اور اسکے رسول کے واسطے ہی چوتھا کہا سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ الْاَنْبِيَاءَ حُجَجًا عَلٰى
خَلْقِهٖ وَفَضَّلَ عَلَيْهِمْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنے پاک ذات ہی وہ جو بھیجا پیغمبرن
کو دلیل کرکے اپنے مخلوقات پر اور بزرگی دیا سب پر محمد کو صلے اللہ علیہ وسلم پانچوان کہا يَا اَهْلَ
الْغَفْلَةِ عَنْ مَوْلَاكُمْ قُوْمُوْا اِلٰى رَبِّكُمْ رَبٍّ كَرِيْمٍ يُعْطِي الْجَزِيْلَ وَيَغْفِرُ
الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ یعنے ای غفلت والو اپنے مولا سے اٹھو اپنے پروردگار کی طرف رب ہی کریم اور عطا
کرتا ہی بہت اور بخشتا ہی بڑی گناہ مین یہہ سنکے بیہوش ہوا جب ہوش مین آیا تو دیکھا دنیا
کا حب میرے دل سے بالکل زائل ہوا جب صبح ہوئی مین خدا تعالی سے عہد کیا مجھے ایک پیر کے
سپرد کرے تا خدا کی راہ بتاوے پھر شہر سے نکلا اور کہان جانا سو مجھے معلوم نتھا
یکایک ایک مرد خوش صورت بہت ہی ہیبت والا میرے نزدیک آکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

یا عثمان مین سلام کا جواب کہکے اسکو قسم دیکے پوچھا مین تجھے کبھی نہین دیکھا سو میرا
نام تجھے کیون معلوم ہوا اور تو کون ہی کہا مین خضر ہون اسوقت شیخ عبد القادر کے نزدیک
حاضر تھا حضرت مجھے فرمائے ای ابو العباس گذشتہ شب کو ایک شخص کو صریفین والون سے
اسکا نام عثمان جذبۂ الٰہی ہوا اور اسپر متوجہ ہون کرکے مین مامور ہوا ہون اور ساتون آسمانکے
اوپر سے اسکو ندا پہنچا ہی مَرْحَبًا بِكَ عَبْدِیْ اور وہ خدایتعالی سے عہد کیا ہی اپنے تئین
سپرد کرے کسی پیر کے تا حقتعالی کی راہ بتاوین ای خضر تو جا اثنائے راہ مین اسکو پاویگا
تو میرے نزدیک لے آ خضر علیہ السلام کہے ای عثمان شیخ عبد القادر عارفون کے سردار ہین اور
اس عصر کے واقفون کے قبلہ ہین تو انکی صحبت اختیار کر اور انکی تعظیم اور حرمت کر فی الفور سے
مین اپنے تئین بغداد مین پایا خضر میری نظر سے غائب ہوے اور سات برس تک مین انکو نہین
دیکھا غرض مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمتمین حاضر ہوا حضرت فرمائے خوشی ہوا اسکو
جو پروردگار اسکو پرندون کی بات پر میرے طرف کھینچا اور اسکو بہت سی خوبیان مرحمت کیا
پھر فرمائے ای عثمان عنقریب خدایتعالی تجھے ایک مرید بخشیگا اسکا نام عبد الغنی ہی نقطہ رہیگا
بہت اولیا سے وہ بلند مرتبہ ہوگا اور خدایتعالی ملائکہ مین اس سے مباہات کریگا بعدہ حضرت
میرے سر پر اپنا طاقیہ پہنائے مجرد پہنتے ہی مین اپنی تالو مین ایک خنکی پایا جو میرے دل تک پہنچی
اور میرا دل اطمینان پکڑا اور عالم ملکوت میرے پر مکشوف ہوے اور انکی تسبیح اور تقدیس اقسام کے
زبانون مین سنا قریب ہوا میری عقل زائل ہووے حضرت کے ہات مین ایک کپڑا تھا سو میرے پر
ڈالے اسکی برکت سے خدایتعالی میری عقل ثابت رکھا اور مجھے تمکین زیادہ ہوئی بعد حضرت
مجھے خلوت مین بٹھائے خدا کی قسم کوئی امر ظاہر کا یا باطن کا نہین پایا اور کسی مقام کو اور کسی حال کو
نہین پہنچا اور ظاہر نہین ہوا کسی مشہد کو اور مکاشفہ نہ ہوا کسی عالم کو مگر مین پانے کے قبل حضرت

مجھے اسکی خبر دیتے تھے اور اسکے احکام کی تفصیل اور اسکے مشکلات کا حل اور اسکے اصل و فرع کا بیان
کرتے تھے اور ہمیشہ ایک منزل سے دوسری منزل طرف مجھے پہنچاتے تاکہ مین میرے مقدر کو پہنچا اور
حضرت کتنے ایک چیزون کی مجھے خبر دئے تھے سو حضرت کے فرمائے موافق تیس برس کے بعد
فنا ہوا اور مین خرقہ پہننے کے اور عبد الغنی بن نقطہ خرقہ پہننے کے درمیان پچیس سال کا فاصلہ
تھا اور عبد الغنی کا وصف حضرت جیسا کئے تھے ویسا ہی انکو پایا **روایت** ہی شیخ ابی الحسن علی
بن ابی طاہر ابراہیم بن نجا بن غانم انصاری دمشقی فقیہ حنبلی واعظ سے کہے مین ایکبار حج
کرکے بغداد کو آیا اور میرے ہمراہ ایک رفیق تھا اور ہم بغداد کو کبھی نہین آئے تھے اور وہان کے
کسی شخص کو جانتے نتھے میرے نزدیک ایک چاکو کے سوائے کچھہ مال نتھا مین اسکو ایک طسوج
کو بیچ کے چاول خرید کیا اور رفیق کے ساتھہ کھایا لیکن ہم کو وہ خوش نہ آیا اور پیٹ نہ بھرا بعدہ
ہم شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوئے حضرت کلام قطع کرکے فرمائے مسافرین
عرب حجاز سے آئے ہین انکے نزدیک ایک چاکو کے سوائے کچھہ نتھا سو اسکو ایک طسوج سے بیچ کے
چاول خرید کئے لیکن وہ انکو خوش نہ آیا اور سیر نہ ہوے حضرت کا یہہ سخن سننے سے ہم کو بہت
تعجب ہوا جب کلام تمام ہوا حضرت سفرہ بچھانیکا حکم کئے مین رفیق سے اپنے آہستہ پوچھا تو کیا
خواہش رکھتا ہی کہا کشک تیتر کے ساتھہ کھانا اور میرے دل مین شہد کی خواہش ہوئی حضرت
ابی الفتح خادم کو فرمائے کشک اور تیتر اور شہد حاضر کر جب خادم حاضر کیا حضرت ہمارے
طرف اشارہ کرکے فرمائے ان دونون کے روبرو رکھہ خادم میرے آگے کشک اور میرے رفیق کے
آگے شہد رکھا حضرت خادم کو فرمائے اسکو بدل کے رکھہ یعنے شہد شیخ ابی الحسن کے آگے رکھہ اور تیتر کشک
اسکے رفیق کے پاس پھر مین بے اختیار ایک آواز کرکے لوگونکو چیرتا ہوا حضرت کے طرف دوڑا حضرت
فرمائے اَهْلاً وَسَهْلاً بِوَاعِظِ الدِّيَارِ الْمِصْرِيَّةِ مین عرض کیا یا سیدی مین سوائے

فاتحہ درست نہین جانتا ہون واعظ کیسا ہوگا حضرت فرمائے مین مامور ہوا ہہ سخن تجھے کہون پھر
مین حضرت کے نزدیک علم تحصیل کیا اللہ تعالی ایک برس مین میرے اپنا علم کھولا دوسرے کو بیس برس مین
نا کھلیگا اور مین بغداد مین وعظ کہا پھر حضرت سے مصر کو جانے کی اجازت چاہا حضرت نے فرمایا
تو دمشق کو پہنچیگا تو وہان ترکان کی ایک جماعت مصر کی تسخیر واسطے مستعد ہوتی ہین انکو کہہ
اس مرتبہ تمہارا ارادہ مصر کی تسخیر کا جو ہی سو حاصل نہوگا تم اسدفعہ پھر جاؤ دوسرے مرتبہ
تو تمہارا مقصد حاصل ہوگا اور مصر پر متصرف ہوگے جب مین دمشق کو پہنچا حضرت کے کہے بموجب پایا
اور حضرت کے فرمائے موافق انکو کہا لیکن وہ میرا سخن قبول نہ کئے جب مصر کو آیا تو دیکھا مصر کا
خلیفہ انکے مقابلے واسطے لشکر آراستہ کرتا ہی مین انکو کہا تم مت درو تم ہی مظفر و منصور
رہیگے اور دشمن تمہارا خائب خاسر ہوگا ترکان جب مصر کو پہنچے تو آتش جنگ کی سلگی لیکن
تدبیر پر تقدیر غالب آئی ترکان ہزیمت پائے مصر کا خلیفہ مجھے اپنا ہمنشین کیا اور اپنے اسرار پر
مجھے مطلع کیا پھر دوسرے مرتبہ ترکان آئے اور مصر کے مالک ہوے میرا بہت اکرام کئے بسبب
وہی سخن کے جو مین دمشق مین انکو کہا تھا حضرت کی ایکبات کی برکت سے مجھے دونون دولتون
مین ایک لاکھ پچاس ہزار دینار حاصل ہوے روایت ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن خضر حسینی موصلی
سے کہے میرے والد مجھے نقل کئے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اپنے تین سنہ پانسو سات ہجری مین
فرمائے ای خضر تو موصل کو جا تیرے صلب مین اولاد ہین وہان پیدا ہونگے اور تجھے ایک لڑکا
پیدا ہوگا اسکا نام محمد اسکو ایک بغدادی اندھا اسکا نام علی ہوگا سات مہینے مین اسکو
قرآن پڑہائیگا اور اس لڑکے کی عمر جب سات برس کی ہوگی تو پورا قرآن حفظ کریگا اور تیری عمر
چوریانو برس پر ایک مہینا سات روز کی ہوگی اور اربل مین مریگا اور آنکھہ کا قوت تیرے سلامت
رہیگے پھر خضر حسینی موصل مین آکے رہنے لگے اور مین صفر کا غرہ سنہ چھے سو ایک مین پیدا ہوا

میرے والد میری تعلیم کے واسطے ایک اندھے کو مقرر کئے میری عمر اسوقت چھے برس پچاس روز کی تھی سات
برس کی عمر جب پوری ہوئی تو مین قرآن تمام حفظ کیا میرے والد اس مرد کا نام اور شہر تجھے تو کہا
میرا نام علی اور میرا شہر بغداد ہی میرے والد حضرت کا سخن یاد کئے اور میرے والد اربل مین صفر کی نومین
سنہ چھے سو پچیس ہجری مین وفات پائے انکی عمر چورانوے برس ایک مہینا سات روز کی تھی انکے
حواس اور قوت مرنے تک درست تھی **روایت** ہی ابی عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی سے کہ شیخ عبد القادر
رضی اللہ عنہ کی اول خدمت کئے تھے سو وہی تھے کہے حضرت مجھے محمد طویل کہتے ہین ایکروز حضرت سے عرض کیا
سیدی مین سب سے کوتاہ قد ہون آپ مجھے طویل کہتے سو کیا سبب ہی حضرت فرمائے تیری عمر دراز
ہوگی اور تو سفر بہت کریگا سو عمر انکی ایکسو ستائیس برس کی ہوئی اور سیاحت کرتے ہوے کوہ قاف تک
پہنچے اور بہت سے عجائب غرائب دیکھے **روایت** ہی شیخ عبد الوہاب اور شیخ عبد الرزاق سے کہے کہ جب کوئی
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آتا تو حضرت اسکو دور سے دیکھ کے فرماتے مرحبا بحبیب اللہ
پھر اسمین خیر کے اور خداتعالی کے طرف سے اقبال کرنیکے علامتان ظاہر ہوتے اور حضرت جسکو دیکھ کے
فرماتے لا مرحبا بطرید اللہ تو اسمین بدی کے نشانیان ظاہر ہوتے **انیسون شعبہ وہ جو
تعلق رکھتا ہی اذیت دفع کرنے پر** **روایت** ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی
سے کہے مین سنہ پانسو چالیس ہجری مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حضور مین کھڑا تھا
بلغم مجھپر غلبہ کیا سو اسکو مین تھوکا لیکن دل مین شرمندہ ہوا حضرت کے حضور مین یہہ کام کرنا مناسب
نہ تھا میرے دل مین یہہ خطرہ ہوتے ہی حضرت فرمائے ای محمد تو تھوکا سو کچھ مضائقہ نہین پھر
اب تجھے کدھی بلغم اور ریزش نہوگا اُس روز سے ابتک اٹھاسی برس ہوے مین نہ تھوکا نہ ریزش
مجھکو **روایت** ہی شیخ عبد الوہاب اور شیخ عبد الرزاق اور شیخ عمر کیمیاتی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی عبد اللہ
بطایحی سے کہے سنہ پانسو تیس ہجری مین ایکروز مدرسے مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے

ہم حاضر تھے حضرت کرسی پر وعظ فرماتے تھے ابو المعالی محمد بن علی بن احمد بغدادی وہاں آیا اسکو
درد شکم ایسا سخت عارض ہوا ان نے حرکت سے باز رہا اور حضرت کے طرف استغاثے کی
نظر سے دیکھا فی الفور حضرت کرسی کے ایک درجے سے اُترے کرسی پر ایک سر ظاہر ہوا پھر دوسرا
درجہ اُترے دو شانے اور سینہ کرسی پر پیدا ہوا اسیطرح حضرت ایک ایک درجہ اُترتے تھے اور کرسی پہ
صورت ظاہر ہوتی تھی یہانتک کرسی پر ایک صورت حضرت کے مثل ظاہر ہوکے سخن کرنے
لگی اس حالت کو سوائے ابو المعالی اور چند اشخاص جو خدا چاہا دوسرا نہیں دیکھا پھر حضرت
صفاں چیرتے ہوئے ابو المعالی کے نزدیک تشریف لائے اور اپنی آستین یا رومال ابو المعالی کے
سر پر ڈھاپے ابو المعالی اپنے تین دیکھا ایک بڑے جنگل میں ہے وہاں ایک نہر جاتی ہے اور
ایک درخت ہے کنجیاں آستین سے نکال کے جھاڑ پر لٹکایا اور قضاے حاجت کیا اور نہر میں
وضو کیا اور دوگانہ نماز پڑھا جب نماز سے سلام پھیرا تو حضرت اپنا رومال اسکے سر سے نکالے ابو المعالی
اپنے کو وہی مجلس میں پایا اور اسکے اعضا پانی سے تر تھے اور درد دفع ہوا اور حضرت کرسی پر
ہیں گویا اُترے نہیں تھے دیکھا تو کنجیاں نہیں ہیں ابو المعالی یہہ واقعہ کسی سے نہ کہا بعد
ایک مدت کے عجم کا ارادہ کرکے نکلا بغداد سے چودہ منزل پرے گیا ایک روز ایک جنگل
میں اُترا وہاں ایک نہر جاری ہے ابو المعالی قضاے حاجت واسطے گیا اور اپنے دل میں کہا کہ یہہ
جنگل حضرت کی مجلس میں جو دیکھا تھا اُس سے بہت شبیہ ہے اور اپنا وہ حال یاد کیا
یکایک دیکھا وہی درخت ہے اور قضاے حاجت جو کیا تھا سو وہاں ہے اور کنجیاں درخت پر
لٹکے ہیں جب بغداد کو پہنچا حضرت کے نزدیک یہہ قصہ ظاہر کرنے واسطے حاضر ہوا قبل اُن عرض
کرنے کے حضرت اسکا کان پکڑ کے فرمائے ای ابو المعالی میں زندہ ہوں تک یہہ قصہ
کسی سے ذکر نہ کر پھر ابو المعالی اسوقت سے حضرت وفات پائے تک حضرت کی صحبت اختیار کیا

بیسوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہے خدا کی راہ کے مشکلات حل کرنے پر۔ روایت
ہے شیخ ابی الحسن جوسقی سے کہے میرے بدھاپے کے ایام مین ایک وارد میرے پر وارد ہوا اور اسکے
اکثر امور میرے پر مشکل ہوے اسکے حل کرنے واسطے مین شیخ علی ابن ہیتی قدس سرہ کے پاس حاضر ہوا
مین اظہار کرنیکے قبل شیخ فرمائے ای ابا الحسن تیرا وارد قدرت کے افعال سے ہے اسکے مشکلات
حل نہ ہونگے باتون سے بلکہ حل اسکا افعال سے ہوتا ہے تم نزدیک شیخ عبدالقادر کے جاو انھون
اسوقت کے عارفون کے تئین پادشاہ ہین اور تصرف کرنے والون کے افعال کے مالک ہین پھر
مین بغداد کو آکے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا حضرت اپنے مدرسے
مین قبلے کے جہت بیٹھے تھے ایک جماعت حضرت کے نزدیک بیٹھی تھی جب مین بیٹھا حضرت
میری طرف ایک نگاہ کئے اس سے سمجھا مین جس چیز واسطے آیا تھا سو وہ حضرت کو معلوم
ہوا بعدہ حضرت مصلے کے نیچے سے ایک تاگا پانچ تار کا نکالے اسکا ایک طرف میرے ہاتھ مین دئے
دوسرا طرف اپنے ہاتھ مین پکڑے ایک پینچ اسکا کھولے میرے وارد کا ایک برا طرف ظاہر ہوا
اور اس سے ایک جلیل امر مشاہدہ کیا پھر حضرت دوسری پینچ کھولے وارد کا دوسرا طرف میرے پر
روشن ہوا پھر تیسری پینچ کھولے اس سے ایک جلیل امر مشاہدہ کیا اسیطرح ایک ایک پینچ کھولتے تھے
ہر دفعہ میرے پر وارد کا ایک ایسا طرف عظیم ظاہر ہوتا تھا جو حد اور نہایت نہین رکھتا ہے
اور مین ہر ایک کے ضمن مین ایک امر جلیل مشاہدہ کرتا تھا اسکو عقل احاطہ نہین کر سکتی تھی تاکہ
حضرت پانچون پینچ کھولے سب مشکلان میرے پر جو وارد تھے سو ظاہر ہوے اور مکامن اسرار سے اسکے
مخفیات مجھہ پر روشن ہوے اور میری بصیرت نورانی قوتون سے ثابت ہوئی یہان تک تمامی موانع
کو پھاڑی پھر حضرت میری طرف دیکھ کے کہے خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا
بِأَحْسَنِهَا یعنے لے اسکو قوت سے اور حکم کر تیرے لوگون کو لیوین اس مین سے بہتر خدا کی قسم

حضرت سے کوئی کلمہ مین نہ کہا اور حاضران مجلس کوئی ہمارا حال نہ جانا پھر مین وہان سے زریران کو
آیا اور شیخ علی بن ہیتی کے نزدیک حاضر ہوا مین اظہار کرنیکے قبل شیخ فرمائے مین تجھے پہلے کہتا تھا
شیخ عبدالقادر عارفون کے علما کے پادشاہ ہین اور تصرف کرنے والون کے زمام کے مالک ہین
ای اباالحسن تیرے پروارد کے احکام مشاہدہ ہونا ممکن تھا لیکن شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی نظر اسکے
ساتھ ملنے سے تجھہ پردہ کشادہ ہوئی اسکی اور ناچیز ہین عمران فنا ہوتے ہین اور اگر حضرت خدا
بقوۃ تجھے نہ کہتے تو تیری عقل جاتی رہتی اور دیوانون مین تیرا حشر ہوتا اور اس قول سے حضرت
تجھے بشارت دئے تو بھی اُن لوگون مین ہے جسکا اقتدا کئے جاتا ہے **روایت** ہے شیخ ابی عبداللہ محمد
بن احمد بلخی سے کہے ایک بڑا شخص اولیا سے مجھے کہا اپنے عجم سے بغداد کو آیا پھر میرا ایسا ایک حال وارد
ہوا مین اُس سے عاجز آکے ویرانے مین بھٹکنے لگا اور اسکے بعضے چیزان میرے پر بہت مشکل ہوئے مین
نے اس امر کا کشف چاہا سو غیب سے آواز آیا اسوقت مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سے دوسرا
کوئی اس امر کو خوب جاننے والا نہین اور انھون اس امر کے مشکلات اور مختلفات سے آگاہ ہین پھر مین
حضرت کے طرف دلسے متوجہ ہوا فی الفور حضرت وہان حاضر ہوئے اور جس حال کا ثابت رکھنا لائق تھا
سو اُسے ثابت رکھے اور جسکا محو کرنا لائق تھا سو محو کئے **اکیسوان شعبہ جو تعلق رکھتا ہے
زمین کو طی کرنے مین روایت** ہے شیخ ابی بکر عبدالرزاق سے فرزند شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کے کہے میرے والد انتقال پائے بعد شیخ حسن بن طبطبہ بغدادی سے سنا کہتے تھے کہ مین خدمت
مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے طالب العلمی شروع کیا شب کو مین اکثر بیدار رہتا اس امید سے حضرت کو
کچھہ حاجت ہو تو مین اسکو بجا لاؤن غرض ایکمرتبہ صفر کا مہینا تھا سنہ پانسو ترپن ہجری مین حضرت
دولت خانے سے باہر تشریف لائے مین آفتابہ حاضر کیا حضرت اسکو نہ لیکے مدرسے کے دروازے
طرف گئے دروازہ خودبخود کھل گیا حضرت دروازے کے باہر ہوئے مین بھی حضرت کے پیچھے ہوا اور دلمین سمجھا

حضرت کو میرے آنیکی آگاہی نہین پھر بغداد کے دروازے پر پہنچے دروازہ خود بخود کھل گیا حضرت باہر ہوے
پھر دروازہ بند ہوا مین بھی حضرت کے پیچھے تھا تھوڑا چل کے ایک شہر مین پہنچے کونسا شہر تھا سو
مجھے معلوم تھا اور ایک مکان خانخاہ سے مشابہ تھا اس مین داخل ہوے وہان چھے شخص تھے جلد حضرت کو
سلام کئے مین ایک ستون کے پیچھے چھپکے کھڑے رہا اور اس مکان کے ایکطرف سے کلنے کا آواز آتا تھا
تھوڑے وقت کے بعد وہ آواز موقوف ہوا ایکمرد اُس طرف جاکے ایک لاش کھاندے پر لیکے نکلا اور
اور ایک دوسرا کھلے سر مچھہ دراز حاضر ہوکے حضرت کے روبرو بیٹھا حضرت اسکو کلمہ شہادت پڑہاکے اُسکے
سر کے بال اور لب تراشے اور اسکو اپنا طاقیہ پہنائے اسکا نام محمد کرکے رکھے اور اُن چھیون شخص
کو کہے اس میت کے عوض مین اسکو قایم کرنے کے واسطے مجھے امر ہوا اُوہ کہے سمعًا وطاعةً پھر حضرت
انکو وہان چھوڑکے نکلے مین حضرت کے پیچھے ہوا تھوڑے وقت مین بغداد کے دروازے پر
پہنچے پھر دروازہ خود بخود کھل گیا مدرسے کے دروازے پر پہنچے وہ بھی دروازہ کھل گیا حضرت
محل مین داخل ہوے جب صبح ہوی مین درس کے عادت کے موافق آکے بیٹھا لیکن حضرت کی ہیبت سے
مجھے پڑھنے کی طاقت نرہی حضرت فرمائے ای لڑکے پڑھ تجھے کچھ اندیشہ نہین پھر مین حضرت کو
قسم دیکے وہ معاملہ پوچھا حضرت فرمائے ہم گئے تھے سو شہر نہاوند تھا وہ چھے شخص ابدال کے نجبا تھے اُنھون
مین ساتوان شخص بیمار تھا اُسکی موت کا وقت جب قریب ہوا تو مین حاضر ہوا اور اسکی لاش کو
لیگیا سو شخص ابو العباس خضر تھا تجہیز وتکفین واسطے لیگیا اور مین کلمۂ شہادت تلقین کیا اور لب لیا سو
شخص ایک نصرانی تھا قسطنطنیہ مین مجھے حکم ہوا کہ اسکو میت کے قایم مقام کر سو اسکو میرے نزدیک
لائے وہ میرے پاس اسلام لایا اب وہ شخص اوتاد ہو ہی پھر حضرت میرے سے عہد لیے اپنی حیات تک یہہ قصہ
کسی سے نہ ظاہر کرون **بائیسوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی سختی والونکو خلاص کرنے پر**
روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الغنایم حسینی دمشقی سے کہے سنہ پانسو النست ہجری مین

رمضان کا مہینا حلبے کے بیچ رواق مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے تین سو آدمی کے قریب جمع تھے حضرت محل سے بہت ہی جلدی سے نکل کے وہ لوگون کو کہے میرے نزدیک آؤ سب لوگ اٹھکے حضرت پاس دوسرے رواق مین کوئی باقی نہ رہا فی الفور رواق کا سقف گر پڑا لوگ تمام سلامت رہے بعد حضرت فرمائے مین گھر مین تھا سو مجھے کہے گیا رواق کا سقف گرتا ہی پھر تمہارے پر شفقت کیا روایت ہی ظریف دمشقی سے کہے مین بشر قرضی سے نیشاپور یا خوارزم کی راہ مین ملاقات کیا اسکے ہمراہ شکر کے چودہ اونٹ تھے سو مجھے کہا ایک جنگل مین مین اترا تھا وہان ایسا خوف تھا ایک بھائی دوسرے بھائی کے واسطے کھڑے نہ رہیگا پہلی شب مین ہم اونٹون کو بار کئے اس مین سے چار اونٹ مع شکر گم ہوئے ہم بہت ڈھونڈھے لیکن نہ ملے قافلہ روانہ ہوا مین اونٹان ڈھونڈنے کے واسطے پیچھے رہا شتربان بھی میرے واسطے کھڑے رہے جب صبح ہوئی مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا مقولہ یاد کیا حضرت فرمائے تھے تو اگر کچھ شدت مین گرفتار ہوگا تو مجھے یاد کر شدت دور ہوگی مین پکار کہنے لگا یا شیخ عبد القادر اونٹان میرے گئے پھر صبح صادق نکلتے سو طرف مین دیکھا تو ایک مرد ٹیلے کے پشتے پر لباس بہت سفید پہنا ہوا کھڑا ہی مجھے اپنی آستین سے اشارہ کرتا ہی ادھر آ مین بلندی پر چڑہا وہان کسی شخص کو نہ دیکھا اور وہ چار اونٹ اسکے پیچھے بیٹھے ہین ہین وہ اونٹون کو لیکے قافلہ مین آکے ملا روایت ہی شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک واعظ سے کہے ایکروز مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت تکیہ لگا کے بیٹھے تھے ایک شخص عرض کیا فلانا شخص کہتا ہی اپنا مقام یونس بن متی علیہ السلام کے مقام سے بلند ہی وہ شخص اسوقت بہت کرامات اور عبادات اور زہد و خلوت سے مشہور تھا یہہ سخن سنتے ہی حضرت کے چہرے پر غصے کے آثار ظاہر ہوئے تکیہ روبرو ڈالکے سیدھے بیٹھے اور فرمائے اس مرد کے دل پر آفت پہنچی راوی کہتا ہی مین وہان سے اٹھکے اس شخص کے نزدیک جاکے دیکھا تو روح اسکا اسی وقت قبض ہوا ہی صحیح سالم تھا اسکو کچھ مرض نہ تھا بعد ایک مدت کے

مین اسکو خواب مین بہت نیک حالت سے دیکھہ کے اسکو پوچھا حق تعالی نے تیرے ساتھہ کیا کیا کہا مغفرت
کیا اور یونس علیہ السلام کے حق مین جو کلمہ صادر ہوا تھا اُن سے عفو کروایا اور شیخ عبد القادر رضی اللہ تعالی
کے پاس اور یونس علیہ السلام کے پاس میری سفارش کئے اور مین بہت خوبی پایا **تینتیسون اشعہ**
وہ جو تعلق رکھتا ہی زمانے کے ساتھہ روایت ہی شیخ ابی القاسم لف سے کہ سنہ
پانسو سات ہجری مین جمعہ کا روز جمادی الآخرہ کے سلخ کو مین اور شیخ ابو سعود بن ابی بکر
حریمی اور شیخ ابو الخیر بشر بن محفوظ بن غنیمہ اور شیخ ابو حفص عمر کیمیاتی اور شیخ ابو العباس احمد اسحاق
اور شیخ سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ الاسلام عبد القادر بیٹھے تھے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
ہمارے ساتھہ سخن فرماتے تھے ایک جوان خوب صورت آگے حضرت کے نزدیک بیٹھا اور کہا السلام علیک
یا ولی اللہ مین رجب کا مہینا ہون آپکے نزدیک تہنیت کے واسطے حاضر ہوا ہون اور میرے مین کچھہ
زبونی عام مردم پر مقدر نہین ہوی ہی راویان کہتے ہین اُس مہینے مین کچھہ زبونی نہین دیکھے پھر یکشنبے
کے روز دوسرے مہینے کا جب سلخ ہوا ہم حضرت کے نزدیک حاضر تھے ایک شخص بد صورت حاضر ہو کے کہا
السلام علیک یا ولی اللہ مین شعبان ہون آپکے نزدیک تہنیت کے واسطے آیا ہون اور میرے مین مقدر
ہوا ہی فنا بغداد مین اور قحط حجاز مین اور جنگ خراسان مین راوی کہتا ہی اُس مہینے مین بغداد
مین لوگ بہت فنا ہوئے اور حجاز سے قحط کی خبر آئی اور خراسان سے جنگ کی خبر پہنچی اُس مہینے مین
حضرت کتنے ایک روز بیمار رہے راوی کہتا ہی پھر دوشنبے کا روز اُس مہینے کی انتیسوین کو مین
اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی اور شیخ ابو الحسن جوسقی اور قاضی ابو یعلی محمد
بن محمد فرار رحمۃ اللہ علیہم حاضر تھے ایک شخص روشن چہرہ صاحب وقار حاضر ہو کے کہا السلام علیک
یا ولی اللہ مین رمضان کا مہینا ہون اور آپ سے عذر خواہی کرتا ہون اُس سے جو آپ پر مقدر
ہوا ہی اور آپ سے مین رخصت ہوتا ہون اور آپکے ساتھہ میری یہہ آخر ملاقات ہی راوی کہتا ہی

حضرت اسکے بعد ربیع الآخر مین وفات پائے اور حضرت پر دوسرا رمضان نہین آیا اور بھی
راوی کہتا ہی حضرت بارہا کرسی پر فرماتے تھے خدا تعالی کے چند بندے ہین انکے نزدیک رمضان
کا مہینا آتا ہی اور انھون پر مرض یا فاقہ جو مقرر ہی اس سے عذر خواہی کرتا ہی جو تمہارے پر مقدر ہوا ہی
سو اُسپر تم کیسا صبر کرتے ہین سو مین لکھتا ہون اور بھی راوی کہتا ہی مین شیخ سیف الدین عبد الوہاب
قدس سرہ سے سنا ہون کہتے تھے کوئی مہینا نہ تھا مگر پیش از ہلال کی رویت کے حضرت کے
نزدیک آتا تھا اگر اُس مین بدی اور شدت مقدر ہی تو بد صورت ہو کے آتا اگر نعمت اور
خیر و برکت و لطف و سلامت مقدر ہی تو خوب صورت ہو کے آتا **چوبیسوان شعبہ وہ جو تعلق
رکھتا ہی خواب کے ساتھ** روایت ہی شیخ ابی العباس خضر بن محمد حسینی موصلی سے کہے
مین بغداد مین سنہ پانسو یکاون ہجری مین خواب دیکھا مدرسے مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کے مین ہون وہان ایک کشادہ جگہہ ہی اسمین بر و بحر کے تمامی مشایخ بیٹھے ہین محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ
صدر مجلس مین ہین اور بعضون کے سرون پر پگڑیان ہین بعضون کے پگڑیون پر ایک طُرہ ہی بعضون کے پگڑیون پر
دو طُرے ہین اور حضرت کی پگڑی پر تین طُرے ہین مین خواب مین متفکر ہوا حضرت پر تین طُرے
ہونیکا کیا سبب ہی جب بیدار ہوا تو دیکھا حضرت میرے سرانے کھڑے ہین مجھے فرمائے ای خضر
ایک طُرہ علم شریعت کی بزرگی کا ہی دوسرا علم حقیقت کی بزرگی کا ہی تیسرا طُرہ سیادت کی بزرگی کا ہی
پچیسوان شعبہ وہ جو تعلق رکھتا ہی ارادۂ الٰہی حضرت کے قول کے موافق ہونے مین
نقل کیا ہی امام یافعی روض الریاحین کی کتاب مین ایک شخص ایک کے پاس کچھ امانت رکھا تھا شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ اُس سے درخواست کئے وہ امانت اپنے تئین دیو وہ شخص ابا کیا اور کہا
اگر مین حضرت سے اس مقدمے کا فتوی چاہون حضرت امانت غیر کے ہاتھہ دیو کر کے فتوی نہ دینگے
تھوڑے وقت کے بعد مالک کا خط اسکو آیا وہ امانت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو دے تا غفر اکو دو

حضرت اس شخص کو عتاب کیئے اور فرمائے تو اس مقدمے مین میرے ساتھہ بدگمان ہوا تھا اور مجھے متہم کیا تھا

آٹھوین نہر حضرت کے علم اور تدریس اور وعظ کے بیان مین اس نہر مین دو جدول ہین

پہلی جدول حضرت شیخ کے علم اور تدریس اور افتا کے ذکر مین - روایت ہی شریف ابی العباس خضر حسینی موصلی سے کہی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ چودہ علم کا کلام کرتے اور حضرت کے مدرسے مین ایک درس تفسیر کا اور ایک درس حدیث کا اور ایک درس مذہب کا اور ایک درس خلاف کا ہوتا صبح کو اور سہ پہر کو تفسیر حدیث مذہب خلاف اصول نحو کا درس فرماتے اور ظہر کی نماز کے بعد قرآن عظیم ساتھو قرأت سے تلاوت کرتے روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ عبد الوہاب سے کہی میرے والد شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ تینتیس برس تک درس اور فتوی دیتے تھے سنہ پانسو اٹھائیس ہجری مین ابتدا کیئے سنہ پانسو اکسٹھہ ہجری تک جاری تھا روایت ہی شیخ عبد الرزاق اور شیخ عبد الوہاب اور شیخ ابی القاسم عمر بزاز سے کہی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس عراق وغیرہ اطراف کے شہرون سے استفتا آتا تھا کوئی استفتا شب تک رہا اور کسیکے جواب مین حضرت فکر کرے سو ہم نہین دیکھے بمجرد استفتا پڑھتے ہی فی الفور اسکا جواب لکھہ دیتے اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے مذہب کے موافق فتوی دیتے تھے حضرت جواب اس سرعت سے دینے کے سبب عراق کے علما کو بہت تعجب ہوتا تھا اور حضرت کے پاس جو شخص کوئی علم شرعی شروع کرتا تو اپنے اقرانون مین سردار ہوتا دوسرے لوگ اسکے محتاج ہوتے روایت ہی امام ابی العلا نجم بن حنبلی سے کہی عراق مین فتوے کا قلم ہمارے پیر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے طرف سپرد ہوا تھا اُن کے زمانے مین روایت ہی شیخ موفق الدین بن قدامہ سے کہی سنہ پانسو اکسٹھہ ہجری مین بغداد کو آیا سو دیکھا ریاست علم اور عمل اور حال اور استفتا کی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ پر منحصر ہوئی تھی حضرت کے تبحر کے باعث طالب العلم دوسرے استاد کا قصد نہین کرتا اور حضرت طالب العلمون کی جفائی پر بہت صبر کرتے اور اللہ تعالی حضرت مین نیک اوصاف اور بڑے بڑے

احوال جمع کیا تھا حضرت کے بعد مین کسیکو حضرت کے مثل نہین دیکھا روایت ہی شیخ عبد الرزاق سے
کہے ایکبار عجم سے استفتا آیا مسئلے کی صورت یہہ تھی کیا کہتے ہین سادات علما حق مین ایکمرد کے
جو قسم کھایا ہی اگر مین خدا یتعالی کی ایسی عبادت جو اسوقت دوسرا کوئی آدمی وہ عبادت نہ کرے
اور کوئی اپنا شریک نہ رہے نہ کرون تو میری عورت پر تین طلاق ہین سو وہ شخص کون سی عبادت
کرے اسکے جواب سے سب علما عاجز ہوے آخر وہ مسئلہ میرے والد کے پاس آیا حضرت فی الفور
اسپر جواب لکھے وہ شخص مکہ معظمہ کو جاکے مطاف خالی کرے اور کعبے کا طواف ساتھ شوط
پھرے تو قسم اُسکی حلال ہوتی ہی راوی کہتا ہی وہ مستفتی وہان سے اُس ہی وقت روانہ ہوا اور بغداد
مین شب تک نہ رہا روایت ہی شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
سے کسیکو علم حقیقت مین ہین برا عالم نہ دیکھا روایت ہی شیخ علی بن ہیتی سے کہے ایکروز شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت واسطے گئے مین اور شیخ بقا
بن بطو حضرت کے ہمراہ تھے سو مین امام احمد رضی اللہ عنہ کو دیکھا قبر سے نکل کے حضرت کو اپنے سینے سے
لگائے اور حضرت کو خلعت پہنائے اور کہے ای شیخ عبد القادر علم شریعت اور طریقت اور
علم حال اور فعل حال مین سب تیرے محتاج ہوئے ہین روایت ہی شیخ محی الدین ابی محمد یوسف بن
امام ابی الفرج عبد الرحمن بن علی جوزی سے کہے مجھے حافظ ابو العباس احمد بن احمد بندنیجی کہے
مین اور تمھارے والد ابی الفرج ابن جوزی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوئے
قاری قرآن مجید کی ایک آیت پڑہا حضرت اسکی تفسیر مین ایک وجہ فرمائے تمھارے والد سے مین پوچھا
یہہ وجہ تم جانتے ہین کہے ہو حضرت اسیطرح گیارہ وجہ فرمائے ہین ہر مرتبہ تمھارے والد سے سوال کرتا تھا
تم یہہ وجہ جانتے ہین تو کہتے تھے ہو جانتا ہون بعد حضرت ایک وجہ فرمائے مین تمھارے والد
سے پوچھا یہہ وجہ تم جانتے ہین کہے نہین جانتا اسیطرح حضرت چالیس وجہ فرمائے اور ہر وجہ کو

فلان شخص کہا کرکے نسبت کرتے تھے اور ہر وجہ پر ایک دلیل لائے اور ہر دلیل کی تفصیل کرتے تمہارے والد کہتے تھے
یہہ وجہ مین نہین جانتا غرض تمہارے والد کو حضرت کے علم سے بہت تعجب ہوا بعد حضرت فرمائے اب ہم قال کو
چھوڑ کے حال طرف رجوع کرتے ہین اور فرمائے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بمجرد اس کلمہ
طیبہ کو تلفظ کرنیکے لوگون پر بہت اضطراب ہوا اور تمہارے والد اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے روایت ہے
شیخ ابی عبد اللہ محمد بن کامل بن ابی المعالی محمد حسنی ہیسانی سے کہے جب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا نام
اشتہار پایا بغداد کے فقہا مین سو شخص بہت ذکی متفق ہوکے ہر ایک علیحدہ مسئلہ ایک فن کا حضرت
سے پوچھکے حضرت کو الزام دینا مقرر کئے اور حضرت کی وعظ کی مجلس مین حاضر ہوئے مین بھی اس
روز حاضر تھا جب وہ سب مجلس مین جمے حضرت تھوڑا وقت سر جھکائے یکایک حضرت کے سینے سے ایک
نور کا چمکات ہوکے ان لوگون کے سینون پر گذرا جسپر وہ گذرتا تھا تو وہ مبہوت اور مضطرب
ہوتا تھا پھر ایکبار وہ سب ملکے آواز کئے اور اپنے کپڑون کو پھاڑے اور برہنہ سر حضرت کی کرسی پاس آکے
حضرت کے قدمون پر اپنے سرون کو رکھے مجلس مین اتنا شور اٹھا شاید بغداد لرزہ ہوگا پھر حضرت ایک ایک
کو اپنے سینے سے لگاکے فرمائے تیرا سوال یہہ اسکا جواب یہہ جب مجلس خاست ہوئی مین انکے نزدیک
جاکے انکا حال پوچھا کہے ہم جب حضرت کی مجلس مین بیٹھے ہمارے تمام علوم دلون سے محو ہوئے گویا کبھی کچھ
ہمارے دلون پر گذرا نتھا جب حضرت اپنی چھاتی سے لگائے جو کچھ محو ہوا تھا سو پھر آیا اور حضرت ہمارے
سب مسائل کو کہے اور انکے ایسے جوابان دئے جو ہم نہین جانتے تھے دوسری جدول حضرت کے
وعظ کے بیان مین اس جدول مین چھے شعبے ہین پہلا شعبہ حضرت کے مبدأ
وعظ مین روایت ہے شیخ ابی عبد اللہ عبد الوہاب سے کہے میرے والد شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
چالیس برس وعظ کہے سنہ پانسو اکیس ہجری مین شروع کئے سنہ پانسو اکسٹھ ہجری مین انتہا ہوئے
روایت ہے شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز اور شیخ ابی عبد اللہ عبد الوہاب اور شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے

کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ سنہ پانسوزین ہجری مین کرسی پر فرماتے تھے سنہ پانسو اکیس
ہجری مین شنبے کا روز شوال کا مہینا ظہر کی نماز کے قبل مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا فرمائے
ای فرزند تو وعظ کیون نہین کہتا مین عرض کیا باوا مین عجمی ہون فصحاے بغداد کو کسطرح وعظ کہون
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے تیرا منھ کھول مین منھ کھولا حضرت اپنا لعاب مبارک میرے منھ
مین سات مرتبہ ڈال کے فرمائے لوگون کو وعظ کہہ اور انکو اپنے پروردگار کی طرف حکمت سے نیک پند دیکے
بلا پھر مین ظہر کی نماز پڑھکے بیٹھا ایک جماعت کثیر میرے پر ہجوم کئی میری زبان سے سخن بند ہوا سو
مین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اسی مجلس مین دیکھا میرے مقابل کھڑے ہوکے فرماتے
ای فرزند سخن کیون نہین کہتا مین عرض کیا باوا سخن میری زبان سے نہین نکلتا ہی علی مرتضی فرمائے
تیرا منھ کھول مین منھ کھولا حضرت اپنا لعاب شریف چھے بار ڈالے مین عرض کیا آپ سات مرتبہ کیون نہین
ڈالے فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب واسطے مین سات بار نہین ڈالا اور میری انکھ سے
غائب ہوے اور مین یہہ سخن کہا غَوّاصُ الْفِکْرِ یَغُوْصُ فِیْ بَحْرِ الْقَلْبِ عَلٰی دُرَرِ الْمَعَارِفِ
فَیَسْتَخْرِجُہَا اِلَی السَّاحِلِ الصَّدْرِ فَیُنَادِیْ عَلَیْہَا سِمْسَارُ تَرْجُمَانِ اللِّسَانِ فَتَشْتَرِیْ
بِنَفَائِسِ اَثْمَانِ حُسْنِ الطَّاعَۃِ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ فِیْہَا اسْمُ اللّٰہِ
یعنے فکر کا غواص دل کی دریا مین ڈوبکے موتیان معارف کے سینے کے ساحل پر نکالتا ہی پھر دلال ترجمان
زبان کا اسکو بیچتا ہی سو اسکو خرید کرتے ہین بہتر قیمت طاعت کے دیکے گھرون مین جو اذن دیا ہی
خدا تعالی پکارنے کا اس مین اللہ کا نام لیکر آدیان کہتے ہین یہہ کلام حضرت کرسی پر اول مرتبہ
فرمائے سو یہی دوسرا شعبہ **وعظ کی کیفیت مین** روایت ہی شیخ ابی عبداللہ عبدالوہاب
سے کہے میرے والد ہر ہفتے مین تین مرتبہ وعظ فرماتے جمعہ کی صبح کو اور شنبے کی شام کو مدرسے
مین فرماتے اور یکشنبے کی صبح کو خانقاہ مین علما فقہا مشائخ اور انکے غیر حاضر ہوتے حضرت

کی مجلس مین دو قاری تھے ترتیل کے ساتھ بغیر الحان کے قرأت کرتے اور شریف ابو الفتح مسعود بن عمر
ہاشمی مقری بھی حضرت کے مجلس مین قرأت کرتے اور حضرت کی مجلس مین دہشت سے دو مرد یا تین
مرد مرتے اور حضرت کا وعظ چار سو عالم انکے سوائے اور بھی لوگ لکھتے اور حضرت اکثر اپنی مجلس
مین ہوا پر اُڑتے پھر کرسی پر آتے **روایت** ہی حافظ ابی عبداللہ محمد بن نجار بغدادی سے کہے شیخ
عبداللہ جبائی لکھا تھا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ مجھے فرمائے مین مامور و ممنوع ہوتا ہون خواب مین
اور بیداری مین اور سخن میرے دل پر غلبہ کرتا ہی یہان تک اگر سخن نہ کہون تو قریب ہوتا ہی میرا گلا گھوٹا جاوے
اور مین خاموش نہین رہ سکتا ہون اور مین اول جب وعظ کہا تھا تو دو تین مرد آکے میرا سخن
سنتے تھے پھر لوگ خبر پاکے ہجوم کئے لوگون کی کثرت سے حلبے کی عیدگاہ مین بیٹھنے لگا جب وہ
مکان لوگون پر تنگی کیا کرسی ہمراہ لیکے شہر کے باہر جاکے عیدگاہ مین بیٹھا اور لوگ گھوڑے خچر ان
گدھے اونٹون پر سوار ہوکے آتے تھے اور مجلس کے گرداگرد کھڑے رہتے اور مجلس مین ستر ہزار آدمی کے قریب
حاضر ہوتے **روایت** ہی شیخ ابی الفرج عبدالجبار بن شیخ الاسلام محی الدین عبدالقادر سے کہے مین اپنے
والد سے ہمیشہ سُنا ہون فرماتے تھے معبود کی عزت کی قسم ہی ایک سخن جب کرتا ہون تو پھر اسکو ہرگز
نکر نہین کرتا ہون اور میرے پر خدا تعالی کے طرف سے کشود ہوئے تک سخن نہین کہتا ہون اور جب کوئی
ناقص الایمان یا ناقص التوبہ حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتا تو اسکو حضرت فرماتے ای فلانے ہم تجھے
کتنا بلائے تو نہین آیا اور ہم تجھے کتنا زجر کرے تو التفات نہین کیا اور ہم تجھے کتنا جلد کرے تو
جلدی نہ کیا اور ہم تجھے کتنا توبیخ کرے تو خجل نہ ہوا اور ہم تجھے کتنا کھول کے کہے تو جانتا ہی ہم تجھ کو
دیکھتے ہین ہم تجھے مہلت دئے دنون کی اور مہینون کی اور ہم تجھے برسون تک چھپا رکھے مگر تجھے
نفرت زیادہ ہوئی اور تو ہم کو سوائے فسق و فجور کے کچھ نہین دکھایا اور کتنے مرتبہ تو عہد توڑا اور
کتنے مرتبہ پیمان کے خلاف کیا اور تو ہمارے ساتھ عہد کیا تھا اب پھرونگا سو بھی پھر گیا تھا

ہماری معافی وایمی ہی اور ہم تجھے ڈرائے نہین مگر تو قایم رہنے واسطے اگر ہم تجھے پھیر اویکے اور ستر خواہشان
کو نہونے دیگے اور تجھے عزت نہ دیگے اور تیرے مکان کو محو کرینگے اور تیرے توبے کو قبول نکرینگے تو تیرا
حال کیا ہوگا تو کیا جانتا نہین جو ہمارے اگے خشوع سے آیا تھا اور ہمارے دروازے پر عاجزی سے کھڑا تھا
پھر تو منحرف ہوا اور ہمارے سے پھر گیا عجب ہی اس سے جو ہم کو بلاتا ہی پھر کیا واسطے ایک کلمے سے ہمارے حق مین
مسامحت نہین کرتا اور عجب ہی اس سے جو پایا ہمارے قرب کی نسیم اور چاکھا ہمارے محبت کی شراب پھر کیون
ہمارے فضل سے نفرت کرتا ہی اگر تو سچا ہوتا تو ہماری موافقت کرتا اور ہماری الفت رکھتا تو ہماری
مخالفت نکرتا اگر ہمارا دوست ہوتا تو ہمارے دروازے سے نہ پھرتا اگر ہمارا دوست ہوتا تو ہماری
خطاب کی لذت چاکھتا ہماری محبت کی شراب کے نہر سے محروم نہ رہتا ای ناتوان ای تربیت یافتہ ہمارے
احسان کا ای غذا یافتہ ہمارے جود کا ای پرورش یافتہ ہمارے کرم کا کب تک ہم تجھ سے وصل کرین اور
تو جفا کرتا ہی اور کب تک تو محبت کا جامہ پھاڑیگا اور مین رفو کرتا رہون اور کب تک تو جھوٹ کہیگا اور
مین معاف کرتا رہون **روایت** ہی شریف خضر حسینی سے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اول مجلس مین
انواع علوم سے سخن کرتے اور ایک سخن کو دوسرے مرتبہ مکرر نہ فرماتے اور جب کرسی پر چڑھتے تو نہ تھوکتے
نہ ناک چھڑکتے نہ کھکارتے اور وعظ کے سوائے دوسرا سخن نہین کہتے اور حضرت کی ہیبت سے کوئی شخص
مجلس والون سے نہین اُٹھتا بعد فرماتے گذر اقال اب ہم رجوع کئے حال کے طرف پھر لوگ بہت مضطرب
ہوتے اُن مین حال اور وجد پایا جاتا اور حاضران مجلس خواہ دور ہون یا نزدیک ہون حضرت کا آواز
ایک ہی سان سنتے اور اسکو حضرت کے کرامات سے گنتے اور حضرت لوگون کے خطرون پر سخن کہتے
اور کشف سے متوجہ فرماتے اور حضرت جب کرسی پر کھڑے رہتے تو لوگ بھی حضرت کی تعظیم واسطے کھڑے
رہتے اور حضرت جب حکم سکوت کا کرتے تو حضرت کی ہیبت سے سب خاموش ہوتے یہان تک
دم کے سوائے کچھ نہین سنے جاتا اور لوگ ایک کو ایک نہین دیکھتے یہان تک اپنی بازو کے شخص کو بھی

چھپے نہین پہنچاتے اور وعظ کے وقت ہوا مین ہونیکا آواز سنے جاتا اور مجلس کے اطراف سے اکثر آواز
کچھ چیز زمین پر گرنیکا آتا وہ رجال الغیب وغیرہ تھے جو زمین پر گرتے تھے روایت ہی شریف ابی الفتح
مسعود بن عمر ہاشمی احمدی سے کہے ایکبار روز ریا ابو عبد اللہ محمد بن وزیر عز الدین ابی المظفر بن ہبیرہ اور
خلیفے کے محل کا استاد عز الدین ابو الفتوح عبد اللہ بن ہبۃ اللہ اور خلیفے کے دروازے کا حاجب مجد الدین
ابو القاسم علی بن محمد بن الصاحب اور امین الدین ابو القاسم علی بن ثابت بن سمحل غیرہ مجلس مین شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوے حضرت اُنکے دلون مین پوشیدہ باتان جو تھے اُس سے خطاب کئے
اور انکے خطرون پر سخن فرمائے بسبب غلبہ خوف آلہی کے انکا سکون اور وقار زائل ہوا اور انکے انکھون سے
اشک جاری ہوئے اور شدتِ خوف سے انکے سران ایسا نیچے ہوے گویا محشر مین حاضر ہین اور حضرت
انکے پوشیدہ اعمال اُنپر ظاہر کئے وہ لوگ خوفناک ہوئے اور اسکے مواخذے سے ایسا ڈرے گویا شراب سے
بیہوش ہین اور شیر کا دبدبہ اُن پر ہوا ہی جب مجلس برخواست ہوئی حضرت کرسی سے اُترے اور انکے
طرف قصد نہ کئے اور انکی جماعت طرف التفات نکئے راوی کہتا ہی مین عرض کیا یا سیدی آپ انکو
فتن کئے ایا کچھ دوسری نرم عبارت نہ تھی جو آپ فرمائے حضرت کہے ای لتی کے لوہار کا بچہ جب تک سخت نہ لگے تو
لوہے کی کثافت دور نہ ہوگی آج کے دن انکو مارنا کل قیامت مین اُنکی زندگی ہی اور جب حضرت کے
نزدیک کوئی جوان توبے واسطے حاضر ہوتا تو اسکو فرماتے ای فلانے تو کھرے نہین ہوتا کہ تجھے
کھڑے کروائے اور تو اقبال نہین کیا تا کہ تجھے اقبال کروائے اور تو نہین آیا تا کہ تجھے طلب کئے اور تو
جفا کے سفر سے رجوع نہین کیا تا کہ تجھے رجوع کروائے ای فلانے ہم تجھے نہین چھوڑے جیسا تو ہم کو
چھوڑا اور ہم تیرے تئین نکالے جیسا تو ہم سے کاٹا اور ہم تجھے نہین ترک کئے جیسا تو ہم کو ترک کیا اور ہم
تجھے فراموش نکئے جیسا تو ہم کو فراموش کیا اور تو اپنے غرضون مین ہی اور ہماری عنایت تجھے نگاہ رکھتی
ہی اور تو جفا مین ہی اور ہماری عنایت تجھے لحاظ کرتی ہی ہم تجھے حرکت دیتے ہمارے نزدیک آنے کے واسطے

تجھے بتاب کئے ہمارے وصل واسطے اور آگے لائی تجھکو ہماری اُنست واسطے اور تجھے مخاطب کروائے ہمارے اشارے سے
اور جب کوئی بودنا حضرت کے نزدیک تو بے واسطے حاضر ہوتا تو اسکو فرماتے ای فلانے تو خطا کرکے جو رنگ
کیا گناہ کرکے فراموش ہوا یہانتک ہم مہلت کو دراز کئے اور تو اُمید تری کیا اور عمل بد کیا یہان تک تیری
عمر تری ہوئی تیرا شیطان متمرد ہوا تو اپنے بچپن مین ہم کو ترک کیا ہم تجھے معذور رکھے اور تو ہماری ملاقات
نہین کیا جوانی مین تو ہم تجھے مہلت دئے جب تو بڈھاپے مین ہمارے سے کاٹا تو ہم تجھے زجر کئے اور بد ترین
صورت جو قیامت مین دسیگی سو بودنا ہی سفید بال اسکے ہاتھ مین صحیفہ ہوگا سیاہ رنگ روایت
ہی شیخ ابی الحسن سعد بن محمد بن سہل بن سعد انصاری اندلسی سے کہے مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی
مجلس مین حاضر ہوکے سب کے پیچھے بیٹھا حضرت زہد کا بیان فرماتے تھے مین اپنے دل مین کہا حضرت
معرفت مین سخن فرمادین تو بہتر ہی فی الفور سخن موقوف کرکے معرفت مین ایسا سخن فرمائے جو مین کسی سے
ہرگز ویسا نہین سنا تھا پھر مین دل مین کہا اب حضرت شوق مین سخن فرمانا حضرت اسکو موقوف کرکے
شوق مین ایسا سخن فرمائے جو مین کسی سے ہرگز ویسا نہین سُنا تھا پھر مین چاہا حضرت فنا اور بقا
مین سخن فرمانا حضرت اسکو موقوف کرکے فنا اور بقا مین کلام فرمائے جو مین کسی سے ویسا نہین سنا تھا
پھر مین چاہا حضرت غیبت اور حضور مین سخن فرمانا حضرت اسکو قطع کرکے غیبت اور حضور مین کلام
فرمائے جو مین کسی سے ویسا نہین سنا تھا پھر حضرت فرمائے ای ابا الحسن اتنا تجھے بس کر مین بے اختیار
ہوکے اپنے کپڑون کو چاک کیا روایت ہی شریف ابو الفتح ہاشمی مقری سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
میری قرأت سُننا چاہے مین کچھ قرأت کیا حضرت سنکے روئے اور فرمائے ای ولی اللہ تجھے مین خدا تعالیٰ سے
سے چاہتا ہون سو ایکمرد اولیاء اللہ سے مجلس مین حاضر تھا اٹھکے عرض کیا یا سیدی مین رب العزت
جل جلالہ کو خواب مین دیکھا اور بہشت کے دروازے کھلے تھے اور آپکے واسطے کرسی رکھکے فرمائے سخن کہہ
آپ کہے جب شریف مقری حاضر ہوگا تو مین سخن کہونگا سو کہے گیا وہ حاضر ہی پھر آپ کہے ہین اب سخن

کہتا ہون روایت ہی شیخ ابی حفص عمر بن حسین بن خلیل طیبی سے کہے مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ
کی مجلس مین حاضر ہوکے حضرت کے مقابل بیٹھا پھر دیکھا ایک چیز بلوری قندیل کی شکل آسمان سے اُتری
اور حضرت کے مُنھہ کے قریب پہنچی پھر جلد اوپر گئی اسیطرح تین مرتبہ ہوا از بسکہ مجھے نہایت تعجب ہوا اسو
خاموش نہ رہ سکا اور لوگون کو خبر دینے واسطے اٹھا حضرت مجھے بُلاکے فرمائے بیٹھہ مجالس امانت کے ساتھہ
ہین مین بیٹھا اور حضرت کی حیات تک اس حال سے کسیکو آگاہ نہ کیا تیسرا شعبہ نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حضرت کی مجلس مین تشریف لائے سو بیان مین روایت ہی شیخ
ابی عبداللہ محمد بن ابی القاسم محمد ازہر بن ابی المفاخر محمد خباز حسینی بغدادی سے کہے مین ایکروز شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوا اُس روز بیس ہزار آدمی کے قریب حاضر تھے اور شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت کے مقابل قاری بیٹھا سو درجے کے نیچے بیٹھے تھے سو شیخ علی بن ہیتی پر اونگھنا غالب ہوا حضرت
لوگونکو فرمائے خاموش ہو سب خاموش ہوے یہان تک دم کے سوائے کچھہ آواز اُن سے نہین نکلتا تھا
پھر حضرت کرسی سے اُترکے شیخ علی بن ہیتی کے روبرو ادب سے کھڑے رہے اور تیز تیز اُن کو دیکھنے لگے جب شیخ
علی بن ہیتی بیدار ہو حضرت انکو فرمائے تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا شیخ علی کہے ہو دیکھا حضرت
فرمائے اسی ہی واسطے مین ادب کیا پھر حضرت فرمائے تجھے کیا وصیت کئے شیخ علی بن ہیتی کہے وصیت کرکے
کہ اُنکی صحبت مین ہمیشہ رہا کرون بعدہ لوگ شیخ علی سے پوچھے حضرت جو فرمائے اسیواسطے مین ادب کیا
سو اس سے کیا مراد ہی شیخ فرمائے جو کچھہ مین خواب مین دیکھا سو حضرت اسکو بیداری مین دیکھتے ہین
اس روز حاضران مجلس سے سات شخص مر گئے بعضے اُس ہی جگھہ مرے اور بعضے بیہوش تھے سو اٹھاکے لے گئے
پھر وہی روز مر گئے روایت ہی شیخ ابی سعد قیلوی سے کہے مین بار بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اور دوسرے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو مجلس مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے دیکھا ہون سو سردار اپنے لوگو کو
عزت دیتا ہی اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے ارواح آسمان و زمین کے درمیان جولانی کرتے تھے جیسا ہا

آفاق مین جولان کرتا ہی اور ملائکہ کو دیکھا ہون حضرت کی مجلس مین گروہ گروہ حاضر ہوتے تھے رجال الغیب
اور جنات کو دیکھا ہون حضرت کی مجلس مین حاضر ہونے واسطے جلدی کرتے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام
کو بارہا دیکھا ہون حضرت کی مجلس مین حاضر ہوے ہین اور کہتے تھے جو شخص اپنا فلاح چاہتا ہی تو اس
مجلس کو لازم پکڑے روایت ہی شیخ بقا ابن بطو نہر ملکی سے کہے ہین ایکروز شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کی مجلس مین حاضر تھا حضرت کرسی کے پہلے درجے پر بیٹھ کے سخن فرماتے تھے یکایک سخن موقوف کرکے
ایکساعت خاموش رہے اور کرسی سے اُترے بعد پھر چڑ کے دوسرے درجے پر بیٹھے ہین مین دیکھا کرسی کا
پہلا درجہ مد نگاہ تک کشادہ ہوا ہی اور سبز مخمل کا اُس پر فرش ہی اور اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذو النورین اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم تشریف رکھے ہین اور
حق سبحانہ تعالی شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے دل پر تجلی کیا ہی سو حضرت ایسا جھکے قریب ہوا گر پڑے
پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکو پکڑ لئے بعد حضرت کا بدن گھٹنے لگا یہان تک چڑیا کے مثل ہوا پھر
ہیبت صورت سے پھولنے لگا بعد یہہ حال میرے نظر سے پوشیدہ ہوا شیخ بقا ابن بطو سے کیفیت
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنے کی پوچھے سو فرمائے انکے ارواح تشکل لئے
اور حق تعالی انکو اپنی قوت سے تائید کیا اسلئے اجساد سے ظاہر ہوئے خدا تعالی جسکو اُنھون
کو دیکھنے کی قوت دیا اُن نے جسد کی صورت اور اعیان کی صفت پر دیکھا اسکی دلیل معراج کی
حدیث ہی اور حضرت کا جثہ گھٹنے اور پھولنے کا سبب شیخ بقا سے پوچھے شیخ کہے پہلی تجلی ایسی صفت سے
تھی جو بدون تائید نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بشر اُسکو متحمل ہونیکی طاقت نہین رکھتا تھا اسیواسطے
حضرت گرنیکے قریب پہنچے اور دوسری تجلی صفت جلال پر تھی اسیواسطے حضرت کا جثہ گھٹنے لگا اور
تیسری تجلی صفت جمال پر تھی اسیواسطے حضرت کا جثہ بالیدہ ہونے لگا وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ جو تھا شعبہ ملائکہ اور اولیاء احیا اور اموات

اور علما اور جن حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتے تھے سو بیان مین روایت
ہی شیخ ابی بکر عبد الرزاق سے کہے مجھے شیخ ابو الحسن علی بن ہیتی قدس سرہ کہے جب شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کرسی پر آکے الحمد للہ کہتے تو روئے زمین پر جو ولی ہی خاموش ہوتا خواہ حضرت کی مجلس مین حاضر رہے
یا نہ رہے اور حضرت کی مجلس مین فرشتے اژدہام کرتے اور دستے سو لوگون سے نہین دستے سو لوگ بہت زیادہ
رہتے تھے اور مجلس کے لوگون پر خدا تعالی کی رحمت بہتے جاتی تھی روایت ہی شیخ نصر بن عمر بغدادی
معروف صحراوی سے کہے مین ایکبار دعوت پر کے جنات کو بلایا ہمیشہ کی عادت سے حاضر ہونے مین تعویق
کیے جب حاضر ہوئے تو کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ وعظ کہتے وقت ہم کو مت بلاؤ مین اسکا سبب پوچھا
کہے ہم انکے حضور مین رہتے ہین مین کہا تم بھی اس جگہ حاضر ہوتے ہین تو کہے آدمیون سے ہمارا اژدہام
حضرت کی مجلس مین زیادہ ہی اور ہمارے بہت سے جماعت اسلام لائے ہین اور حضرت کے ہاتھ پر توبہ کئے ہین
روایت ہی شیخ ابی بکر محمد بن عمر بن احمد بن ابی بکر بخال بغدادی مقری سے کہے سنہ پانسو ستاون ہجری
مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوا حضرت فرمائے سخن میرا نہین ہی مگر ان مردون کے
ساتھ جو کوہ قاف کے پیچھے سے حاضر ہوتے ہین انکے قدمان ہوا مین ہین اور دلان حضرت قدس
مین ہین شدت شوق الٰہی سے قریب ہوتا ہی تو بیان اور تاجان انکے جل جاوین یہہ کہتے وقت
حضرت کے فرزند شیخ عبد الرزاق اپنے والد کے پانوٴن کے نیچے منبر پہ بیٹھے تھے سو ایک ساعت آسمان طرف
سر اٹھا کے دیکھے بعد بیہوش ہوئے اور انکے طاقیہ اور دلق کو آتش لگ گئی حضرت منبر سے اتر کے آتش کو
بجھائے اور فرمائے ای عبد الرزاق تو بھی ان ہی لوگون مین سے ہی راوی کہتا ہی مین شیخ عبد الرزاق سے
پوچھا تم بیہوش کس واسطے ہوئے کہے جب مین ہوا مین نظر کیا تو دیکھا لوگ اس کثرت سے کھڑے ہین جنسے
افق بھر گیا ہی اور حضرت کا سخن سننے واسطے سرنگون خاموش ہین اور انکے کپڑون کو آتش
لگی ہی انمین سے بعضے آواز کرتے ہین اور بعضے ہوا پر دوڑتے ہین اور بعضے زمین پر گرتے ہین اور

بعضے اپنے مکانون مین تڑپتے ہین یعنی ہی راوی کہتا ہی حضرت کے وعظ کے وقت رونیکا اور زمین پر گرنیکا آواز سُنے جاتا تھا روایت ہی شیخ ابی الخیر کرم بن ابی محمد مطر باذرائی سے کہے جب میرے والد کی موت کا وقت قریب پہنچا مین اُنسے وصیت چاہا آپ کے بعد کس شخص کی اقتدا کرون کہے شیخ عبدالقادر کی اقتدا کر مین گمان کیا شاید مرض کے غلبے مین کہتے ہین ایکساعت خاموش رہکے پھر پوچھا کہے ای لڑکے جس زمانے مین شیخ عبدالقادر ہو تو اقتدا انہین کئے جاتی ہی مگر اُنھون کی جب میرے والد کا انتقال ہوا بغداد کو آکے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوا اس روز وہان شیخ بقا ابن بطو نہر ملکی اور شیخ ابوسعد قیلوی اور شیخ علی ابن ہیتی اور انکے غیر مشایخون کے اعیان حاضر تھے حضرت فرمائے مین تمھارے واعظون کے مثل نہین ہون مین خدا تعالی کے حکم پر ہون میرا سخن نہین ہی مگر اُنھون کے ساتھ جو ہوا ہین ہین حضرت آسمان طرف سر اٹھائے مین بھی سر اٹھایا تو دیکھا حضرت کے مقابل نورانی مردان نورانی گھوڑون پر صفوف باندھکے کھڑے ہین انکی کثرت سے آسمان نہین دستا ہی اور تمام سرنگون ہین بعضے روتے ہین بعضے لوٹتے ہین بعضو کے کپڑونکو آگ لگی ہی مین یہ حالت دیکھ کے بیہوش ہوا مین بعد اُٹھنے کے صفوف چیرتا ہوا کرسی پر آیا حضرت میرا کان پکڑ کے فرمائے تو اپنے والد کی وصیت پر پہلے ہی اکتفا کیون نہ کیا مین حضرت کی ہیبت سے سرنگون ہوا روایت ہی شیخ ابی القاسم محمد بن احمد بن علی جہنی سے کہے مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی کرسی کے نیچے بیٹھتا اور حضرت کو چند نقیب تھے کرسی کے ہر درجے پر دو شخص اُنسے بیٹھتے اور اُس جگھہ سوائے ولی یا صاحب حال کے دوسرا کوئی نہین بیٹھتا اور کرسی کے نیچے جو بیٹھتے سو لوگ انکی ہیبت اور دبدبہ شیر کی مانند تھا ایکبار حضرت کو کرسی پر وعظ کی حالت مین استغراق ہوا اُس سے حضرت کی پگڑی کا ایک پیچ کھلا حضرت اُسپر آگاہ نہوئے پھر تمام اہل مجلس اپنی پگڑی اور ٹاقیون کو سرون سے نکال کے کرسی کے نیچے ڈالے جب حضرت وعظ سے فارغ ہوئے اپنی پگڑی درست کئے اور مجھے فرمائے ای ابا القاسم کیا

اور طائفے لوگون کے ورے پھر مین سب کو اُنکے کپڑے دیا لیکن ایک بیٹھا باقی رہا مجھے معلوم نہ ہوا وہ
کس کا ہی حضرت فرمائے وہ بیٹھا مجھے دے مین اُسکو حضرت پاس دیا حضرت اپنے کھاندے پر رکھے یکایک
وہ غائب ہوا اس حال سے مجھے حیرت ہوئی جب حضرت کرسی سے اُترے میرے کھاندے پر ہاتھہ رکھہ کے
کہے ای ابا القاسم جب مجلس کے لوگ اپنے پگڑیون کو ڈالے ایک ہماری بہن اصفہان مین ہی اپنے
بیٹھے کو ڈالی تو سب کو جب پگڑیان دیا تو اُن نے اصفہان سے اس بیٹھے کو اپنا ہاتھہ دراز کرکے میرے
کھاندے پر سے لئی **روایت** ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد از ہر حسینی سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کے وعظ کی مجلس مین عراق کے بڑے بڑے مشایخ اور اعیان علما اور صدور مفتیان حاضر ہوتے تھے مثل
شیخ بقا بن بطو نہر ملکی اور شیخ ابی سعد قیلوی اور شیخ علی بن ہیتی زریرانی اور شیخ ابی النجیب عبد القاہر سہروردی
اور شیخ ابی حکیم بن دینار اور شیخ ماجد کردی اور شیخ مطر باذرائی اور قاضی ابی یعلی محمد بن فرا اور قاضی ابی الحسن علی
دامغانی اور امام ابی الفتح بن ہنا اور انکے غیر رضی اللہ عنہم اور جو کوئی مشایخ اور اعیان سے بغداد کو آتا تو
حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتا اور شیخ عبد الرحمن طفسونجی بغداد کو آئے تھے یا نہین سو مجھے معلوم
نہین لیکن طفسونج مین انکو بارہا دیکھا ہون دیر تک خاموش رہکے فرماتے مین خاموش ہوکر سنتا ہون شیخ
عبد القادر کا کلام سننے واسطے اور بارہا شیخ عدی بن مسافر کو دیکھا ہون اپنے زاوئے سے نکلکے کوہ لالش
کو جاتے اور اپنے عصے سے دائرہ کھینچکے اُس مین بیٹھتے اور کہتے جسکو شیخ عبد القادر کا سخن سننے کی آرزو ہی
تو اس دائرے مین آوے پھر بڑے بڑے مریدان انکے اس مین آبیٹھکے حضرت کا کلام سنتے اور اُنمین سے
بعضے اس سخنون کو اور اسکی تاریخ کو ضبط کرکے بغداد کو آتے اور اہل بغداد کے لکھے کو مقابلہ کرتے تو
اسکے مطابق پاتے اور شیخ عدی بن مسافر اس دائرے مین رہتے سو وقت حضرت اپنی مجلس مین فرماتے
شیخ عدی بن مسافر کے آنکھہ ہمارے درمیان ہی **پانچوان شعبہ حضرت کی مجلس مین** زیادہ سے
حاضر ہوتے تھے سو بیان مین ۔ **روایت** ہی شیخ ابا عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی سے

کہیہیں مجلس مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوا حضرت سخن فرماتے تھے یکایک حضرت کو اثنائ
سخن مین استغراق ہوا اُس حالت مین فرمائے اگر خدایتعالی چاہے تو سبز پرندونکو بھیجیگا تا میرا
سخن سنے ہنوز حضرت کا سخن تمام نہ ہوا ایک پرندہ خوش صورت آیا اور حضرت کی آستین مین داخل ہوا
اور پھیر باہر نہین آیا اور بھی ایکروز حضرت سخن فرماتے تھے بعضے مجلس والے اُسکے سُننے مین سُستی کئے حضرت
فرمائے اگر خدایتعالی چاہے تو سبز پرندے بھیجیگا تا میرا کلام سنے ہنوز حضرت کا سخن تمام نہ ہوا تھا
کہ سبز پرندے حضرت کے مجلس مین بھر گئے اور بھی ایکروز حضرت قدرت الٰہی مین سخن فرماتے تھے مردم
پر اُس سے ہیبت اور خشوع غالب ہوا پھر ایک سبز مرغ خوب صورت مجلس پر گذرا حضرت کا کلام
سننے مین بعضے قصور کرکے اسکو دیکھنے لگے حضرت فرمائے معبود کی عزت کی قسم اگر مین اس پرندے کو
کہون مر کے پارہ پارہ ہو البتہ مریگا ہنوز حضرت کا کلام تمام نہین ہوا تھا وہ پرندہ مر کے پارہ پارہ
ہوا چھٹا شعبہ حضرت کے وعظ سے لوگونکو انتفاع ہوا اسوبیان مین روایت
ہے شیخ ابی حفص عمر بن حسین بن خلیل طیبی سے کہے کہ ایکروز مجھے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرمائے
ای عمر میری مجلس مین خلعتان تقسیم پاتے ہین تو اس مجلس سے جدا مت ہو اور جس نے اسکو فوت
کرے تو اسکو افسوس ہے راوی کہتا ہے چند روز کے بعد مین حضرت کی مجلس مین حاضر تھا نیند
میرے پر غلبہ کئی اور میرے آنکھہ بند ہوئے سو دیکھا خلعتان سرخ اور سبز آسمان سے مجلس والون پر اُترتے
ہین اسکی ہیبت سے میرے آنکھہ کھل گئے مین چاہا لوگون کو اس سے اطلاع دیون حضرت مجھے بلاکے
کہے ای لڑکے خاموش رہ کیونکہ خبر معاینے کے مثل نہین روایت ہے شیخ ابی محمد عفیف بن
مبارک بن حسین بن محمود جیلی سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کرسی پر فرماتے تھے ای لڑکے
میری مجلس مین نہ آنے سے توبہ کر کیونکہ ولایتان یہان ہین درجے یہان ہین ای خرید کرنے والے
توبے کے بسم اللہ آگے آ ای خرید کرنے والے عفو کے بسم اللہ آگے آ ای خرید کرنے والے اخلاص کے

بسم اللہ لگے آ میرے نزدیک آ ہفتے مین ایکبار یا مہینے مین ایکبار یا ہر سال مین ایکبار یا تمامی عمر مین ایکبار
اور میرے سے ہزار ہزار چیز لے میری ایک بات سننے واسطے ہزار برس کا سفر کر جب تو یہان آئیگا تیرے
اعمال اور زہد اور ورع اور احوال جو رہا کے ہین سو چھوڑ دے اور میرے پاس جو تیرے واسطے ہے
سو لے اور میری مجلس مین خاص فرشتے اور اولیا اور رجال الغیب حاضر ہو کے میرے سے خدا تعالی کے جناب
پاک کا تواضع سیکھتے ہین اور کوئی ولی مخلوق نہ ہو مگر میری مجلس مین حاضر ہوا زندے اپنے جسد ون سے
مردے اپنے ارواح سے **روایت** ہے حافظ ابی عبد اللہ بن نجار سے کہے شیخ ابو عبد اللہ جبائی لکھا ہے
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے مین آرزو کرتا ہون جنگلون مین رہون جیسا اول تھا کسیکو
نہ دیکھون اور کوئی مجھے نہ دیکھے لیکن خدا تعالی چاہا خلق کو میرے سے منفعت پہنچا سو میرے پاس یہود اور
نصاری زیادہ پانسو سے اسلام لائے اور توبہ کئے ہین میرے ہاتھ پر چوران اور جنگ جویان لاکھ آدمی
سے زیادہ یہہ بہت بری خوبی ہے **روایت** ہے شیخ عمر کیمانی سے کہے کوئی مجلس شیخ محی الدین
عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خالی نتھی مگر اس مین یہود اور نصاری ایمان لاتے تھے اور قطاع الطریق
اور قاتلان وغیرہ اپنے بد کامون سے توبہ کرتے تھے اور روافض وغیرہ اپنے بد اعتقادون سے رجوع کرتے تھے
اور ایکبار ایک راہب حضرت کے نزدیک آ کے اسلام لایا اور کہا مین یمن مین تھا اسلام میرے دل مین
جگھہ کیا میرا عزم اسلام لانے پر قوی ہوا لیکن میرا ارادہ یہہ تھا یمن مین جو بہتر شخص ہے اسکے پاس ایمان
لاؤن اسی فکر مین بیٹھا تھا مجھے نیند آئی سو عیسی بن مریم علیہ السلام کو خواب مین دیکھا فرمائے ای سنان
بغداد کو جا اور شیخ عبد القادر جیلی کے نزدیک ایمان لا اسوقت وہ بہترین اہل زمین ہے اور ایکبار بھی
نصاری کے تیرہ شخص حضرت کی وعظ کی مجلس مین آ کے اسلام لائے اور کہے ہم مغرب کے نصاری ہین
ہم تردد کئے کسکے پاس اسلام لانا ہاتف سے ایک آواز آیا ای سواران فلاح والے بغداد کو جاؤ اور
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس اسلام لاؤ کیونکہ تم اسکے نزدیک گئے تو ایمان تمھارے دلون مین

ایسا قرار پائیگا جو تم تمام آدمیان کے نزدیک گئے تو نا پا گئے روایت ہی ابی عبداللہ عبدالوہاب سے
کہے مین عجم کے شہرون طرف جاکے اقسام کے علوم حاصل کیا جب بغداد کو آیا والد سے کہا مین
چہتا ہون آپکے حضور مین لوگونکو وعظ کہون حضرت مجھے اجازت دئے مین کرسی پر بیٹھ کے انواع
علوم اور مواعظون کا کلام کیا حضرت سنتے بیٹھے تھے لیکن کسی شخص کا دل خشوع نہ کیا اور کسی کے
دیدے سے اشک نہ نکلا حاضران مجلس شیخ عبدالقادر کے جناب مین التجا کئے حضرت سخن فرما پھر
مین کرسی سے اترا حضرت تشریف لاکے فرمائے کل مین روزہ رکھا تھا اور ام یحیی میرے واسطے مرغ کے
انڈے تلکے کاسے مین ڈالکے بستوقے پر رکھی بلّی آکے اسکو گرائی اور کاسہ پھوڑی اہل مجلس یہہ کلمات
سنکے فریاد کا آواز اٹھائے جب حضرت کرسی سے اترے مین اسکا سبب پوچھا حضرت فرمائے
ای لڑکے تو نین سفر کیا مگر اس جگہہ تک اور اپنی انگلی سے آسمان طرف اشارہ کئے ای فرزند مین جب کرسی
پر آتا ہون خدا تعالی تجلی کرتا ہی میرے دل پر اور مجھے بسط مین لاتا ہی پھر مین بسط کی رو سے جو سخن
سنتا ہون اسکو کہتا ہون اور مین اسوقت خدا تعالی کی ہیبت سے مقبوض ہوتا ہون اس سبب سے
لوگون کا حال ایسا ہوتا ہی جو تو دیکھا شیخ عبدالوہاب کہتے ہین اسکے بعد بھی مین ایکبار کرسی پر آکے اقسام
علوم کا اصول اور فقہ اور مواعظ مین سخن کیا میرے والد رضی اللہ عنہ سنتے تھے میرا کلام کسی کو اثر
نکیا پھر مین کرسی سے اترا حضرت سوار ہوکے فرمائے ای احمقان شجاعت ایکساعت کا صبر ہی
اہل مجلس آواز کئے بعد مین حضرت سے اسکا سبب پوچھا حضرت فرمائے تو سخن کہتا ہی اپنے سے اور مین
سخن کہتا ہون اپنے غیر سے راوی کہتا ہی جب کوئی شخص وعظ کی مجلس مین حضرت سے مسئلہ پوچھیا تو
حضرت اسکو فرماتے مین اسکا جواب دینے واسطے اذن چاہونگا سو حضرت سر جھکاتے اور آثار جلالت
اور وقار کے حضرت پر ظاہر ہوتے پھر جو خدا تعالی چاہا ہی سو وہ جواب دیتے اور بھی راوی کہتا ہی
حضرت فرماتے تھے عزیز کی عزت کی قسم مین سخن نہین کہتا ہون تا کہ مجھے کہے جاتا ہی قسم ہی میرے

حق کی جو تیرے پر ہی سخن کہہ بہ تحقیق ہم تجھے امن دئے تیرا سخن مقبول اور مسموع ہے روایت ہی شیخ عمر کیمیاتی سے کہے ایکروز شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین نقیب النقبا ابن اُفقی حاضر ہوا اُن نے سابق کبھی حاضر نہین ہوا تھا حضرت اسکے طرف اشارہ کرکے متوجہ ہوئے اور فرمائے کاش تو مخلوق نہ ہوتا اور جب مخلوق ہوا ہی تو سمجھہ کسو اسطے تو پیدا ہوا ہی ای سونیوالے بیدار ہو اور انکھہ کھول کے دیکھہ تیرے درپیش کیا ہی بہ تحقیق آئے ہین تیرے پر عذاب کے لشکر ان ای راحل اور ای زائل اور ای منتقل میری ایک بات سننے واسطے ہزار برس کا سفر کرکے آتو جانتا ہی تیرے مانند بہتون کو دنیا جاہ اور تکبر سے زہر دئی ہی اور اسکو مارتی ہی جب میرے اخلاص کی طبیعت اور میرے سر کی طبیعت جوش مین آوے تو مین تیرے آگے ہو کے دو قدم بتاونگا ایک نفس دوسرا خلق اسکو طی کرے تو خدا کو پہنچیگا دنیا اور آخرت دو قدم ہین تو جب اُس سے گذریگا تو خدا کو پہنچیگا ہشیار ہو تمام امور خدا تعالی طرف رجوع کرنے والے ہین جب حضرت کرسی سے اُترے بعضے شاگردون نے عرض کئے یا سیدی آپ اسکی نصیحت مین بہت مبالغہ کئے حضرت فرمائے وہ مبالغہ نور ہی جو اسکی ظلمت کو دور کیا راوی کہتا ہی بعد اسکے ابن النقیب ہمیشہ حضرت کی مجلس مین حاضر ہوتا تھا اور وعظ کے غیر وقت مین بھی آتا تھا اور حضرت کے آگے بتواضع بیٹھتا تھا روایت ہی ایکروز قاری حضرت کے پاس یہہ آیت پڑہا لمن الملک الیوم حضرت اُٹھہ کھڑے حاضران مجلس بھی تعظیم واسطے اٹھے حضرت انکو بیٹھنے واسطے اشارہ کئے اور آپ فرمانے لگے کون کہتا ہی ملک اپنا ہی اسوقت شیخ احمد بڑے صلحا اور کثیر العبادۃ اور وافر المجاہدت تھے اُٹھکے کہے مین کہتا ہون ملک مجھے ہی اسلئے وہ میرا ہی سو حضرت اُنپر ایک ہات نک مار کر کہے ای احمق تو کب اسکا ہی سو وہ تیرا ہوگا مین تجھے دیکھتا ہون تو میدان مین جولان کرتا ہی تو اسکو تیرے طرف راہ دیتا ہون یہہ سنتے ہی وہ مرد ایک آواز کیا اور سیاہ کمل کا لباس بدن مین تھا سو نکالا سر اور پانون برہنہ کرکے دیوانون کے سا جنگل طرف گیا نوین نہر

حضرت کے مریدون کی فضیلت اور حضرت انکو مدد کئے سو بیان مین

اس نہر مین دو جدول ہین پہلی جدول حضرت کے مریدون کی فضیلت اور حضرت انکو بشارت دے سو بیان مین

روایت ہی شیخ ابی محمد عبد اللہ بطائحی سے کہئے ایکروز مین خدمت مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوا حضرت کے نزدیک چار شخص تھے مین انھون کو نہین دیکھا تھا پھر مین وہین کنارے کہڑے رہا جب وہ لوگ حضرت کے پاس سے گئے حضرت مجھے فرمائے تو ان لوگون کے نزدیک جا کے تیرے واسطے دعا چاہ پھر مین انکو مدرسے کے صحن مین پایا اور اُن سے ملاقات کرکے دعا چاہا اُنھون مین سے ایک مجھے کہا تجھکو بشارت ہی کیونکہ تو ایسے شخص کی خدمت مین ہی جسکی برکت سے خدا تعالی نگاہ رکھتا ہی زمین کی آبادی اور ویرانی اور اُسکی دعا سے خدا تعالی رحم کرتا ہی نیکون اور بدون پر ہم اور تمام اولیا اسکے انفاس کی پاسداری مین ہین اور اسکے قدم کے سائے کے نیچے ہین اور اسکے حکم کے دائرے مین ہین پھر وہ لوگ مدرسے باہر ہوکے میری نظر سے غائب ہوئے مین تعجب سے حضرت کے نزدیک پھر کے آیا مین عرض کرنے کے قبل حضرت فرمائے ای عبد اللہ میری حیات تک انکے مقولے کو کسی سے مت کہہ مین کہا یا سیدی یہہ لوگ کون تھے حضرت فرمائے وہ لوگ کوہ قاف کے رئیسان ہین اور اسوقت کوہ قاف مین اپنے مکانون مین ہین روایت ہی شیخ ابی الحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی سے معروف ابن حمامی کہے مین چہوٹا تھا خواب دیکھا نہر عیسیٰ کا پانی پیپ اور لہو ہوا ہی اور اسکے مچھلیان سیاہ اور کیڑے ہوگئے ہین اور نہر بہت جوش اور طغیانی مین ہی اور مین غرق کے اندیشے سے بھاگ کے میرے گھر کو پہنچا اُس مین سے ایک مرد نکل کے میرے ہاتھ مین تنکھا دیکے کہا اسکو مضبوط پکڑ مین کہا یہہ تنکھا مجھے نہ نکالیگا سو کہا تیرا ایمان تجھے نکالیگا پھر مین تنکھے کی ڈنڈی پکڑا ایکایک ہمارے گھر مین ایک تختہ تھا سو اُسپر بیٹھکے اُس مرد کے پاس پہنچا اور میرے دل سے ڈر جاتا رہا مین اسکو کہا تجھے قسم ہی اسکی جو تیرے سبب مجھپر منت رکھا کہہ تو کون ہی فرمائے مین تیرا پیغمبر ہون محمد

پاس

مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے لرزا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خدا تعالے سے
دعا کرو تا مین کتاب الٰہی اور آپکی سنت پر مرون حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے بہتر اور تیرا پیر
شیخ عبد القادر ہے پھر عرض کیا یا رسول اللہ دعا کرو خدا تعالی پاس مین کتاب الٰہی اور آپکی سنت پر
مرون حضرت فرمائے بہتر اور تیرا پیر شیخ عبد القادر ہے پھر وہی سخن اعادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہی جواب دئے پھر مین بیدار ہوکے یہہ خواب میرے والد سے کہا جب ہم صبح کی نماز پڑھے والد میرا
ہاتھ پکڑکے شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات واسطے نکلے حضرت اس روز رباط مین وعظ
فرماتے تھے لوگون کی کثرت سے حضرت کے نزدیک ہم پہنچ نہ سکے مجلس کے آخر مین بیٹھے فی الفور
حضرت کلام قطع کرکے فرمائے یہہ دونوکو میرے نزدیک لاؤ اور ہمارے طرف اشارہ کئے پھر ہم کو
اُٹھاکے حضرت کے نزدیک لیگئے حضرت ہمارے تین کرسی پر بلائے میرے والد کرسی پر گئے مین انکے
پیچھے تھا حضرت میرے والد کو فرمائے ای احمق تو میرے نزدیک نہین آیا مگر دلیل کے ساتھ اور انکو
اپنی پیراہن پہنائے اور مجھے اپنے سر پر کا طاقیہ پہنائے پھر ہم کرسی سے اُترکے مجلس مین بیٹھے حضرت
میرے والد کو پیراہن پہنائے تھے سو اُلٹی تھی والد اسکو سیدھی کرنیکا قصد کئے سو انکو کہے کیا لوگ
گئے تک صبر کر جب حضرت کرسی سے اترے والد لوگون کے ازدحام مین پیراہن کو سیدھی کرنا چاہے
تو دیکھے سیدھی ہے سو اُنھون بیہوش ہوئے اُس حال سے لوگو نپر اضطراب ہوا بعد حضرت ہم کو
اپنے نزدیک قبۂ اولیا مین بلائے اور وہ حضرت کی رباط مین ایک قبہ تھا وہان بہت سے اولیا اور رجال الغیب
حضرت کی ملاقات واسطے آتے تھے اسلئے اسکا نام قبۂ اولیا ہوا اور حضرت میرے والد کو فرمائے جسکا
راہنما رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہووے اور اسکا پیر عبد القادر ہووے تو اس شخص کو کیون نہ کرامات
ہوگے اور یہہ تیری کرامت ہے پھر دوات اور کاغذ منگواکے خرقہ کی سند ہمکو لکھدئے **روایت**
ہے تاج الدین ابی بکر عبد الرزاق سے فرزند شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے کہے میرے والد چہار شنبے کے

شب کو شعبان کی نوین تاریخ سنہ پانسو پچاس ہجری مین اپنی ام ولد کو جو نام اسکا ام یحیی تھا فرمائے
کھانا پکا ام یحیی کھانا پکا کے سفرے پر رکھی آدھی رات جب ہوئی تو گھر کی دیوار شق ہو کے ایک مرد
آیا اور وہ کھانا کھا کے چلا حضرت مجھے فرمائے اُس سے ملکے تیرے واسطے دعا چاہ مین دیوار کے
باہر جا کے اسکی ملاقات کیا اور دعا چاہا اُس نے کہا تمھارے والد کی دُعا سے اور انکے خرقے کی برکت سے
مین اُس نبے کو پہنچا جو تم دیکھتے ہو جب صبح ہوئی مین یہہ کیفیت شیخ علی بن ہیتی سے کہا شیخ علی فرمائے
مین نہین جانتا کوئی خرقہ جلد تر ہووے فتح اور برکت مین تمھارے والد کے خرقے سے خدا تعالی ایک
ساعت مین ستر مرد کو جو حضرت کے ہاتھ سے خرقہ پہنے تھے کشف عظیم دیا اور تمھارے والد اپنا ہاتھ انھون
کے سرون پر رکھنے کے باعث اُس ہی دن اُنھون کو تری بخشا ئیش ملی اور مین جس روز تمھارے والد کو دیکھا انھون
ویسا مبارک روز کوئی نہین **روایت** ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد بن ابی الفتح ہروی سے کہے شیخ علی بن ہیتی
فرماتے تھے کسی پیر کے مریدان شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے مریدون سے نیکبخت زیادہ نہین راوی
کہتا ہی شیخ ابی سعد قیلوی کہتے تھے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ عالم اعلی طرف نہین گئے مگر جس نے ان کا
دامن پکڑا سو وہ نجات پایا اور شیخ بقا بن بطو کہتے تھے مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے سب
مریدون کو دیکھا بلند مرتبہ نیکبختون کے زمرے مین ہین **روایت** ہی شیخ ابی البرکات سے کہے میرے
چچا شیخ عدی بن مسافر کوہ ہکار مین اپنے زاوئے مین کہتے تھے جس پیر کا مرید میرے پاس خرقہ پہنا چاہے
تو مین اسکو خرقہ پہناؤنگا مگر شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے مریدان رحمت کی دریا مین غرق ہین
دریا کو چھوڑ کے کوسے طرف کوئی کسو واسطے آئیگا **روایت** ہی حافظ تاج الدین ابی بکر عبد الرزاق
اور شیخ ابی الحسن قرشی سے کہے شیخ عبد القادر فرمائے مجھے ایک دفتر عنایت ہوا اسکی درازی حد نظر تک
ہی اسمین میرے مریدون کا نام اور میرے دوستون کا نام جو قیامت تک ہونگے لکھے تھے مجھے کہے یہہ تمام
لوگون کو تیرے واسطے بخشے گیا مین دوزخ کے خازن سے پوچھا ایا تیرے پاس میرے دوستون سے

کوئی ہی سو کہا نہین پروردگار کی عزت اور جلال کی قسم میرا ہاتھ مریدون کے
سرون پر آسمان کے مانند ہی اگر میرا مرید بہتر نہو تو مین بہتر ہون پروردگار
کی عزت اور جلال کی قسم مین پروردگار کی حضور سے قدم نہ اوٹھاونگا تا کہ مین اور تم بہشت
مین جاوین روایت ہی شیخ عمر کیماتی اور شیخ عمر بزاز سے کہے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سے
پوچھے کوئی شخص حضرت سے نامزد ہووے اور آپ سے بیعت نکرے اور خرقہ نہ پہنا ہووے تو
وہ شخص آپ کے مریدون مین شمار کئے جائیگا یا نہین سو حضرت فرمائے جو شخص میرے طرف
منسوب ہووے اور میرا نامزد ہووے تو اسکو خدا تعالی قبول کریگا اگر بدراہ ہووے اسکو توبہ نصیب
کریگا اور وہ میرے مریدون مین ہی اور پروردگار میرے ساتھ وعدہ کیا ہی میرے مریدون کو اور میرے
مذہب والون کو اور میرے دوستون کو بہشت مین داخل کرین روایت ہی حافظ تقی الدین محمد
بن عبد الغنی بن عبد الواحد مقدسی اور امام ابی عبد اللہ محمد بن قدامہ مقدسی اور شیخ ابی عبد الملک ذیال
بن المعالی بن راشد عراقی سے کہے سنہ پانسو اکیستھہ ہجری مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کرخی
بغداد مین سخن فرماتے تھے سو ایک شخص حضرت سے پوچھا جو کوئی آپکے طرف منسوب ہوتا ہی تو
اسکی کیا فضیلت ہی حضرت فرمائے انداہیان ہزار کی قیمت رکھتا ہی اور چوزہ بن مول ہی
یعنے میرا مرید جو مبتدی ہی مرتبے مین دوسرون کے مریدون سے ہزار درجے بڑکے ہی اور مرید
جو متوسط ہی اسکے مرتبے کا انتہا نہین روایت ہی شیخ ابی محمد عبد الکریم بن منصور ابی بکر
بغدادی محدث معروف ابری اور شیخ ابی زکریا یحیی بن یوسف انصاری صرصری اور شیخ ابی الفرج حسین
بن محمد بن احمد بن دویرہ بصری مقری اور شیخ کمال الدین ابی الحسن علی بن محمد بن محمد بن وضاح سے
کہے سنہ چھے سو دس ہجری مین ہم شیخ ابی محمد علی بن ادریس یعقوبی کے پاس حاضر تھے وہان
شیخ ابو حفص عمر معروف بریدہ حاضر ہوے شیخ علی بن ادریس اُنکو کہے یہہ لوگو تمکو تمھارا اخوات بیان

کروانھون نے کہے مین خواب دیکھا قیامت ہوئی ہی اور تمام انبیا اور اُن کے امتان موقف مین آتے ہین
بعضون کے ساتھ ایک شخص ہی بعضون کے ساتھ دو شخص ہین بعدہ ہمارے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تشریف لائے حضرت کے ہمراہ امت بہت سے ہین گویا ہتی سیل ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امت مین
مشایخان ہین ہر شیخ کے ساتھ اسکے مریدان ہر ایک عدد اور انوار اور تمازگی مین مختلف ہین ایک
شخص آئے انکے ہمراہ بہت سے لوگ ہین سب اوصاف مین دوسرون سے افضل ہین مین پوچھا یہہ کون
ہین کہے یہہ شیخ عبد القادر اور انکے مریدان ہین پھر مین حضرت کے نزدیک گئے کہا یاسیدی کسی مشایخ کو
اور اُسکے مریدون کو آپ سے اور آپکے مریدون سے مین روشن تر نہ پایا تو حضرت یہہ ابیات فرماے شعر

إِذَا كَانَ مِنَّا سَيِّدٌ فِيْ عَشِيْرَةٍ ؛ عَلَاهَا وَاِنْ ضَاقَ الْخُنَاقُ حَمَاهَا ؛ جب ہووے ہم
ایک سردار قبیلے مین تو ہوگا اُنپر بلند اور اگر تنگ ہووے انکی گردن مین رسی تو انکی حمایت کریگا ؛ وَمَا
اخْتِيْرَتْ اِلَّا وَاَصْبَحَ شَيْخُهَا ؛ وَمَا افْتَخَرَتْ اِلَّا وَكَانَ فَتَاهَا ؛ اور نہین چنے جاتا ہی
وہ قبیلہ مگر اُسنے ہوتا ہی اُنکا پیر اور فخر نہین کئے جاتا ہی مگر وہ ہوتا ہی اُسکا سردار ؛ وَمَا ضُرِبَتْ
بِالْاَبْرَقَيْنِ خِيَامُهَا ؛ فَاَصْبَحَ مَاْوَى الطَّارِقِيْنَ سِوَاهَا ؛ اور نہین لگے ابرقین مین
ڈیرے اپنے سو ہووے اُترنے کی جگہہ آنے والون کی اسکے سوائے ۔ راوی کہتا ہی پھر مین خواب سے بیدار
ہوا تو یہہ ابیات مجھے یاد تھے شیخ محمد واعظ خیاط اس مجلس مین حاضر تھا شیخ علی بن ادریس اسکو کہے
اس معنی مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کا کلام کچھہ ہو تو پڑہو اُنھون نے یہہ ابیات پڑہے شعر

هَنِيْئًا لِصَحْبِيْ اَنَّنِيْ قَائِدُ الرَّكْبِ ؛ اَسِيْرُ بِهِمْ قَصْدًا اِلَى الْمَنْزِلِ الرَّحْبِ ؛ خوشی ہی
میرے یارون کو مقرر مین سوارون کا رہبر ہون لیجاتا ہون انکو جان کے کشادہ منزل طرف ؛ اَكُفُّهُمْ
وَالْكُلُّ فِيْ شُغْلِ اَمْرِهٖ ؛ وَاُنْزِلُهُمْ فِيْ حَضْرَةِ الْقُدْسِ مِنْ قُرْبِيْ ؛ اور پناہ مین
لاتا ہون انکو جس حال مین کہ وہ سب اپنے کامون مین ہین اور اُتارتا ہون انکو حضرت قدس مین اپنے

زروبك وَلِي مَعْهَدٌ كُلُّ الطَّوَائِفِ دُوْنَهُ ٭ وَلِي مَنْهَلٌ عَذْبُ الْمَشَارِبِ وَالشُّرْبِ
اور مجھے ایک عہد ہی جو سب لوگ اُسکے نیچے ہین اور مجھے چشمہ ہی شیرین اور جگہہ پانیکی شیرین ہی وَاَهْلُ
الصَّفَا يَسْعَوْنَ خَلْفِي وَكُلُّهُمْ ٭ لَهُمْ هِمَّةٌ اَمْضٰى مِنَ الصَّارِمِ الْعَضْبِ اور صفا
کے لوگ دوڑتے ہین میرے پیچھے جس حال مین کہ سب کو ہی ہمت تیز براق تلوار سے شیخ علی بن ادریس نے
شیخ ابا حفص کو کہے تو بہت نیک اور بہتر کہا اور سچ کہا روایت ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق اور
شیخ عبدالوہاب اور شیخ ابی سعود حریمی اور شیخ ابی عبداللہ محمد بن قاید اوانی اور شیخ ابی القاسم
بزاز سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اپنے مریدون کے واسطے قیامت تک ضامن ہوے ہین
کوئی اُن سے بدون توبہ کئے کے نہ مرین اور حضرت کے مریدان اور مریدون کے مریدان سات درجے
تک بہشت مین جائینگے کر کے حضرت کو بشارت ہوی ہی اور حضرت فرماتے ہین اپنے مریدون
کا اور مریدون کے مرید کا سات درجے تک کفیل ہون اُن کے تمام کامون مین کفایت کرتا ہون اور
اگر میرا مرید بے ستر ہوگا اور مین مشرق مین ہونگا اور وہ مغرب مین ہی تو البتہ مین اسکو ڈھانپونگا
اور مین میرے حال و قدرت کے نظر کرتے ایسا مامور ہوا ہون جو اپنی ہمت سے اپنے مریدون کو نگاہ
رکھون اور خوشی ہی جسنے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا وہ دیکھنے والے کے دیکھنے والیکو دیکھا
اور جو مجھے نہ دیکھے تو مین اُسکے حق مین حسرت ہون روایت ہی شیخ ابی العباس احمد بن علی صرصری
سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو مسلمان میرے مدرسے کے دروازے پر سے گذرے تو قیامت
مین اسکے عذاب مین تخفیف ہوگی روایت ہی شیخ ابی النجیب عبدالقاہر سہروردی سے کہے شیخ حماد شب
کو جب خلوت مین ہوتے تو انہون کے پاس شہد کے مکھو نکا آواز سننے جاتا سنہ پانسو اٹھاون ہجری
مین اُنھون کے مریدان شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو کہے تم شیخ سے سوال کرو یہ آواز کیا ہی اُس
ایام مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ شیخ حماد کی صحبت مین تھے شیخ حماد سے حضرت پوچھے شیخ حماد

کہے مجھے بارہ ہزار مرید ہین مین ہر شب انکو نام لیکے یاد کرتا ہون اور انکے حاجات خدایتعالی سے چاہتا ہون اگر کوئی اُن سے گناہ مین مبتلا ہو تو دعا کرتا ہون کہ اُن یا ایک مہینے کے اندر مر جاوے تا اسکی گناہ زیادہ نہووے یا توبہ کرے پھر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ شیخ حماد کو کہے کہ اگر خدایتعالے مجھے اپنے پاس منزلت عطا کرے تو مین خدایتعالی سے میرے مریدون کے واسطے قیامت تک عہد لونگا کوئی اُنسے بغیر توبے کے نہ مرے اور مین انکا ضامن رہون شیخ حماد کہے خدایتعالی مجھے مشاہدہ کروایا کہ عنقریب تمکو یہہ مرتبہ بخشیگا اور تمھاری حمایت کا سایہ تمھارے مریدون پر رہیگا **دوسری جدول حضرت اپنے مریدونکو مدد کئے سو بیان مین** اکثر حکایات اس مطلب کے سابق مذکور ہوے مگر چند حکایات جو باقی رہگئے سو یہان مذکور ہوتے ہین **روایت** ہی شیخ ابی محمد داؤد بن احمد بغدادی سے معروف حا ایک کہے سنہ پانسو اٹھاون میں سحری مین شیخ معروف کرخی کو خواب مین دیکھا سو تمام لوگ اپنے احوال اُنکو عرض کرتے ہین اسکو شیخ معروف جناب باریتعالی مین عرض کرتے ہین مجھے دیکھ کے کہے ای شیخ داؤد تیرا حال بھی عرض کرنے واسطے لا مین کہا میرے پیر شیخ عبدالقادر کو کیا عزل کئے ہین شیخ معروف کہے خدا کی قسم اسکو عزل نہین کئے اور نہ کرینگے مین بیدار ہوکے سحر کے وقت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے مدرسے مین آیا حضرت کے محل کے دروازے پر بیٹھا تا حضرت کو اس خواب کی خبر دیون حضرت محل کے اندر سے مجھے دیکھنے اور سخن کرنیکے قبل بلا کے فرمائے ای داؤد تیرے پیر کو عزل نہین کئے ہین اور نہ کرینگے تیرا حال بیان کرتا اسکو جناب باری مین عرض کرون اللہ تعالی کی عزت کی قسم کوئی قصہ میرے مریدون کا یا دوسرونکا مین عرض کئے بعد میرا سوال رد نہین ہوا **روایت** ہی شیخ ابی عبداللہ محمد بن ابی الغنائم محمد حسینی سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے خادم کو ایکبار شب کو ستر دفعہ احتلام ہوا ہر بار دیکھتا تھا ایک دوسری عورت سے مجامعت کرتا ہی انسے بعضونکو پہچانتا تھا اور بعضونکو نہین جب صبح ہوئی

شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے نزدیک شکایت واسطے آیا حضرت پیش از اُسکے اظہار کے فرمائے شب کی
جنابت کو بد نہ سمجھہ مین لوح محفوظ مین دیکھا تیرے نام پر لکھا ہی ستر بار زنا کریگا فلانی عورت اور
فلانی عورت سے اور اُن عورتون کے نامان اور صفتان بیان کئے پھر مین اللہ تعالی سے چاہا تا بدل
کرے اسکو بیداری سے خواب طرف روایت ہی شیخ عیسی بن عبداللہ رومی حنفی سے کہے ایکبار
ایک جوان اہل بغداد سے حضرت کے نزدیک آکے عرض کیا میرا والد مر گیا شب کو اُسے مین خواب مین
دیکھا کہتا ہی قبر مین مین معذب ہون تو شیخ عبدالقادر کے نزدیک جا کے میرے واسطے دعا چاہ
حضرت پوچھے آیا وہ شخص ہمارے مدرسے پر کبھی گذرا ہی تو مین کہا گذرا ہی پھر حضرت خاموش ہوے
وہ جوان دوسرے روز پھر آکے عرض کیا آجکی شب میرے والد کو خواب مین دیکھا بہت خوش ہی سبز
خلعت پہنا ہی مجھے کہا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی دعا کی برکت سے میرا عذاب موقوف ہوا
اور یہہ خلعت نصیب ہوئی ای لڑکے تو انکی صحبت اپنے پر لازم کر حضرت فرمائے میرا پروردگار
میرے سے وعدہ کیا ہی جو شخص میرے مدرسے پر سے گذرے تو اسکا عذاب موقوف کرونگا وہی راوی
کہتا ہی مین ایک روز حضرت کی خدمت مین حاضر تھا کوئی شخص عرض کیا کتنے ایک روز سے باب ازج
کے مقبرے پاس ایک قبر سے رونیکا آواز آتا ہی حضرت فرمائے آیا وہ شخص میرا خرقہ پہنا ہی
لوگ کہے ہم نہین جانتے پھر حضرت پوچھے آیا ہماری مجلس مین حاضر ہوا ہی سو لوگ کہے معلوم نہین
پھر حضرت فرمائے آیا ہمارے یہان کھانا کھایا ہی لوگ کہے معلوم نہین پھر حضرت فرمائے آیا ہمارے
پیچھے نماز پڑہا ہی لوگ کہے معلوم نہین پھر حضرت فرمائے تقصیر کرنے والے کو ہی خسارت ہوتی ہی
ایکساعت سر جھکائے اور حضرت کے چہرۂ مبارک پہ جلالت اور ہیبت کے آثار ظاہر ہوے اور فرمائے
فرشتے مجھے خبر دئے وہ شخص مجھے ایکبار دیکھا تھا اور میرے ساتھہ نیک گمان کیا تھا سو اس سبب سے
خدا تعالی اسپر رحم کیا پھر وہ آواز قبر سے موقوف ہوا اور روایت ہی شیخ ابی محمد عبدالجبار سے فرزند شیخ الاسلام

عبدالقادر کے کہے میری والدہ جب تاریک مکان مین جاتے تو ایک نور چراغ کے مثال روشن اُنکے
روبرو نظر آتا ایک روز والدہُ انکے نزدیک تشریف لائے حضرت کی نظر مبارک اس نور پر پڑی بجرد دیکھتے
ہی بجھ گیا حضرت میری والدہ کو فرمائے یہہ نور تو دیکھی تھی سو شیطان تھا تیری خدمت
کرتا تھا مین اسکو تیرے یہان سے دور کیا اسکے بدلے مین تجھے نور رحمانی دیا پھر فرمائے جو کوئی میرے
طرف منسوب ہووے یا میری عنایت اسیر رہی تو اسکو ایسا ہی کرونگا راوی کہتا ہی منبعد میری
والدہ جب تاریک مکان مین جاتی تو ایک نور چاند کے مثال دیکھتی اُس سے گھر تمام روشن ہوتا
روایت ہی شیخ عمر بزاز سے کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے حسین بن منصور حلاج سے
لغزش ہوی اُس زمانے مین کوئی اسکا ہاتھ پکڑنے والا نہین تھا اگر مین اس زمانے مین ہوتا تو
اسکی دستگیری کرتا اور میرے یارون سے اور مریدون سے اور دوستون سے قیامت تک جسکا مرکب
لغزش کر یگا تو مین اُسکی دستگیری کرونگا **روایت** ہی شیخ ابی عمرو عثمان صریفینی اور شیخ ابی محمد
عبدالحق حریمی اور شیخ ابی محمد طلحہ بن مظفر بن غانم علثی اور شیخ ابی القاسم عمر بن مسعود بزاز سے کہے
ایکروز شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے جناب مین عرض ہوئی آپکے مریدون مین فلانا شخص کہتا ہی
مین خدایتعالی کو اس آنکھہ سے دیکھتا ہون حضرت اسکو بلا کے دریافت کئے اُسنے کہا ہو مین
دیکھتا ہون حضرت اسکو بہت زجر کئے اور اس قول سے منع کئے اور اس سے عہد لئے کہ ایسا سخن
پھر نہ کہے منبعد حضرت سے پوچھے وہ جو کہتا تھا سو سچ کہتا تھا یا نہین حضرت فرمائے کہتا تھا سچ
لیکن اسیر التباس ہوا کیونکہ اُن دل کی بصیرت سے جمال الٰہی کو دیکھا منبعد اسکی بصیرت سے ایک منفذ
آنکھہ کے طرف کھلا اور اُسکی بصیرت کا شعاع حق کے نور کے شہود کے ساتھہ متصل تھا پھر اُسکی
بصیرت جو کچھہ مشاہدہ کئے سو اُن نے گمان کیا آنکھہ اسکو دیکھتی ہی اُن نے بھید سے آگاہ نہوا
خدایتعالی فرماتا ہی مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ

اور تحقیق اللہ تعالی جب ارادہ کرتا ہی تو اپنے جلال و جمال کے انوار کو اپنے دست الطاف سے
بعضے بندگون کے دل طرف بھیجتا ہی انکے دلان اس نور کا اقتباس لیتے ہین جیسا مصور صورتون
کو لیتا ہی اسمین کچھہ ضرر نہین اسکے بعد کبریاے الٰہی کی چادر ہی اسکو خرق کرنے پر کسیکو راہ نہین
راوی کہتا ہی حضرت یہہ واقعہ بیان کرتے وقت مشایخ اور علما کی ایک جماعت حضرت
کی مجلس مین حاضر تھی یہہ سخن سنکے سب طرب مین آئے اور حضرت کا یہہ مطلب اس خوبی سے بیان
ہونے پر متحیر ہوے اور بعضے اپنے کپڑونکو چاک کئے اور سر اور پا برہنہ کرکے جنگل طرف گئے روایت
ہی شیخ ابی الحسن قوقا سے کہے میرے دادا بغداد مین شیخ ابا عبد اللہ محمد بن احمد دمیاطی کی ایکسال
خدمت کئے اور انکے ابتدائے حال سے سوال کئے انھون اسکو ظاہر نکئے پھر دوسرا ایکسال خدمت
کئے اور پھر وہی سوال کئے شیخ فرمائے ایا تجھکو مین اُس سے خبر دینا ضرور ہی سو وہ کہے اگر آپکی
رائے مقتضی ہو تو کہو شیخ فرمائے کہنا ضرور ہی لیکن بشرطیکہ میری حیاتی مین تو کسی سے نکہنا
انھون نے اسکو قبول کئے شیخ کہے میرے دادا سے یہہ عہد جب مضبوط لئے تو کہے میری جوانی مین
بلخ سے نکلکے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو دیکھنے واسطے بغداد کو آیا نماز کے وقت حضرت کے
نزدیک پہنچا اسوقت حضرت عصر کی نماز مین مشغول تھے مین کبھی حضرت کو نہین دیکھا تھا حضرت
بھی مجھے نہین دیکھے تھے جب نماز سے سلام کئے لوگ حضرت کو سلام کرنے واسطے جلدی کئے
مین بھی حضرت کے نزدیک جاکے مصافحہ کیا حضرت میرا ہاتھہ پکڑکے تبسم کئے اور فرمائے مرحبا
بلث یا بلخی ای محمد خدا تعالی تیرا مکان دیکھا اور اسکو تیرا ہی غیر جانا شیخ ابو عبد اللہ کہتے ہین
سخن حضرت کا چونکہ زخم کی دوا اور مریض کی شفا تھا خوف سے میرے دو نو آنکھہ اشک بھر لائے
اور ہیبت سے میرے اعضا لرزے اور میرا باطن محبت الٰہی سے کانپنے لگا اور میرا نفس خلق سے
وحشت پکڑا اور میرے باطن مین ایک ایسا امر پایا جو اسکا بیان نہین کر سکتا ہون اور وہ حال

ہر روز زیادتی مین تھا اور قوی ہوتا تھا اور مجھے عاجز کرتا تھا ایکشب مین اپنے ورد و واسطے اٹھا
وہ شب بہت تاریک تھی سو میرے دل سے دو شخص ظاہر ہوئے ایک کے ہاتھ مین پیالہ تھا اور دوسرے کے
ہاتھ مین خلعت تھی خلعت جسکے ہاتھ مین تھی اُن نے مجھے کہا مین علی بن ابی طالب ہون اور یہہ
پیالہ لیا ہی سو وہ ملائکہ مقربین سے ہی اور یہہ پیالہ محبت کی شراب کا ہی اور یہہ خلعت رضا کی ہی
پھر وہ خلعت مجھے پہنائے اور وہ پیالہ مجھے دئے اسکے نور سے مشرق سے مغرب تک روشن ہوا
مین جب اسکو پیا تو مکشوف ہوئے میرے پر غیب کے اسرار اور اولیا کے مقامات اسکے سوائے بہت سے عجائب اور ایک
مقام دیکھا اسکے پہچاننے مین عقول کے اقدام لغزش کرتے ہین اور اسکے جلال مین افکار کے فہم متحیر ہوتے
ہین اور اسکی ہیبت سے اولی الالباب کے گردنان خضوع کرتے ہین اور اسکی روشنی سے سر ارکے اسرار ذہول
پاتے ہین اور اسکی نور کی شعاع بصائر کے ابصار کو مدہوش کرتی ہی ملائکہ کروبین یا روحانین مقربین
جب اسکے مقابل ہوتے ہین تو انکے پشتیان بطور رکوع کے جھکتے ہین اس مقام کی تعظیم واسطے پھر مین خدا تعالیٰ
کو اقسام کی تقدیس اور تنزیہ سے تسبیح کیا اور اس مقام کے مردون پر سلام کیا اور مین ایک قایل کو
سُنا کہتا ہی اسکے اوپر نہین ہی مگر عرش حقتعالیٰ کا اور اس مقام کے دیکھنے ولے پر متحقق ہوا جو مقام
وصل کا یا حال مجذوب کا یا سر محجوب کا یا علم عارف کا یا تصریف ولی کی یا تمکین مقرب کی ہی تو مبدا اُسکا
وہی مقام ہی اور مرجع اسکا وہی ہی مآل اور اجمال اور تفصیل اور کل اور بعض اور اول اور آخر اسکا
اسی مقام مین ہی اور اُسی ہی سے ناشی و صادر ہوی ہی اور اُسی ہی سے کامل ہوا ہی پھر ایک مدت تک
اس مقام کو نگاہ کرنے کی مجھے طاقت نہ ہوی منبعد مین اسکو دیکھنے پر قادر ہوا پھر ایک مدت
تک اسکی مسامتت دیکھنے کی مجھے طاقت نہ ہوئی بعد اسپر قادر ہوا پھر ایک مدت تک اُس
مقام کے صاحبون کو پہچاننے کی طاقت مجھے نہ تھی پھر بعد پہچانا تو دیکھا اس مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور حضرت کی سیدھی بازو پر آدم اور ابراہیم اور جبرئیل علیہم السلام

بیٹھے ہین اور بائین طرف نوح اور موسی اور عیسی علیہم السلام ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو بڑے
بڑے صحابہ اور اولیا خادمون کے مانند کھڑے ہوے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت سے بہت ادب
اور فروتنی سے ہین اور حضرت کے اصحاب مین ابوبکر صدیق اور عمر اور عثمان اور علی اور حمزہ اور عباس
رضی اللہ عنہم کو پہچانتا تھا سو ہین اور اولیا مین شیخ معروف کرخی اور سری سقطی اور جنید بغدادی اور
سہل تستری اور تاج العارفین ابو الوفا اور شیخ عبد القادر جیلانی اور شیخ عدی بن مسافر اور شیخ احمد رفاعی
قدس اللہ اسرارہم ہین اور صحابہ مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت نزدیک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
ہین اور اولیا مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ ہین اور مین ایک قایل کو سنتا تھا کہتا ہے جب مقرب فرشتے اور
انبیاء مرسلین اور اولیاء محبین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رویت کے مشتاق ہوتے ہین تو نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنے بلند مقام سے جو نزدیک خدا تعالی کے ہے اس مقام طرف آتے ہین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی رویت سے انکے انوار دو چند ہوتے ہین اور وہ لوگ حضرت کے مشاہدے سے اپنے احوال کو
پاک کرتے ہین اور برکت سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکانات اور مقامات انکے بلند ہوتے ہین نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اسکے بعد رفیق اعلی پر جاتے ہین پھر تمام لوگون سے مین سنتا کہتے ہین سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ پھر قدس اعظم سے نور کا ایک چمکا تھا ظاہر ہوا اور مجھے ہر مشہود سے غائب
کیا اور ہر موجود سے لیگیا اور میرے سے تمیز دور کیا اور میرے حواس کو گم کیا اسی حالت پر مین تین سال رہا
میرے نفس سے مجھے کچھ آگاہی نہ تھی مگر اپنے کو سامرا مین پاتا تھا اور دیکھتا تھا شیخ عبد القادر میرا
سینہ پکڑے ہین اور حضرت کا ایک پاؤن میرے نزدیک ہے اور ایک پاؤن بغداد مین ہے
پھر بعد مجھے تمیز آئی اور میرے حال کا مین مالک ہوا حضرت مجھے فرمائے ای ملخی مین مامور ہون تجھے
تیرے وجود طرف پھر لاؤن اور تجھے تیرے حال کا مالک کرون اور جو چیز تجھے عاجز کئی ہے
اسے دور کرون پھر حضرت میرے تمام احوال کی خبر اول سے آخر تک ایسا دئے اس سے معلوم ہوا

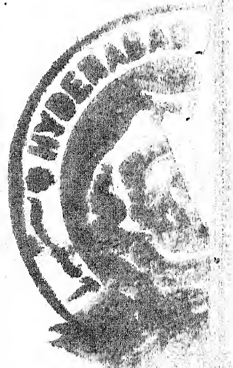
حضرت کو میرے ہر نفس پر آگہی تھی اور فرمائے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سات بار
سوال کیا تا تجھے اس مقام کو دیکھنے کی طاقت ہوی پھر سات بار سوال کیا تا تجھے اسکی مسافت
کی طاقت ہوی پھر سات بار سوال کیا تا تو مطلع ہوا صاحبون پر اس مقام کے پھر سات بار
سوال کیا تا تو آواز اُن کا سنا اور چاہا مین حقتعالی سے سات بار پھر سات بار پھر سات بار تا کہ
تیرے پر اُس نور کو چمکایا اور اول بھی مین سات بار چاہا تا تجھے پیالہ محبت کا پلاوے اور تجھے رضا
کی خلعت پہناوے ای لڑکے تیرے نماز ان فوت ہووے سو اسکو قضا کر روایت ہی شیخ ابی المعالی
سے کہے مین قصہ بشر فرضی کے اونٹون کا جو گم ہوے تھے سو سنا یعنے وہی قصہ جو حضرت کے کرامات کے
بیان مین گذرا مین نزدیک شیخ ابی الحسن خباز کے آیا اور اُن سے یہہ حکایت کیا شیخ ابی الحسن کہے
شیخ ابا القاسم عمر بزار سے سنا ہون کہتے تھے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو کوئی
کسی بپت مین استغاثہ میرے سے کرے تو مین وہ کربت دور کرونگا اور جو کوئی میرا نام شدت کے
وقت یاد کرے تو مین وہ شدت اسپر آسان کرونگا اور جو کوئی کسی حاجت مین خدا تعالی یا کل
میرے سے توسل پکڑیگا تو اس حاجت کو مین آسان کرونگا اور جو کوئی دوگانہ نماز پڑھے اور ہر رکعت
مین سورۂ فاتحہ کے بعد گیارا بار سورۂ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد درود اور سلام رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیجے اور اسکا ذکر کرے پھر بغداد طرف گیارہ قدم چلکے میرا نام یاد کرے
اور اپنی حاجت چاہے تو اسکی حاجت روا ہوگی رسالۂ غوثیہ مین لکھا ہی اس نماز کا نام صلوۃ الاسرار
ہی ملفوظ غیاثیہ سے نقل کیا ہی اسکا نام صلوۃ الحاجۃ ہی اور شیخ یوسف سجاوندی سے نقل کیا ہی
کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور سوال کیا یا رسول اللہ اگر کسی شخص کی اجل
پہنچی تو اُسکے نہ مرنیکا کچھ علاج ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے دوگانہ نماز جو میرے فرزند
سید عبد القادر سے ہی اگر نیک اعتقاد سے گذارے تو اسکی عمر دراز ہوگی ملفوظ غیاثی سے نقل کیا ہی

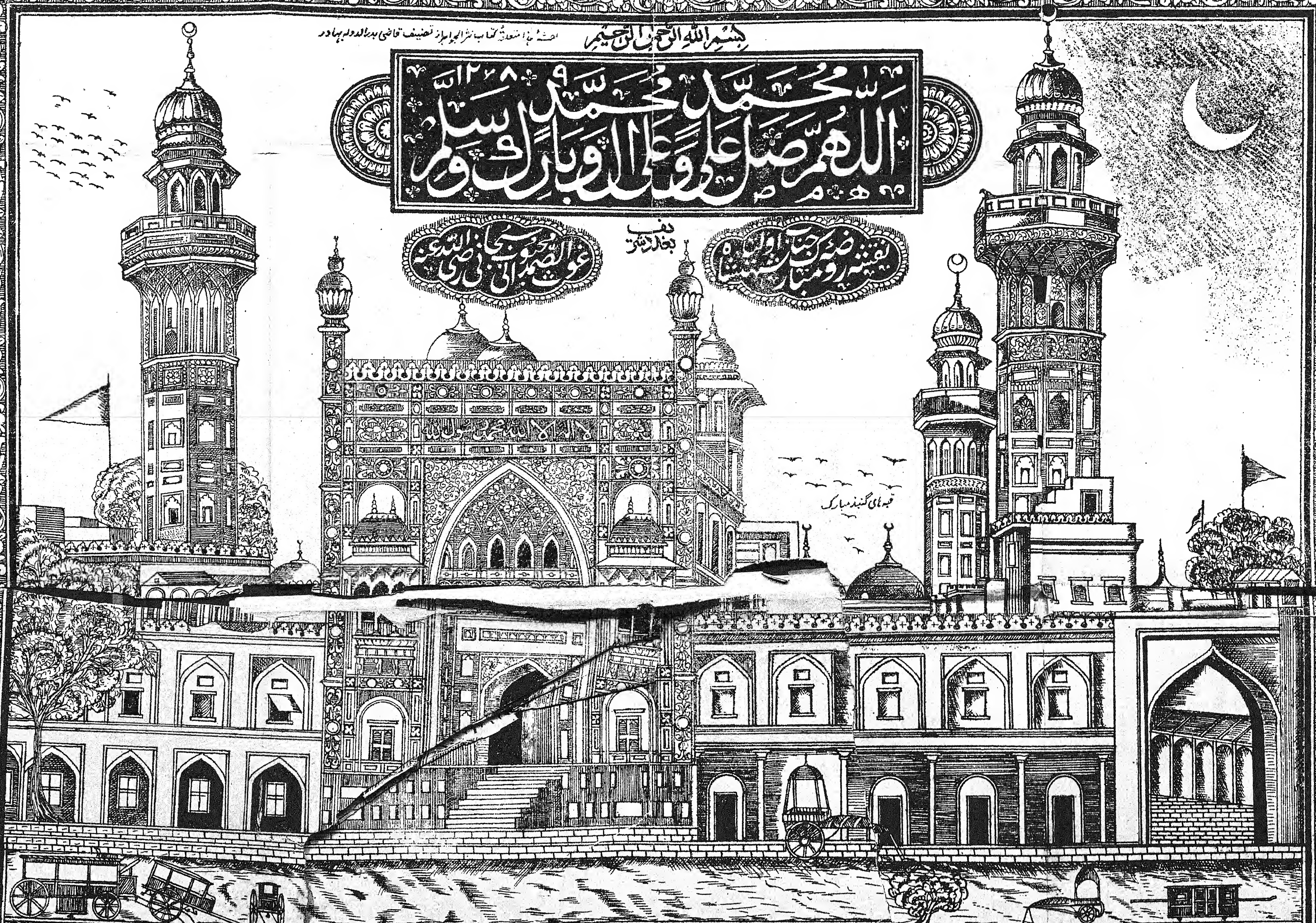
اُس نماز کا وقت مغرب اور عشا کے مابین ہی اور شاہ غیاث الحق والدین ثانی سے نقل کیا اسکا وقت
آدھی رات کو ہی اور شیخ شہاب الدین سے نقل کیا کہ اسکا وقت نماز مغرب کے بعد ہی اور بعضے علما اسکا
وقت آخر شب کو ہی کرکے کہے ہین اسکی نیت یہہ ہی اُصَلّی للہ تعالی رکعتین صلوٰۃ الاسرار
تقربا الی اللہ تعالی وانقطاعا عن غیرہ متوجہا الی الکعبۃ الشریفۃ رسالہ غوثیہ مین
شاہ غیاث الحق والدین ثانی سے نقل کیا ہی اس گیارہ قدم مین حضرت کو گیارہ خطاب سے یاد کرنا
یاسید محی الدین عبد القادر اغثنی یا شیخ محی الدین عبد القادر اغثنی یا ولی
محی الدین عبد القادر اغثنی یا پادشاہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا سلطان
محی الدین عبد القادر اغثنی یا مخدوم محی الدین عبد القادر اغثنی یا مولنا
محی الدین عبد القادر اغثنی یا خواجہ محی الدین عبد القادر اغثنی یا فقیر
محی الدین عبد القادر اغثنی یا غریب محی الدین عبد القادر اغثنی یا درویش
محی الدین عبد القادر اغثنی اور شیخ شہاب الملۃ والدین گیارہ خطاب کو اسطور پر ذکر کیا ہی
یاسید محی الدین عبد القادر گیلانی یا شیخ محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا سلطان محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا پادشاہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا قطب اعظم محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا غوث اعظم محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا خواجہ محی الدین سید عبد القادر گیلانی یا ولی محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا عارف باللہ سید عبد القادر گیلانی یا مخدوم محی الدین سید عبد القادر گیلانی
یا مولینا محی الدین سید عبد القادر گیلانی اور گیارہوین قدم بعد کھڑے ہوکے بلند آواز سے ندا کرے
یا حضرت غوث الصمدانی السید عبد القادر جیلانی عبدک و مریدک
مظلوم عاجز محتاج الیک فی جمیع الامور فی الدین والدنیا والاخرۃ



مدد کن فریاد رس باذن اللہ والمحبۃ اللہ و برضی اللہ فی حاجتی ھذہ اور
اپنی حاجت کا نام زبان پر لیوے اور بعضے مشایخ قادریہ سے ذکر کیا ہی ہر قدم مین یا شیخ الثقلین
یا قطب ربانی یا غوث الصمدانی اغثنی کہے من بعد ہاتھ باندھکے کھڑے رہے اور ایسا
تصور کرے گویا حضرت کے سبز روضۂ متبرکہ مین کھڑا ہون اور گیارہ بار درود اور گیارہ بار سورۂ
فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص پڑہے بعد گیارہ بار کہے یا شیخ الثقلین یا قطب ربانی
یا غوث صمدانی حضرت میران سید شاہ ابو محمد شیخ عبد القادر الجیلانی
الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی اغثنی اغثنی وامددنی فی قضاء حاجتی پھر اپنی جگہ
پر آکے بیٹھے اور گیارہ بار ذکر ھا ھو ھی کا کرے بعدہ سورۂ فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص
گیارہ بار پڑہے اور ہدیہ حضرت کے روح اور حضرت کے والدین کے روح پر کرے اور اپنی حاجت
چاہے اور شیخ غلام محی الدین قادری سے نقل کیا ہی ہر قدم مین ان ناموں سے ایک ایک نام لیوے
یا شیخ الثقلین یا غوث صمدانی یا قطب ربانی یا محبوب ربانی یا محبوب سبحانی
یا میر سید محی الدین یا شیخ ابی محمد یا شیخ عبد القادر جیلانی یا حسنی یا حسینی
یا شافعی بعدہ سیدھا پاؤن بائین پاؤن پر رکھکے ایسا تصور کرے حضرت کے روضۂ متبرکہ
مین مین حاضر ہون اور کہے السلام علیك یا شیخ الثقلین اغثنی وامددنی فی
قضاء حاجتی و حاجت جمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات
بعدہ سورۂ فاتحہ اور درود گیارہ گیارہ بار پڑہے بعدہ بایان پاؤن سیدھے پاؤن پر
رکھکے سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص اور درود گیارہ بار پڑہے پھر پہلے جیسا گیا تھا ویسا ہی
آوے اور ہر قدم مین حضرت کا نام لیوے حضرت کے روضۂ متبرکہ کا تصور کرے اور سورۂ فاتحہ
پڑہے اور سلام مذکور کہہ کے بیٹھے اور ذکر ھا ھو ھی کا گیارہ بار کرے اسکے سوائے بھی دوسرے

ترتیبان کہے ہین اسقدر کافی ہی اور یا شیخ عبد القادر شیأ للہ بھی بڑی دعوت ہی اور حاجات بر آنے مین مجرب ہی رسالۂ غوثیہ مین رسالۂ حقیقۃ الحقایق سے نقل کیا ہی حضرت فرمائے میرا نام اللہ تعالی کے اسم اعظم سا ہی یعنے تاثیر مین دسوین نہر حضرت کے وفات کے بیان مین رضی اللہ عنہ فتوح الغیب کی آخر مین مذکور ہی محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے مرض الموت کی بیماری مین حضرت کے فرزند شیخ سیف الدین عبد الوہاب کہے یا سیدی آپ کے بعد کس چیز پر مین عمل کرون حضرت فرمائے خدا تعالی کی پرہیزگاری کر خدا تعالی کے سوائے کسی سے مت ڈر اور اسکے سوائے کسی سے امید نہ رکھہ اور تیرے بہت سے کامون مین خدا تعالی طرف احتیاج رکھتا ہی سو اُس ہی کے لطف پر تکیہ کر اور تیرے تمامی حاجتین خدا تعالی سے چاہ اور خدا کے سوائے کسی پر اعتماد نہ رکھہ اور توحید کو لازم پکڑ پھر اس کلمے کو تین بار فرمائے بعد فرمائے جب دل خدا کے ساتھہ درست ہوتا ہی تو اُس دل سے کوئی چیز جدا نہین ہوتی جو علوم کہ انکی احتیاج ہو سو اُس دل سے باہر نہین جاتی بھی حضرت فرمائے مین مغز ہون بلا پوست اور حضرت کے فرزندان حضرت کے گرد بیٹھے تھے سو اُنھون کو فرمائے میرے نزدیک سے دور ہو کیونکہ مین ظاہر مین تمھارے ساتھہ ہون اور باطن مین اورون کے ساتھہ بھی فرمائے میرے پاس تمھارے سوائے دوسرے ایک خلق حاضر ہوے ہین سو اُنکے لئے جگہہ کشادہ کرو اور ان کے ساتھہ ادب کرو اور اپنے حد پر رہو یہان بڑی مہربانی اور بخشش ہی اُنھون کی جگہہ تنگ مت کرو اور حضرت پاس رحمت کے فرشتے اور مقربون کی ارواح جو حاضر ہو کے سلام کرتے تھے اُنھون کو حضرت ایک تمام دن اور رات سلام کا جواب ایسا فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غفر اللہ لی ولکم وتاب اللہ علی وعلیکم بسم اللہ غیر مودعین یعنے تمہارے پر بھی سلام اور رحمت اور برکتان خدا تعالی





اے فلک سر بنہ اینجا کہ عجب درگاہ است | سجدہ گاہ ملک و روضہ شاہنشاہ است
کیا اور کہوں مین اسے کیا کہتے ہین | فردوس بھی اسکو سوا کہتے ہین
بلبل کے طرح جن و بشر اسکو شیدا ہین | ہان روضہ معشوق خدا کہتے ہین

نقشہ ہذا حسب فرمایش محمد نظام الدین صاحب تاجر کتب ساکن مدراس مالک مطبع نظام المطابع باہتمام کارپردازان
کارخانہ و مہتمم بندہ احقر غلام قادر عفی عنہ بخوبی تمام و بتعلیم مرزا محمد مرتضی حسن عرف محمد میان مطبوع گردید

کے اللہ بخشے مجھے اور تم کو اور توبہ دیو خدا تعالی مجھے اور تم کو خدا کا نام رخصت نہین کرنے والے
ہین اور بھی حضرت فرمائے ولئے تم میرے ساتھ کیا گمان کرتے ہو کیونکہ مین کسیکو پروا نہین کرتا ہون
نہ ملک الموت کی نہ کسی اور فرشتے کی ای ملک الموت جسنے ہم کو عطا کیا ہی سوا اُسینے ہم کو
دوست رکھتا ہی اور بن تیرے اُسی نے ہمارا کام کرتا ہی اور حضرت جس شب کو وفات پائے
اُس کے قبل دن کو ایک بلند آواز کئے روایت ہی شیخ عبد الرزاق اور شیخ موسٰی سے
فرزندان محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے کہے حضرت دونون ہاتھ اپنے دراز کر کے کہے وعلیکم
السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ توبوا وادخلوا فی الصف هوذا اجی الیکم
یعنے تمھارے پر بھی سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکے برکتان توبہ کرو اور صف مین داخل ہوئیے
مین تمھارے پاس آتا ہون اور فرماتے تھے نرمی کرو اس مین حضرت کو موت کی مستی آئی اور بھی
حضرت فرمائے میرے اور تمھارے اور تمامی خلق کے درمیان بہت تفاوت ہی جیسا
آسمان و زمین مین سو مجھے کسی پر قیاس مت کرو اور کسیکو مجھپر قیاس نکرو پھر شیخ عبد العزیز
فرزند حضرت کے پوچھے حضرت کا احوال کیسا ہی حضرت فرمائے تم میرے سے کچھ مت پوچھو کیونکہ
مین ایک حالت سے دوسری حالت طرف جاتا ہون جو خدائے عزوجل کے علم مین ہی اور بھی
شیخ عبد العزیز حضرت سے سوال کئے آپ کیا بیماری رکھتے ہین حضرت فرمائے میری بیماری کو
کوئی نہین جانتے اور کوئی نہین پاتے نہ آدمی نہ پری نہ فرشتہ منبعد حضرت حقایق و معارف
کے بیان مین آئے اور فرمائے خدا کا علم ازلی جو لایزال مین بندگون کے ساتھ متعلق ہی سو
ہرگز پھرتا نہین کیونکہ حکم متغیر اور متبدل ہوتا ہی علم متغیر نہین ہوتا اور حکم منسوخ ہوتا ہی
علم منسوخ نہین ہوتا محو کرتا ہی خدا تعالی جسکو چاہے اور ثابت رکھتا ہی جسکو چاہے محو و اثبات
احکام مین ہی اور خدا تعالی پاس ام الکتاب ہی اُس مین جو لکھا ہی سو تغیر نہین پاتا اور

خداتعالی سوال نہین کئے جاتا اس سے جوکرتا ہی بندگان سوال کئے جاتے ہین بھی حضرت کے
فرزند عبدالجبار پوچھے آپکے بدن مین کیا چیز درد کرتی ہی حضرت فرمائے میرے تمام اعضا درد
کرتے ہین مگر دل کو کچھہ درد نہین وہ درست اور ثابت ہی خدای عز وجل کے ساتھہ پھر جب
حضرت کو موت آئی تو کہے اِسْتَعَنْتُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی الْحَیُّ الَّذِیْ
لَا یَخْشَی الْفَوْتَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَقَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین مدد چاہا کلمۂ توحید سے کوئی الہ نہین
سوائے اُسی پاک ذات بلند زندہ ور نہین مرنیکا پاک ذات وہ قدرت سے غالب آیا اور موت
سے بندون کو عاجز کیا الہ نہین کوئی سوائے اللہ کے محمد پیغامبر ہین خدا کے شیخ موسے فرزند حضرت
کے کہتے ہین حضرت تَعَزَّزَ کا لفظ کہے سو زبان سے درست ادا نہوا پھر حضرت اس لفظ
کو تکرار کرے اور اپنے آواز کو اس لفظ سے بلند کئے جب وہ لفظ حضرت کی زبان سے درست
ادا ہوا اللہ کے لفظ کو تین بار کہے اسکے بعد حضرت کا آواز پست ہوا اور زبان مبارک
تالو سے چسپیدہ ہوئی اور روح مبارک نکلا رضی اللہ عنہ وارضاہ قلائد الجواہر کی کتاب مین
شیخ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی محدث سے نقل کیا ہی وفات شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا
بغداد مین ہوا شنبے کی شب کو ربیع الآخر کی آٹھوین ۵۶۱ سنہ یا السنۃ الکیستھۃ ہجری مین شب ہی
کو باب ازج پاس مدرسے مین دفن کئے اور علامہ شمس الدین ابوالمظفر یوسف نواسہ
ابن الجوزی کا اپنی تاریخ کی کتاب مرات الزمان مین لکھا ہی حضرت کا وفات ۵۶۱ سنہ
یا السنۃ الکیستھۃ ہجری مین ہوا ربیع الآخر کا مہینہ شنبے کے شب کو لوگون کی کثرت سے دوسرے روز
شب کو دفن کئے اور بغداد مین کوئی شخص باقی نرہا مگر حضرت کے جنازے پر حاضر ہوا راستے بازار
آدمیون سے بھر گئے تھے ابن الاثیر اور ابن کثیر اپنی تاریخ کے کتابون مین بھی ایسا ہی لکھے ہین اور

ابن النجار اپنی کتاب مین لکھا ہی حضرت کا وفات شب مین ہوا جو دن اسکے بعد شنبے کا تھا ربیع الآخر
کی دسوین تجہیز و تکفین سے شب کو ہی فراغت پائے اور شیخ عبدالوہاب امام ہوکے جنازیکی نماز پڑہے
بہت لوگ یاران اور فرزندان اور مریدان سے جمع تھے حضرت کے مدرسے کے رواق مین دفن کئے
تحفۂ قادری مین مفتاح الاخلاص کی کتاب سے نقل کیا ہی انتقال حضرت کا ربیع الآخر کی ستر ہوین
کو ہوا اور بعضے رسالون سے نقل کیا گیارہوین کو ہی اور کہا اول قول صحیح ہی کیونکہ بعضے فاضلان
بغداد سے آئے سو کہے حضرت کا عرس بغداد مین ربیع الآخر کی سترہوین کو ہوتا ہی گیارہوین
نہین حضرت کی اولاد کی ذکر مین ابن النجار کی تاریخ مین مذکور ہی شیخ ابی بکر عبدالرزاق
کہے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کو انچاس فرزند ہوئے ستائیس لڑکے بائیس لڑکیان اور ایکبار حضرت
بہت بیمار ہوئے قریب بمرگ پہنچے اور بیہوش ہوئے ہم حضرت کے گرد روتے بیٹھے جب حضرت
ہوش مین آئے تو فرمائے رومت کیونکہ ایک فرزند میرا یحیی میرے صلب مین ہی اُن پیدا نہین
ہوتک مین نہین مرتا ہم گمان کئے حضرت بیہوشی مین سخن فرماتے ہین بعدہ حضرت صحت پائے
اور حضرت کو ایک کنیزک تھی حبشیہ اُس سے سید یحیی پیدا ہوا اور انھون حضرت کے آخری فرزند تھے
اور حضرت کے فرزندان جو بڑے ہوکے علم فضل تحصیل کئے سو بس ہین پھر مین دس جدول مین انھون
کا احوال لکھتا ہون پہلی جدول حضرت کے بڑے فرزند کے احوال مین بڑے فرزند کا نام
شیخ سیف الدین ابو عبداللہ عبدالوہاب ہی علما مقتدوہ اور متکلمین کے فخر اور اسلام کے جمال تھے اپنے والد
اور شیخ ابی غالب احمد بن حسن بن بنا وغیرہ پاس حدیث اور فقہ کی سند کئے اور عجم کے ملکون مین
جاکے علم کے فنون حاصل کئے اپنے والد کے وفات کے بعد اُنکے مدرسے مین درس دئے اور حدیث کی روایت
کئے اور وعظ فرمائے مفتی اور عارف تھے اُنھون سے بہت لوگ علم حاصل کئے انکا تولد شعبان مین
سنہ ۵۲۲ پانسو بائیس ہجری مین ہوا اور وفات بغداد مین شوال کی پچیسوین کو سنہ ۵۹۳ پانسو ترانوے

ہجری مین انکی عمر ایکہتر برس کی تھی اپنے والد کے وفات کے بعد بتیس برس جیئے حلبے کے مقبرے مین
انھونکو دفن کئے **دوسری جدول حضرت کے دوسرے فرزند کے احوال مین** دوسرے
فرزند کا نام شیخ شرف الدین ابو محمد عیسی ابو عبد الرحمن بھی کنیت تھی اسلام کے شرف اور علما کے جمال
اور عراق و مصر کے چراغ اور متکلمین کے زبان اور صاحب اللسانین و البیانین تھے اپنے والد وغیرہ
سے فقہ اور حدیث حاصل کئے اور درس دئیے اور حدیث کی روایت کئے اور وعظ فرمائے اور شعر
دئے بڑے فصیح لغوی بڑے عالم عزیز الفضل کامل العقل تھے باوجود جلالت قدر اور علو منزلت
اور اقبال بر آخرت کے بہت تواضع کرتے تھے اور جواہر الاسرار و لطائف الانوار کی کتاب تصوف
مین تصنیف کئے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فتوح الغیب کی کتاب انھون کے واسطے تصنیف کئے
فتوح الغیب کو انھون نے جمع کئے بغداد سے مصر کو جا کے حدیث کی روایت کئے اور وعظ فرما کے
مصر کے بہت لوگ انسے ادب سیکھے وفات انکا مصر مین ہوا ۵۷۳ سنہ پانسو تہتر ہجری مین مصر کا
مقبرہ قرافہ جو ہی وہان دفن کئے اپنے والد کے وفات کے بعد بارہ برس جئے **تیسری جدول**
حضرت کے تیسرے فرزند کے احوال مین تیسرے فرزند کا نام شیخ شمس الدین ابو محمد عبد العزیز ہی اور
ابی بکر بھی انکی کنیت تھی عراق کے جمال اور علما کے فخر تھے اپنے والد وغیرہ سے فقہ اور حدیث حاصل
کئے اور درس دئیے وعظ کہے حدیث کی روایت کئے اور ثقہ متبحر وافر العقل متواضع عظیم الحلم
حسن الاخلاق صاحب بہا اور ضیا تھے اُن سے بہت لوگ بہت ادب سیکھے اور سنجار کے قریب
جبال کے قریہ ہی وہان بیٹھے تھے پانسو ستاون ۵۵۷ سنہ ہجری مین اپنے والد کے روبرو انتقال پائے اصل
مین ایسا ہی ہی لیکن اسمین تامل ہی کیا واسطے محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی انتقال کے وقت
سید عبد العزیز موجود تھے قلائد الجواہر مین کہا انکی وفات ۶۰۲ سنہ چھ سو دو مین ہوئی ہی
چوتھی جدول حضرت کے چوتھے فرزند کے احوال مین چوتھے فرزند کا نام شیخ

جمال الدین ابو عبد الرحمن عبد الجبار اور ابو الفرج بھی انھونکی کنیت تھی علما کے چراغ اور عراق کے مفتی تھے
اپنے والد وغیرہ سے فقہ حدیث حاصل کئے اور درس دیے اور حدیث کی روایت کیے اور وعظ
فرمائے بہت لوگ اُن سے منتفع ہوئے اور علوم مین ید بیضا رکھتے تھے اور حسن السمت اور وسیع الصدر
اور عزیز العقل اور سہل القیاد حق کے ساتھ روایت مین بڑے مضبوط تھے اہل فضل کو دوست رکھتے
تھے چہار شنبے کے روز شعبان کی اُنیسوین سنہ ۵۷۳ پانسو تہتر ہجری مین وفات پائے اپنے
والد کے بعد بارہ برس جیئے انکا وفات شیخ عبد الوہاب کے وفات کے آگے بیس سال کے تھا اور ان کا
وفات اور شیخ ابو محمد العیبسی کا وفات ایک ہی سال مین ہوا **پانچوین جدول حضرت کے
پانچوین فرزند کے احوال مین** پانچوین فرزند کا نام حافظ تاج الدین ابو بکر عبد الرزاق
ہے عراق کے سراج اور ائمہ کے جمال اور حفاظ کے فخر اور اسلام کے شرف اور اولیا کے قدوہ تھے
اپنے والد سے فقہ حاصل کئے اور اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سند کئے اور حدیث کی روایت
اور املا کئے اور درس و فتوی دئے بہت مشائخ ان سے ادب سیکھے بہت خوب صورت اور بہت
صاف دل تھے اور ورع مین واسع تر اور علم مین عزیز تر اور عقل مین وافر تھے اور دایم الفکر
اور کثیر الصمت اور صحیح الزہد اور علم مین مقبول تھے اہل فضل کا بہت اکرام کرتے اور روایت کرنے مین بہت
ثقہ تھے افعال و اقوال مین عادل تھے **روایت** ہے قاضی القضاۃ ابو صالح نصر سے کہے میرے والد
شیخ عبد الرزاق خدائے عز و جل سے حیا کر کے تیس برس آسمان طرف سر نہین اٹھائے وفات انکا بغداد مین
ہوا شوال کی چھٹی سنہ ۶۰۳ ہجری مین باب حرب کے مقبرے مین دفن کئے انکی ولادت سنہ ۵۲۸
ہجری مین ذیقعدہ مین تھی اور اپنے والد کے وفات کے بعد چالیس سال جئے **چھٹی جدول حضرت
کے چھٹے فرزند کے احوال مین** چھٹے فرزند کا نام شیخ ابو اسحق ابرہیم ہے زین فقہا اور
مسندین کے جمال تھے اپنے والد وغیرہ سے فقہ حدیث کی سند کئے اور حدیث کی روایت کئے بہت

ثقہ متعفف تھے بغداد مین ذیقعدہ کی چبیسوین کو ۶۰۰ سنہ ہجری مین وفات پائے حلبہ کے مقبرے مین
مدفون ہوئے اپنے والد کے بعض انچالیس برس زندہ رہے ساتوین جدول حضرت کے ساتوین
فرزند کے احوال مین ساتوین فرزند کا نام ابو عبد الرحمن عبد اللہ سلف کے بقیہ تھے اپنے والد وغیرہ سے
حدیث کی سند کئے اور حدیث کی روایت کئے بغداد مین صفر کی ستائیسوین کو ۵۸۰ سنہ ہجری مین
وفات پائے انکا تولد ۵۰۷ سنہ پانسو سات ہجری مین تھا حضرت کے تمام فرزندون مین اُنکی عمر زیادہ
ہوئی آٹھوین جدول حضرت کے آٹھوین فرزند کے احوال مین آٹھوین فرزند کا نام
شیخ ابو الفضل سید محمد عراق کے سراج اور زین علما کے تھے اپنے والد وغیرہ سے فقہ حاصل کئے
اُن سے بہت اہل کمال ادب سیکھے بغداد مین ۶۰۰ سنہ ہجری مین پائے نوین جدول حضرت کے
نوین فرزند کے احوال مین نوین فرزند کا نام شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسی فقہا کے سراج
اور محدثین کے زین اور سلف کے بقیہ تھے اپنے والد وغیرہ کے پاس فقہ حدیث حاصل کئے اور دمشق مین
حدیث کی روایت کئے انکی عمر دراز ہوئی دمشق کے بہت لوگ اُنسے نفع حاصل کئے اور مصر کو
بھی آئے تھے بڑے فاضل ادیب صاحب ورع عفت تھے دمشق مین جمادی الآخرہ کے آخر کو
سنہ ۶۱۷ چھے سو سترہ ہجری مین وفات پائے اور جبل قاسیون کے سفح مین انکو دفن کئے انکا تولد ربیع الاول
کے سلخ کو ہوا سنہ ۵۳۹ انچالیس ہجری مین بقولے سنہ ۵۳۷ پانسو سینتیس ہجری شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ
کے فرزندون مین سب سے آخر انھون ہی انتقال پائے دسوین جدول حضرت کے دسوین
فرزند کے احوال مین دسوین فرزند کا نام ابو ذکریا یحیی فقیہ عالم تھے اپنے والد سے فقہ
حاصل کئے اور اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سند کئے اور حدیث کی روایت کئے بہت اہل کمال
اُن سے منفعت حاصل کئے اور مصر کو بھی آئے تھے بڑے فقیہ عالم رضی الاخلاق بہی السمت تھے علم
بہت متوجہ تھے بغداد مین شعبان کی پندرہوین شب سنہ ۶۰۰ چھے سو ہجری مین وفات پائے

انکے برادر شیخ عبدالرزاق کے پاس دفن کئے انکا تولد ربیع الاول کی چھتی کو ہوا حضرت کے سب فرزندون
مین چھوٹے تھے موجب صاحب غوثیہ سلاسل النساب کی کتاب سے نقل کیا ہی حضرت کو ان فرزندون
کے سوائے بھی چند فرزند تھے ایک سید یوسف انکا تولد و وفات بغداد مین ہوا انکی قبر حضرت
کے روضۂ متبرکہ کے پائین ہی دوسرے سید صالح انکی قبر حضرت کے روضۂ متبرکہ کے پاس ہی تیسرے
سید عبدالغفار چوتھے سید حبیب اللہ پانچوین سید زاہد چھٹے سید منصور جو انکا داخلہ سات
قطبون میں ہی ساتوین سید عبدالخالق آٹھوین سید عبدالرؤف نوین سید مجدالدین رضی اللہ عنہم
اس کتاب کی اصل مین احوال حضرت کے پوترونکا اور انکی اولاد کا بھی مذکور ہی لیکن یہہ عاصی اختصار
واسطے اسکو حذف کیا مگر ایک احوال بہت عجیب تھا سو اسپر کتاب کو ختم کیا وہ یہہ ہی شاہ ابوالمعالی
تحفۂ قادری مین لکھا ہی حافظ عبدالرزاق محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے فرزند کو ایک فرزند تھے انکا
نام شیخ جمال اللہ وہ اس زمانے مین حاضر ہین اور صورت مین اپنے دادا سے بہت شبیہ ہین بسطام کے
جنگلون مین اکثر رہا کرتے ہین بعضے وقت بسطام کو بھی آتے ہین اور ایک شخص انسے ملاقات کیا سو
نقل کیا مین ایکمرتبہ ان سے عرض کیا انسان کامل کو اسکے وفات اور حیات مین اختیار ہی آپ کی عمر کتنی
دراز ہوگی سو کہے مجھے معلوم نہین مگر مین لڑکا تھا سو بابا یعنے میرے دادا حضرت شیخ عبدالقادر
مجھے گود مین پکڑکے کہے ای جمال میری طرف سے بہائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو میرا سلام پہنچا اس سے
معلوم ہوتا ہی مین عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھونگا حضرت کا سلام مجھپر امانت ہی سو انکو پہنچاؤنگا
یہہ عاصی کہتا ہی میرے والد قدوۃ علما زبدۂ فضلا محمد غوث بن ناصرالدین محمد بن نظام الدین احمد
مدظلہ العالی سے سنا ہون چنانچہ اس کتاب کی اصل مین بھی مذکور ہی اپنے دادا افاضل کامل عالم عامل
نظام الدین احمد سے سنا ہون بارہا کہتے تھے ان کے پیر شاہ عبداللہ قادری حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ
بہت بزرگ اور ولی تھے اور کرامات انکے مشہور ہین کہتے تھے اپنی سیاحت کے ایام مین بسطام کو

شیخ جمال کی ملاقات واسطے مین گیا قریب ایکسال کے انتظار کیا آخر نا امید ہو وہان سے پھر ا
چند قدم گیا اس مین جنگل طرف سے اُنھون نے آئے ایک پتا بندھے تھے ایک پتا اوڑھے
تھے مین انکی ملاقات سے مشرف ہوا اور اُن سے بہت باتان کیا غرض انکی عمر پوچھا تو کہے
میرے دادا وصیت کئے ہین اپنا سلام عیسی اور مہدی علیہما السلام کو پہنچاؤ سو مین انھون
کا سلام پہنچا تا ہون واللہ اعلم بالصواب۔ مولف رحمہ فرمایا دوشنبے کی تین پہر کو چھٹی شوال
کی سنہ ۱۲۳۰ ایکہزار دو سو تیس ہجری مین اسکے مسودے سے فراغت ہوی وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد
و آلہ وصحبہ وسلم اس عاصی کو مسودہ تیار کئے بعد اُسکو درست کرنیکا اتفاق نہوا غرض بعد مدت کے
لوگون نے اسکی بہت خواہش کرنے لگے سو اسکو سنہ ۱۲۵۱ ایکہزار دو سو
اکاون ہجری مین درست کیا والحمد للہ اولا و آخرا
وصلی اللہ علی محمد و علی آلہ وصحبہ وسلم
تمت ۱۲۸۹ ہجری
کتبہ محمد عبد العزیز عفی عنہ



مالک مطبع المطابع نظامی مدراس
محمد نظام الدین نائب
۱۲۸۹

غلط نامہ کتاب نثر الجواہر و درر سنہ ۱۳۸۹

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۹	غلثی	علثی	۵	۵	الشُعوق	الشَفوق
۳	۱۴	ہن	ین	۵	۶	ساحل	ساحلِ
۴	۶	الحیاءِ	الحیاءِ	۵	۶	التارم	التامّ
۴	۷	الاَعزّ	الاَعزِّ	۵	۶	الخارطِب	الخاطِب
۴	۸	داضِع	واضعُ	۵	۷	الکیلہم	الکملہُم
۴	۹	القربَ	القرارِ	۵	۸	ان ھیلہم	ان ھدہُم
۴	۹	محار	محاء	۵	۸	اتمہَم	اتمہُم
۴	۱۲	الغوثِ الغیثِ	الغوثُ الغیثُ	۵	۱۰	رکُب	رکبَ
۴	۱۴	المرِیج	المَوج	۵	۱۱	ملکَ	ملکُ
۴	۱۳	المشایخُ	المشایخِ	۵	۱۱	عَلی	اَعلی
۴	۱۴	القیادُ	القیادِ	۵	۱۳	المکِین الامینَ	المکینُ الامینُ
۴	۱۵	العقدُ	العقدِ	۵	۱۶	الطرفین	الطرَفین
۴	۱۵	الضرار	الضرارُ	۵	۱۷	کھفِ	کہفُ
۴	۱۹	اللفظُ الوعظُ	اللفظِ الوعظَ	۵	۱۸	عینِ	عینُ
۵	۱	العُطوفَ	العَطوفُ	۵	۱۹	عالَم	عالِم
۵	۱	المنیفَ	المنیفُ	۶	۱	العالِم	العالمُ
۵	۲	الشرفِ	الشرفُ	۶	۲	الناس	الباس
۵	۲	الاشرفِ	الاشرفُ	۶	۵	الوُضاءۃ	الوَضاءۃ
۵	۵	الصدوقَ	الصدوقُ	۶	۶	حامِیَ	حامِی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۹	الخلیفہ	الخلیقۃ
۶	۹	بجری	بجرٰی
۶	۱۰	المکاشفہ	المکاشفۃ
۶	۱۱	المعالی	المعَالی
۶	۱۳	العلَی	العلیِ
۶	۱۳	السمت	السمتِ
۶	۱۴	اَلہی	الٰہی
۶	۱۴	تخلیصَا	تخلیصِا
۶	۱۵	نستاحَل	نستاھِل
۷	۳	عنہ	عنہم
۸	۱	زہر	زہرا
۸	۷	فرند	فرزند
۹	۶	استقا	استسقا
۹	۱۳	نبق	نیق
۹	۱۳	لور	اور
۹	۱۹	چار	چار سو
۱۰	۸	رمسان	رمضان
۱۰	۱۴	حضرت	تا حضرت
۱۲	۵	تقوی	تقوَی
۱۲	۵	معجم	معجم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲	۹	دھونڈیو	دھونڈہو
۱۳	۱	کے آسمان	آسمان
۱۳	[illegible]	یحرم	یحرَم
۱۳	۱۰	حسرت	حضرت
۱۵	۹	یرحیک	یرحمک
۱۵	۱۳	الہ	اللّٰہ
۱۵	۱۴	کے	کسکے
۱۶	۱۶	کھتر	کھترے
۱۷	۱۰	فروشں	فروش ہے
۱۷	۱۷	بیان	بیان ہین
۱۸	۱۴	نردیک	نزدیک
۱۹	۹	لغداد	بغداد
۱۹	۱۴	اور	تہا اور
۱۹	۱۵	اسی ہی	اس ہی
۲۲	۲	مجھے	مجھے ایک
۲۳	۸	تستر	شستر
۲۶	۱۳	کرتی	کرتی ہے
۲۷	۱۹	ہوگیاکا	ہو یکا
۲۸	۱۵	فدمی	قدمی
۲۸	۱۵	ولی اللہ	ولی اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۳		
۲۹	۱		
۳۰	۸		
۳۱	۱		
۳۱	۱۱		
۳۱	۱۵		
۳۲	۱۰		
۳۳	۳		
۳۵	۷		
۳۷	۲		
۳۹	۱۲		
۴۰	۱۰		
۴۰	۱۰		
۴۱	۱		
۴۱	۷		
۴۱	۱۶		
۴۲	۶		
۴۵	۸		
۴۶	۱۰		

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۱۲ حاشیہ	حنفی	خفی
۲۹	۱۱	حسن	حسین
۳۰	۱۸	اُنہونکا	اُنہونکا
۳۱	۱	ماجدن	ماجد
۳۱	۱۱	پیالہ	پیالہ
۳۱	۱۵	بھرتے	پھرتے
۳۲	۱۰	القاہیر	القاہر
۳۳	۳	علے منبجی	عقیل منبجی
۳۵	۷	ایکہ	ایگر
۳۷	۲	ہوئے	ہوتے
۳۹	۱۲	وہ بیٹھتے	وہ بھی بیٹھتے
۴۰	۱۰	بسعید	بسعیہ
۴۰	۱۰	ھاھا	ھاھا
۴۱	۱	نو	نور
۴۱	۷	حیانب	حیابی
۴۱	۱۶	روایت	روایت ہی
۴۲	۶	عبدالقادرے	عبدالقادر ہی
۴۵	۸	ادب سے تعظیم	ادب سے اُسکو تعلیم
۴۶	۱۰	شیخ	سو شیخ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۱۶	محمد	محمد
۴۸	۸	مام	مقام
۴۹	۵	اورع وزاہد	اورع اور زاہد
۵۱	۱	عبت	عبث
۵۱	۵	شیخ	کہ شیخ
ایضاً	ایضاً	مین	مین مین
۵۲	۵	نان	شان
۵۲	۱۲	عبدالقادر	عبدالقادر تو
۵۴	۱	خق	خلق
۵۴	۴	ہوئیکا	ہوئیکا
۵۵	۴	مخلوط	محفوظ
۵۶	۱۱	مردوذہی	مردودہی
۵۶	۱۳	بسعود	سعود
۵۷	۶	الحس	الحسن
۵۷	۷	چاہیگے	چاہیگے
۵۹	۱۹	وہ خالصہ	وخالصہ
۶۰	۱	اور اُسکو	اُسکو
۶۰	۲	واجب کی	واجب کہ
۶۰	۱۳	لشکر	ہر لشکر
۶۰	۱۴	اِملا	اَملا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۱۸	اَضْحَتْ	اَضْحَتْ
۶۰	۱۸	اُترقب	اَترقب
۶۳	۲ حاشیہ	عبدالمجید	عبدالحمید
۶۴	۲	ملی	علے
۶۴	۷	شیخ	جب شیخ
۶۴	۱۱	عبدالقادر سہروردی	عبدالقاہر سہروردی
۶۴	۱۵	ذولی	زولی
۶۵	۱	در	اور
۶۶	۹	اللہ بھر	للہ
۶۶	۱۱	ویسی	ویسی ہی
۷۰	۷	بحریامین	بحری مین مین
۷۰	۸	کرسمے تھے	کریلے تھے
۷۳	۹	معلم	کہ علم
۷۳	۱۱	پک نامے	پھنائے
۷۳	۱۴	اپنا سر	اپنا سر
۷۵	۱۳	انرسی	اغرسی
۷۶	۱	انفیح	الفضح
۷۶	۱۰	زمانوں	زمانے
۷۸	۴	متوجہ	جہت متوجہ
۷۸	۱۵	امتثال	امتثال امر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۸	۱۰	پہلی	حرکت پہلی
۷۸	۱۳	رکھتا	رکھتا تک
۷۹	۱۰	پھر	پھیر
۷۹	۱۵	رحمت	مرحمت
۸۰	۱۶	عنی	علی
۸۱	۱۴	مدرسے	جب مدرسے
۸۲	۳	اِنسان	انسانون
۸۳	۱۳	لمر - لمر	کمر - کمرا
۸۳	۸	بزار	نزار
۸۴	۱۱	محمد بن	محمد
۸۴	۱۳	یا ذنا	بامرہ
۸۵	۱۹	ایسے	ایسا
۸۶	۱۲	کام	کان
۸۷	۱۶	پہریں	پہرے مین
۸۸	۳	الفخ	الفرج
۸۸	۸	مسعود	بن مسعود
۸۸	۸	قبے	کبھے
۹۲	۱۳	نظفر	المظفر
۹۲	۱۶	تاذ	تاجر
۹۴	۹	ستمرف	متصرف
۹۷	۱۶	پانسو	سنہ پانسو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۱۲	اذن سے ترکانند	اذن سے تندرست ہو گئے
۹۸	۱۵	کہے ۹ھ۵	کہے سنہ پانسو انسٹھ ۵۵۹
۱۰۰	۹	عمل	ہین عمل
۱۰۰	۱۹	اوراعبی	اورداعبی
۱۰۱	۱	جیلی سے	جیلی
۱۰۱	۹	روز	روزہ
۱۰۱	۱۱	ہوے	ہوے خادم
۱۰۱	۱۲	ہوا	ہوا تھا
۱۰۳	۱	بنا	بتا
۱۰۳	۱۸	دائرہ	وہ دائرہ
۱۰۴	۱۲	ورتکو	عورتکو
۱۰۴	۱۹	بغداد	آیا بغداد
۱۰۵	۱۱	شیخ	شیخ
۱۰۶	۱	روایت	روایت ہے
۱۰۶	۴	کمو	کرو
۱۰۶	۱۵	لکنے	لگنے
۱۰۶	۱۶	محلی	محلی
۱۰۷	۲	روایت ی	روایت ہی
۱۰۹	۷	کے	سکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱۱	۹	نغلین	نعلین
۱۱۳	۸	تعظم شعو	تعظیم۔ شعور
۱۱۸	۵	ہونا	ہونا
۱۱۹	۱۰	ہین اس	اس
۱۲۱	۴	پھر	پھر مین
۱۲۱	۹	مدب	مدت
۱۲۲	۱۵	کوین	کو مین
۱۲۲	۳	کرتاہی	کرتاہی اور کہتا ہے
۱۲۴	۱۹	حفائی	جفائی
۱۲۵	۱۴ ۱۵	الفرج	الفرج
۱۲۵	۱۷	ہین ہر	ہین ہر
۱۲۶	۱۰	برہنہ	برہنہ
۱۲۷	۱۲	ساحل	ساحل
۱۲۷	۱۴	ل	دل
۱۳۱	۱۰	ہرگیسا	ویسا
۱۳۳	۶	ہین مین	مین
۱۳۵	۱	پر	پر کچھ جنہر
۱۴۴	۲	سرول	سر
۱۴۴	۲	ہین بہتر	ہین تو بہتر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح		صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ایضاً	۱۵	ابی بکر	بن ابی بکر		۱۵۸	۵	تعزر	تعزز
۱۴۵	۱۸	انزلھم	انزِلھم		۱۶۰	۹	تفرد	تعزز
۱۵۱	۵	تے	مجھے		۱۶۱	۱۵	بہت ادب	ادب
۱۵۴	۱۶	باللہ	باللہ محی الدین		۱۶۱	۳	الصمد	الصدر
۱۵۵	۱	والمجبۃ	والمحبۃ		۱۶۲	۸	پاسے	وفات پاسے
ایضاً	۷	وامد د	وامددنی		۱۶۳	۳	تولد	تولد اور

تمت تمام شد

فہرست کتب دوکان نظام المطابع حلالہ سنہ ۳

معلوم یقین و مفہوم ناظرین ہو کہ دوکان میں اس عاصی کے متصل مدرسۂ عالیہ کلکتہ کے متصل مسجد الاجاہی ہے اقسام کے قرآن شریف بخط خوش و کتب ہر زبان رسمی ہندی و لکھنوی و کانپوری و دہلوی و لاہوری و بمبئی و بنگلوری و مدراسی بقیمت مناسب موجود ہیں سوا ان کے مطبع خاص نظام المطابع میں اکثر نسخہ مطبوع ہوئیں سو کتابیں بھی حاضر ہیں چنانچہ

صراط الاسلام صراط النجات	ضرورۃ المسلمین	تعلیم نامہ جلد اول	ایضاً جلد دوم	رسالہ کلکل
۲/	—/	۵/	۴/	۲/
دیوان لطف صحیح	کتاب شعبدہ	سپارہ عم ختم	ایضاً	رسالہ گوشوارہ
۳/	۶/	۱/	۱/	[illegible]
لوث نامہ بیان	تکمیل الایمان فارسی محشی	ہشت بہشت	ریاض العارفین	مفتاح الجنات
۲/	۸/	عصہ ۱۲/	۱۴/	۱۰/
مصباح القلوب	دیوان غوث اعظم	لیلی مجنون نامی	نغمۂ بغداد	گنج الحکم
۱۰/	۳/	۲/	—/	—/